# شاهراہِ عافیت

تاریخی نصیحت اور وصیت ناموں پر مشتمل دنیا اور آخرت میں

عافیت اور کامیابی کے لیے رہنما تحریریں

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ: محمد بشیر جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

# شاہراہِ عافیت

تاریخی نصیحتوں اور وصیت ناموں پر مشتمل

دنیا اور آخرت میں عافیت اور کامیابی کے لیے رہنما تحریریں

مرتبہ

محمد بشیر جمعہ

www.KitaboSunnat.com

ٹائم مینجمنٹ کلب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں
غیر قانونی طور پر چھپوانا اور فروخت کرنا ہر لحاظ سے جرم ہے

# شاہراہِ عافیت

محمد بشیر جمعہ

اشاعت: 1998ء
مکرر طباعت: 2006ء

اہتمام: عبدالسلام سلامی

کمپوزنگ وصفحہ سازی: احمد گرافکس

قیمت: ۵۰ روپے

ملنے کا پتہ:

پاکستان: فضلی بک سپر مارکیٹ
ماما پارسی بلڈنگ، ٹیمپل روڈ، اردو بازار، کراچی
فون: 221 2991

India: MMI Publishers
D-307, Dawat Nagar, Abul Fazal Enclave,
Jamia Nagar, New Dehli 110025, India

کتاب خریدنے اور مطالعہ کرنے کا شکریہ۔ امید ہے کہ اس مطالعہ کے بعد آپ اپنی شخصیت میں بہتری پائیں گے۔ کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ یہ کتاب آپ کے ادارے کے افراد، آپ کے دوست احباب اور آپ کے رشتے دار بھی پڑھیں۔ اگر آپ اس کتاب کی سرپرستی کرنا چاہیں اور اپنے ادارے یا اپنی جانب سے یہ کتاب اپنے ساتھیوں کو تحفتاً پیش کرنا چاہیں تو براہ کرم ٹائم مینجمنٹ کلب کے پتے / فون پر رابطہ کیجیے۔

**Time Management Club**

only for contact by post or courier:
52/A, Khayaban-e-Hilal, DHA Phase VI
Karachi-75500, Pakistan
Mobile/SMS: 0300-829 6005, 0300-291 0683
Website: www.timemanagmentclub.com
basheerjuma@hotmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

دنیا اور آخرت میں
عافیت اور کامیابی چاہنے والوں
کے نام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# تشکر

اس کتاب کی ترتیب کے سلسلے میں مرتب درج ذیل افراد/اداروں کا شکر گزار ہے:

- جناب عاصم نعمانی

  مصنف، لازوال نصیحتیں۔ اسلامک پبلی کیشنز، لاہور

- ادارہ ترجمان القرآن، لاہور

- مولانا سعد حسن خان یوسفی

  مترجم، مقدمہ ابنِ خلدون

- جناب رئیس احمد جعفری

  مصنف، اسوۂ علیؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# عنوانات


| | |
|---|---|
| عرض مرتب | 7 |
| حضرت علیؓ کی وصیت بیٹے کے نام | 9 |
| حضرت علیؓ کی نصیحت مالک بن اشتر کے نام | 19 |
| امام مالکؒ کا خط، ہارون الرشید اور ان کے وزیر یحیٰی برمکی کے نام | 29 |
| طاہر بن الحسین کا خط اپنے بیٹے کے نام | 53 |
| خطاب بن معلیٰ کی اپنے بیٹے کو وصیت | 64 |
| امانت بنت حارث کی اپنی بیٹی کے لیے ہدایات | 70 |
| خرم مرادؒ کی وصیت | 73 |
| ایکشن پلان (چارٹس) | 98 |


محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# عرض مرتب

یہ چند تاریخی وصیت اور نصیحت نامے ہیں۔ علم اور تجربے سے بھرپور اور جامع۔ اخلاص اور محبت سے بھرپور یہ ''نامے'' درحقیقت ہماری زندگی کی بہتری کے لیے ہیں۔

انہیں اولاً تنہائی میں پڑھنے کی کوشش کیجیے اور ساتھ ہی اپنی ذات کا جائزہ بھی لیتے رہیے۔ ان باتوں پر ضرور غور کیجیے جن کا آپ کی ذات سے براہ راست تعلق ہے۔ ذاتی اصلاح اور بہتری کے لیے اس کتاب کے آخر میں جو چارٹس دیے گئے ہیں ان کے مطابق ایکشن پلان بنایے (کتاب کے مطالعہ سے پہلے ان چارٹس کے بارے میں پڑھ لیں)۔ یہ نامے ہمارے آج اور آئندہ کل کی بہتری کے لیے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من استوی یوماہ فھو مغبون

وہ شخص تباہ ہوگیا جس کے دو دن کارکردگی کے لحاظ سے یکساں ہوں۔

اپنے آج کو گزشتہ کل سے بہتر بنانے کے لیے اور اپنے آئندہ کل کو آج سے بہتر بنانے کے لیے کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اس پر عمل درآمد کی کوشش کیجیے۔ امید ہے تبدیلی آنا شروع ہوجائے گی اور یہ تبدیلی بہتری کے لیے ہوگی۔ دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لیے۔

جب آپ کی ذات میں تبدیلی شروع ہوجائے تو پھر اس معاشرے کا بھی آپ پر حق ہے۔ اپنے گھر والوں، دوستوں، ساتھیوں، ملازمین اور دیگر افراد میں اس شعور کو اجاگر کیجیے اور سب کو عافیت کی راہ پر لانے کی کوشش کیجیے۔ اگر آپ کے لیے ممکن ہے تو عافیت کلب بنایے اور لوگوں کو عافیت کی شاہراہ پر گامزن کرنے کی کوشش کیجیے۔ اپنی ذات میں تبدیلی، ترقی اور معاشرے کی اصلاح کے سلسلے میں اپنی کاوشوں کے بارے میں اگر آپ کوئی اطلاع دینا چاہیں تو درج ذیل پتہ پر ضرور لکھیے۔

محمد بشیر جمعہ
پوسٹ بکس 8545
کراچی-75530، پاکستان
E-mail : basheerjuma@hotmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# حضرت علیؓ کی وصیت بیٹے کے نام

دل شکستہ ' بے بس دنیا سے بیزار مسافر عدم آباد ' بوڑھے باپ کی وصیت ...... کم سن ' آرزو مند ' راہرو مرگ ' ہدف امراض ' اسیر دنیا ' تاجر غرور ' مقروض اجل ' قیدی موت ' حلیفِ تردد ' قرین حزن ' نشانۂ آفات ' مغلوبِ نفس ' جانشینِ اموات ' نوخیز فرزند کے نام۔

فرزند! زمانے کی گردش ' دنیا کی بے وفائی اور آخرت کی نزدیکی نے مجھے ہر طرف سے غافل کر کے صرف آنے والی زندگی کے اندیشوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ اب مجھے اپنی فکر ہے۔ تمام نشیب و فراز پیش نظر ہے۔ بے نقاب حقیقت آنکھوں کے سامنے ہے۔ سچا معاملہ روبراہ ہے۔ اسی لیے میں نے یہ وصیت تیرے لیے لکھی ہے۔ خواہ تیرے لیے زندہ رہوں یا فوت ہو جاؤں۔ کیونکہ مجھ میں تجھ میں کوئی فرق نہیں۔ تو میری جان ہے ' میری روح ہے۔ تجھ پر آفت آئے گی تو مجھ پر پہلے آئے گی۔ تیری موت میری موت ہو گی۔

فرزند! (میں تجھے وصیت کرتا ہوں) خدا سے خوف کر ' اس کے حکم پر کاربند ہو۔ اس کے ذکر سے قلب کو آباد کر۔ اسی کی رسی کو مضبوطی سے تھام کیونکہ اس رشتے سے زیادہ مستحکم کوئی رشتہ نہیں جو تجھ میں اور تیرے خدا میں موجود ہے ' بشرطیکہ تو خیال کرے۔

فرزند ' دل کو موعظت سے زندہ کر ' زہد سے مار ' یقین سے قوت دے ' حکمت سے روشن کر ' موت کی یاد سے اس پر قابو پا ' فانی ہونے کا اس سے اقرار لے ' مصائب یاد دلا کر اسے ہوشیار بنا ' زمانے کی نیرنگیوں سے اسے ڈرا ' بچھڑ جانے والوں کی حکایتیں اسے سنا ' گزرے ہوؤں کی تباہی



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے اسے عبرت دلا' ان کی اجڑی ہوئی بستیوں میں گشت کر' ان کی عمارتوں کے کھنڈر دیکھ اور دل سے سوال کر:

ان لوگوں نے کیا کیا؟ کہاں چلے گئے؟ کدھر رخصت ہو گئے؟ کہاں جا کر آباد ہو گئے؟ ایسا کرنے سے تجھے معلوم ہو جائے گا کہ وہ اپنے دوست واحباب سے جدا ہو گئے' ویرانوں میں جا بسے' اور تو بھی بس دیکھتے ہی دیکھتے انہی جیسا ہو جائے گا۔

لہٰذا اپنی جگہ درست کر لے۔ آخرت کو دنیا کے بدلے نہ بیچ' بے عملی کی حالت میں بولنا چھوڑ دے' بے ضرورت گفتگو سے پرہیز کر' جس راہ میں بھٹک جانے کا اندیشہ ہو اس سے باز رہ کیونکہ قدم کا روک لینا ہولناکیوں میں پھنسنے سے بہتر ہے۔

تو نیکی کی تبلیغ کرے گا تو نیکوں میں سے ہو جائے گا۔ برائی کو اپنی زبان سے برا ثابت کر' بروں سے الگ رہ۔ خدا کی راہ میں جہاد کر' جیسا حق ہے جہاد کرنے کا۔ خدا کے معاملے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈر۔ حق کے لیے مصائب کے طوفان میں کود جا۔ دین میں تفقہ حاصل کر۔ مصائب کی برداشت کا عادی بن' کیونکہ برداشت کی قوت بہترین قوت ہے۔ سب کاموں میں اپنے لیے خدا کی پناہ تلاش کر' اسی طرح تو مضبوط جائے پناہ اور غیر مسخر قلعے میں پہنچ جائے گا۔

اپنے خدا سے دعا کرنے میں کسی کو شریک نہ کر' کیونکہ بخشش و عطا' منع و حرمان' سب خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔ استخارہ زیادہ کیا کر۔ میری یہ وصیت خوب سمجھ لے۔ اس سے روگردانی نہ کرنا' وہی بات ٹھیک ہوتی ہے جو مفید ہوتی ہے۔ بے فائدہ علم بے کار ہے اور اس کی طلب ناروا۔

فرزند! جب میں نے دیکھا کہ آخر عمر کو پہنچ گیا ہوں اور ضعف بڑھتا جاتا ہے تو یہ وصیت لکھنے میں مجھے جلدی کرنا پڑی۔ میں ڈرا' کہیں وصیت سے پہلے ہی مجھے موت آ جائے۔ یا جسم کی طرح عقل بھی کمزور پڑ جائے۔ یا تجھ پر نفس کا غلبہ ہو جائے' یا دنیاوی فکریں تجھے گھیر لیں اور تو سرکش گھوڑے کی طرح قابو سے باہر ہو جائے۔ نو عمروں کا دل خالی زمین کی طرح ہوتا ہے جو ہر بیج قبول کر لیتی ہے۔

اسی خیال سے میں نے وصیت لکھنے میں جلدی کی تاکہ دل کے سخت ہونے اور ذہن کے دوسری طرف لگ جانے سے پہلے ہی تو اس معاملے کو سمجھ لے' جس کے تجربے اور تحقیق سے اگلوں نے تجھے بے نیاز کر دیا ہے۔ اس کی راہ کی تگ و دو اور تجربے کی تلخیوں سے تجھے بچا لیا ہے۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ چیز تیرے پاس بلا کلفت پہنچ رہی ہے جس کی جستجو میں ہمیں خود نکلنا پڑا تھا' اب وہ سب تیرے سامنے آ رہا ہے جو شاید ہماری نگاہوں سے بھی اوجھل رہ گیا ہو۔

فرزند! میری عمر اتنی دراز نہیں جتنی اگلوں کی ہوا کرتی تھی' تاہم میں نے ان کی زندگی پر غور اور ان کے حالات میں تفکر کیا ہے' ان کے پیچھے بحث و جستجو میں نکلا ہوں۔ حتیٰ کہ اب میں انہی کا ایک فرد ہو چکا ہوں۔ بلکہ ان کے حالات سے حد درجہ واقف ہونے کی وجہ سے گویا ان کا اور ان کے بزرگوں کا ہم سن بن گیا ہوں۔

اسی طرح یہاں کا شیریں و تلخ' سفید و سیاہ' سود و زیاں' سب مجھ پر کھل گیا ہے۔ اس سب میں سے میں نے تیرے لیے ہر اچھی بات چن لی ہے' ہر خوشنما چیز منتخب کر لی ہے۔ ہر بری اور غیر ضروری بات تجھ سے دور رکھی ہے اور چونکہ مجھے تیرا ویسا ہی خیال ہے جیسا شفیق باپ کو بیٹے کا ہوتا ہے' اس لیے میں نے چاہا کہ یہ وصیت ایسی حالت میں ہو کہ تو ابھی کم عمر ہے' دنیا میں نووارد ہے۔ تیرا دل سلیم ہے' نفس پاک ہے۔

پہلے میں نے ارادہ کیا تھا کہ تجھے صرف کتاب اللہ اور اس کی تفسیر اور شریعت اور اس کے احکام حلال و حرام کی تعلیم دوں گا' پھر خوف ہوا' مبادا تجھے بھی اسی طرح شکوک و شبہات گھیر لیں جس طرح لوگوں کو نفس پرستی کی وجہ سے گھیر چکے ہیں۔ لہٰذا میں نے یہ وصیت ضروری سمجھی۔ یہ تجھ پر شاق ہو سکتی ہے مگر میں نے اسے پسند کر لیا اور گوارا نہ کیا کہ ایسی راہ میں تجھے تنہا چھوڑ دوں جس میں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ امید ہے خدا میری وصیت کے ذریعے تجھے ہدایت دے گا اور سیدھی راہ کی طرف تیری راہنمائی کرے گا۔

فرزند! تیری جس بات سے میں خوش ہوں گا' یہ ہے کہ تو خدا سے خوف کرے' اس کے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی نہ کرے' اپنے اسلاف اور خاندان کے پاک بزرگوں کی راہ پر گامزن ہو۔ کیونکہ جس طرح آج تو اپنے آپ کو دیکھتا ہے' اسی طرح کل وہ بھی اپنے آپ کو دیکھتے تھے۔ آخر تجربوں نے انہیں مجبور کر دیا کہ سیدھی راہ پر آ جائیں اور فضول باتوں سے پرہیز کریں۔

لیکن اگر تیری طبیعت یہ قبول نہ کرے اور انہی کی طرح بذات خود تجربے حاصل کرنے پر مصر ہو' تو بسم اللہ تجربہ شروع کر مگر عقل و دانائی کے ساتھ' شبہوں اور بحثوں میں بے عقلی سے الجھ کر نہیں اور اس سے پہلے کہ یہ کام تو شروع کرے' اپنے خدا سے مدد کا خواستگار ہو' اس کی توفیق کا طالب ہو' اور ہر قسم کے شبہات سے پرہیز کر' کیونکہ شبہات تجھے حیرت و گمراہی میں ڈال دیں گے۔ جب تجھے یقین ہو جائے کہ قلب صاف ہو کر قبضے میں آ گیا ہے' عقل پختہ ہو کر



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جم گئی ہے اور ذہن میں یکسوئی پیدا ہو چکی ہے' تو اس وقت اس وادی میں قدم رکھ ورنہ تیرے لیے یہ راہ تاریک ہو گی اور تو اس میں بھٹکتا پھرے گا۔ حالانکہ طالبِ دین کو نہ بھٹکنا چاہئے' نہ حیرت میں پڑنا چاہئے' ایسی حالت میں طالبِ دین کے لیے اس راہ سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔

فرزند! میری وصیت خوب سمجھ' اور جان لے کہ جس کے ہاتھ میں موت ہے اسی کے ہاتھ میں زندگی بھی ہے' جو پیدا کرنے والا ہے وہی مارنے والا ہے' جو فنا کرتا ہے وہی حیات نو بھی بخشتا ہے اور جو مصیبت میں ڈال کے امتحان لیتا ہے وہی نجات بھی دیتا ہے۔

یقین کر دنیا کا قیام اللہ کے اس ٹھہرائے ہوئے قانون پر ہے کہ انسان کو نعمتیں بھی ملتی ہیں اور ابتلا و آزمائش بھی پیش آتی ہے' اور پھر آخرت میں آخری جزا دی جاتی ہے' جس کا ہمیں علم نہیں۔ اگر کوئی بات تیری سمجھ میں نہ آئے تو انکار نہ کر' بلکہ اسے اپنی کم سمجھی پر محمول کر کے غور کر۔ کیونکہ اول اول تو جاہل ہی پیدا ہوا تھا' پھر بتدریج علم حاصل ہوا۔ اور ابھی نہیں معلوم کتنی باتیں ہیں جن سے تو لاعلم ہے' جن میں تیری عقل حیران رہ جاتی ہے اور بصیرت کام نہیں دیتی۔ لیکن بعد چندے ان کا علم تجھے ہو جاتا ہے۔ پس تیری وابستگی اسی ذات سے ہو جس نے تجھے پیدا کیا ہے' رزق دیا ہے اور تیری خلقت پوری کی ہے۔ اسی کے لیے تیری عبادت ہو' اسی کی طرف تیرا سر جھکے' اسی سے تیری خشیت ہو۔

فرزند' خدا کی بابت کسی نے ویسی تعلیم نہیں دی جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اپنا راہ نما بنا اور نجات کے لیے انہی کو قطب نما تصور کر۔

میں نے تجھے نصیحت کرنے میں کوتاہی نہیں کی' اور یقین کر' اپنی بھلائی کے لیے تو کتنا ہی غور کرے' میرے برابر غور نہ کر سکے گا۔

فرزند! اگر تیرے پروردگار کا کوئی شریک ہوتا تو اس کے بھی رسول آتے' اس کی سلطنت و حکومت کے آثار دکھائی دیتے' اس کے افعال و اعمال بھی ظاہر ہوتے۔ مگر نہیں' وہ اللہ تو ایک ہی ہے۔ جیسا کہ خود اس نے اپنے بارے میں فرمایا ہے۔ اس کی حکومت میں کوئی شریک نہیں۔ ہمیشہ سے ہے' ہمیشہ رہے گا' سب سے اول ہے مگر خود کی ابتداء نہیں' سب سے آخر ہے' مگر خود کی انتہا نہیں۔ اس کی شان اس سے کہیں بلند ہے کہ قلب کے تصور اور بصر کے ادراک پر اس کی ربوبیت موقوف ہو۔

پس تیرا عمل ویسا ہو جیسا اس شخص کا ہوتا ہے جس کی حیثیت چھوٹی ہے' مقدرت کم ہے اور اپنے پروردگار کی طرف اس کی اطاعت کی جستجو میں' اس کی عقوبت کی دہشت میں' اور اس کے غضب کے خوف میں' جس کی محتاجی بہت بڑی ہے۔ یاد رکھ تیرے پروردگار نے تجھے اچھی



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باتوں ہی کا حکم دیا ہے اور صرف برائیوں سے منع کیا ہے۔

فرزند! میں نے تجھے دنیا کا نقشہ دکھایا ہے' اس کی حالت بتادی ہے' اس کے ناپائیدار اور ہرجائی ہونے کی خبر سنادی ہے' آخرت کی حالت بھی تیرے پیش نظر کردی ہے' اور اس کی لذت و نعیم کی بھی خبر دے دی ہے۔ میں نے مثالیں دے کر سمجھایا ہے تاکہ تو عبرت حاصل کرے اور ان پر عمل پیرا ہو۔

جن لوگوں نے دنیا کو پرکھ لیا ہے اور اس کی جدائی سے گھبراتے نہیں' ان کی مثال ایسے مسافروں کی ہے جو ناموافق اور قحط زدہ علاقہ چھوڑ کر سرسبز و زرخیز علاقے کی طرف روانہ ہوئے ہیں۔ یہ مسافر راہ کی تکلیفیں برداشت کرتے ہیں' احباب کی جدائی گوارا کرتے ہیں' سفر کی مشقتیں اٹھاتے ہیں' خوراک کی خرابی سہتے ہیں' تاکہ کشادہ اور آرام دہ مقام پر پہنچ جائیں۔ کسی تکلیف کو تکلیف نہیں سمجھتے' کسی خرچ سے جی نہیں چراتے۔ ان کے لیے ہر وہ قدم جو منزل مقصود کی طرف بڑھتا ہے' سب سے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ دنیا سے چمٹے ہوئے ہیں اور اس کی جدائی برداشت نہیں کرسکتے' ان کی مثال اس مسافر جیسی ہے جو سرسبز و شاداب زمین چھوڑ کر قحط زدہ زمین کی طرف چلا ہے' اس کے لیے یہ سفر بدترین اور خوفناک ہوگا۔ اصلی مقام کی جدائی اور نئے مقام میں آمد کو وہ بھیانک مصیبت سمجھے گا۔

فرزند! اپنے اور دوسروں کے درمیان خود اپنی ذات کو میزان بنا۔ جو بات تجھے اپنے لیے پسند ہے' وہی ان کے لیے بھی پسند کر۔ اور جو بات تو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے ان کے حق میں بھی ناپسند کر۔ کسی پر ظلم نہ کر' کیونکہ دوسرے کا ظلم تو اپنے آپ پر نہیں چاہتا۔ سب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ' جس طرح تیری خواہش ہے کہ وہ تجھ سے پیش آئیں۔ لوگوں کی جو باتیں ناپسند ہوں اپنی بھی وہ باتیں ناپسند کر۔ اگر لوگ تجھ سے وہی برتاؤ کریں جو تو ان سے کرتا ہے تو اسے ٹھیک سمجھ۔ بغیر علم کے کچھ نہ کہہ' اگرچہ تیرا علم کتنا ہی کم ہو۔ اور ایسی بات کسی کے حق میں نہ کہہ جو خود تو ان سے اپنے لیے سننا نہیں چاہتا۔

خود پسندی حماقت ہے اور نفس کے لیے ہلاکت' لہٰذا سلامت روی سے اپنی راہ طے کر دوسروں کے لیے خزانچی نہ بن۔ جب تجھے خدا سے روشنی مل جائے تو تیرا تمام تر خوف صرف اپنے پروردگار سے ہو۔

فرزند! تجھے ایک دور دراز' دشوار گزار سفر درپیش ہے' اس سفر میں حسن طلب کی بڑی ضرورت ہے۔ اس سفر میں تیرا بوجھ ضرورت سے زیادہ نہ ہونے پائے کیونکہ اگر تو طاقت سے زیادہ بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھا کے چلے گا تو تیرے لیے وبالِ جان بن جائے گا' لہٰذا اگر "بھوکے مزدور"



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تیرا زادِراہ قیامت تک کے لیے اٹھانے کو مل رہے ہوں تو انہیں غنیمت جان اور انہیں کھانا کھلا کر اپنا بوجھ ان پر رکھ دے' تاکہ کل ضرورت پر یہ توشہ تجھے کام دے۔ مقدرت کی حالت میں تیرا یہ توشہ بار ہو جانا چاہئے کہ مبادا ضرورت آگھیرے اور تو کچھ نہ پائے۔ دولت مندی کے زمانہ میں اگر کوئی قرض مانگے تو فوراً دے دے' تاکہ قیامت کے دن ناداری کے زمانہ میں وہ تجھے واپس مل جائے۔

فرزند! تیرے سامنے ایک کٹھن گھاٹی ہے۔ اس گھاٹی میں ایک ہلکا پھلکا آدمی ایک بوجھل آدمی سے بہتر ہے' اور سست رفتار تیز رفتار سے بدتر ہے۔ تیرا اس گھاٹی سے گزرنا لازمی ہے۔ اس کے بعد جنت ہے یا دوزخ' لہذا آخری منزل پر پہنچنے سے پہلے اپنا پیش خیمہ بھیج دے۔ اور قیامت سے پہلے ہی جگہ ٹھیک کر لے۔ کیونکہ مر جانے کے بعد نہ معذرت ممکن ہو گی نہ دنیا کی طرف واپسی۔

یقین کر جس کے دستِ تصرف میں آسمان و زمین کے خزانے ہیں' اس نے مانگنے کی اجازت دے دی ہے اور قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ مانگ مل جائے گا' رحم کی التجا کر رحم کیا جائے گا۔ اس نے اپنے اور تیرے درمیان دربان کھڑے نہیں کیے جو تجھے اس کے حضور پہنچنے سے روکیں' نہ سفارشیوں ہی کا تجھے محتاج بنایا ہے جو اس کے سامنے تیری سفارش کریں۔ تیری توبہ ٹوٹ جاتی ہے تو بھی وہ تجھے نہ محروم کرتا ہے نہ تجھ سے انتقام لیتا ہے' اور جب تو دوبارہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ نہ تجھ پر طعنہ زن ہوتا ہے نہ تیری پردہ دری کرتا ہے' حالانکہ تو اس کا مستحق ہوتا ہے۔ وہ توبہ کے قبول کرنے میں حجت نہیں کرتا' اپنی رحمت سے مایوس ہونے نہیں دیتا' بلکہ اس نے توبہ کو نیکی قرار دیا ہے۔ ایک بدی کو وہ بزرگ و برتر ایک ہی گنتا ہے' مگر ایک نیکی دس شمار کرتا ہے۔ اس نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے' وہ تیری پکار سنتا ہے' تیری مناجات پر کان دھرتا ہے' تو اس سے مرادیں مانگتا ہے' دل کی حالت بیان کرتا ہے' اپنی بپتا سناتا ہے' اپنی مصیبتوں کی فریاد کرتا ہے' اپنی مشکلوں میں مدد مانگتا ہے' تو اس سے عمر کی درازی' جسم کی تندرستی' رزق کی کشادگی چاہتا ہے' اور اس کی رحمت کے ایسے ایسے خزانے طلب کرتا ہے جو اس کے سوا کوئی اور دے نہیں سکتا۔ غور کر' اس نے طلب کی اجازت دے کر اپنی رحمت کی کنجیاں تیرے حوالے کر دی ہیں۔ تو جب چاہے دعا کر کے اس کی نعمتوں کے دروازے کھلوا لے' رحمتوں کا مینہہ برسوا لے۔ لیکن اگر اجابت دعا میں دیر ہو تو مایوس نہ ہو' کیونکہ قبول دعا کا مدار نیت کی صحت پر ہے۔ کبھی اجابت دعا میں اس لیے دیر ہوتی ہے کہ سائل کو زیادہ ثواب ملے' امیدوار کو زیادہ بخشش دی جائے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی مانگتا ہے اور بظاہر محروم رہتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مگر جلد یا بدیر طلب سے زیادہ اسے دیا جاتا ہے۔ یا پھر محرومی ہی اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے۔ نہیں معلوم کتنی مرادیں ایسی ہیں کہ پوری ہو جائیں تو انسان کی عاقبت برباد ہو جائے۔ پس تیری دعا انہی باتوں کے لیے ہو جو تیرے لیے سود مند ہیں اور جو نقصان دہ ہیں وہ دور رہیں۔ سن لے! مال و دولت بڑی چیز نہیں۔ مال تیرے لیے باقی رہے گا نہ تو مال کے لیے۔

فرزند! تو آخرت کے لیے پیدا ہوا ہے نہ کہ دنیا کے لیے' فنا کے لیے بنا ہے نہ کہ بقاء کے لیے۔ تو ایک ایسے مقام میں ہے جو ڈانوڈول ہے اور تیاری کرنے کی جگہ یہ محض آخرت کا راستہ ہے۔ موت تیرے تعاقب میں لگی ہوئی ہے' تو لاکھ بھاگے' بچ نہیں سکتا۔ ایک نہ ایک دن تجھے شکار ہو جانا ہے' لہذا ہوشیار رہ کہ موت ایسی حالت میں نہ آ جائے کہ تو ابھی توبہ اور انابت کی فکر میں ہی ہو اور وہ درمیان میں حائل ہو جائے۔ ایسا ہوا تو بس تو نے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا۔

فرزند! موت اپنے عمل پر اور موت کے بعد کی حالت پر' ہمیشہ تیرا دھیان رہے' تاکہ جب اس کا پیام پہنچے تو تیرا سب کچھ پہلے سے ٹھیک ٹھاک ہو' اور تجھے اچانک اس پیام کو نہ سننا پڑے۔

فرزند! دنیا میں دنیاداروں کی محویت' اور اس کی طلب میں ان کی مسابقت تجھے فریب نہ دے۔ کیونکہ خدا نے دنیا کی حقیقت کھول دی ہے۔ خدا ہی نے نہیں خود دنیا نے بھی اپنے فانی ہونے کا اعلان کر دیا ہے' اپنی برائیوں پر سے نقاب اٹھا دیا ہے۔ دنیادار تو بھونکنے والے کتے اور پھاڑ کھانے والے درندے ہیں جو ایک دوسرے پر غراتے ہیں' طاقت ور کمزور کو کھاتے ہیں' بڑے چھوٹوں کو ہڑپ کر جاتے ہیں۔ ان میں کچھ تو بندھے ہوئے اونٹ ہیں جو نقصان کرنے سے عاجز ہیں' اور کچھ چھٹے ہوئے اونٹ ہیں جو ہر طرح کا نقصان کرتے پھرتے ہیں۔ ان کی عقل کم ہے۔ انجان رستوں پر پڑے ہوئے ہیں' مصائب کی ناہموار وادیوں میں بلائیں اور آفتیں چرنے کے لیے چھوڑ دیے گئے ہیں' نہ کوئی ان کا گلہ بان ہے نہ رکھوالا۔

دنیا انہیں تاریک گزرگاہوں میں لے گئی ہے' روشنی کے مینار ان کی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔ وہ دنیا کی بھول بھلیوں میں پھنس گئے ہیں' اس کی لذتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اسی کو اپنا رب بنالیا ہے۔ وہ ان کے ساتھ کھیل رہی ہے اور وہ اس کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ افسوس' انہوں نے آنے والی زندگی بالکل فراموش کر دی ہے۔ عنقریب تاریکی چھٹ جائے گی اور قافلہ منزل پر پہنچ جائے گا۔ لیل و نہار کے مرکب پر جو سوار ہے وہ تو برابر رواں دواں ہی ہے' چاہے کسی جگہ کھڑا ہی کیوں نہ ہو' مسافر ہے اگرچہ کہیں مقیم ہی کیوں نہ ہو۔

فرزند! تو اپنی سب امیدوں میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ زندگی سے زیادہ جی نہیں سکتا۔ تو



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھی اسی راہ پر چلا جارہا ہے' جس پر تجھ سے پہلے لوگ جاچکے ہیں۔ لہذا اپنی طلب میں اعتدال مد نظر رکھ۔ کمائی میں سلامت روی سے تجاوز نہ کر۔ یاد رکھ کوئی طلب ایسی بھی ہوتی ہے جو حرماں نصیبی کی طرف لے جاتی ہے۔ نہ ہر مانگنے والے کو ملتا ہے نہ ہر خوددار محروم رہتا ہے۔ ہر قسم کی ذلت سے اپنے آپ کو بچا' چاہے وہ کیسی ہی مرغوبات کی طرف لے جانے والی ہو۔ کیونکہ عزت کا معاوضہ تجھے کبھی مل ہی نہیں سکتا۔ دوسروں کا غلام نہ بن' کیونکہ خدا نے تجھے آزاد پیدا کیا ہے۔ وہ بھلائی بھلائی نہیں جو برائی سے آئے' وہ دولت دولت نہیں جو ذلت کی راہ سے حاصل ہو۔

خبردار' خبردار! تجھے حرص و ہوس ہلاکت کے گھاٹ پر نہ لے جائے' جہاں تک ممکن ہو اپنے اور خدا کے درمیان کسی کے احسان کو نہ آنے دے۔ کیونکہ تجھے تیرا حصہ بہرحال مل کر رہے گا۔ خدا کا دیا ہوا تھوڑا مخلوق کے دیئے ہوئے بہت سے زیادہ ہے' اور شریفانہ بھی۔ اگرچہ مخلوق کے پاس بھی جو کچھ ہے خدا ہی کا دیا ہوا ہے۔

خاموشی کی وجہ سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے اس کا تدارک آسان ہے۔ مگر گفتگو سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے اس کا تدارک مشکل ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ مشک کا منہ باندھ کر ہی پانی روکا جاتا ہے؟ اپنا مال نہ خرچ کرنا دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے کہیں اچھا ہے' مایوسی کی تلخی سوال کرنے سے بہتر ہے اور آبرو کے ساتھ محنت و مزدوری بدکاری کی دولت سے بہتر ہے۔

آدمی اپنا راز خود ہی خوب چھپا سکتا ہے۔ کبھی آدمی اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی مارتا ہے جو زیادہ بولتا ہے زیادہ غلطی کرتا ہے۔

نیکوں کی صحبت اختیار کرو' نیک ہو جاؤ گے' بدوں کی صحبت سے پرہیز کرو گے' بدی سے دور رہو گے۔ حرام کھانا' بدترین کھانا ہے۔ کمزور پر ظلم کرنا سب سے بڑا ظلم ہے۔

جب نرمی سختی بن جائے تو سختی نرمی بن جاتی ہے۔ کبھی دوا بیماری ہو جاتی ہے اور بیماری دوا۔ کبھی بدخواہ خیر خواہی کر جاتا ہے اور خیر خواہ بدخواہی۔ موہوم امیدوں پر تکیہ نہ کرو' کیونکہ یہ بے عقلوں کا سرمایہ ہے۔ تجربے یاد رکھنے کا نام عقل ہے۔ بہترین تجربہ وہ ہے جو نصیحت آموز ہو۔ موقعے سے فائدہ اٹھاؤ اس سے پہلے کہ وہ تمہارے خلاف ہو جائے۔ ہر کوشش کرنے والا کامیاب نہیں ہوتا۔ ہر جانے والا واپس نہیں آتا۔ مال کا ضائع کرنا اور عاقبت کا بگاڑنا فساد عظیم ہے۔ ہر چیز کا ایک انجام ہے' جو کچھ تیرے نوشتہ تقدیر میں ہے جلد یا بدیر سامنے آجائے گا۔ تاجر ایک لحاظ سے قمار باز ہوتا ہے۔ کبھی قلت میں کثرت سے زیادہ برکت ہوتی ہے۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



توہین کرنے والے مددگار اور سوءِ ظن رکھنے والے دوست میں ذرا بھلائی نہیں' جب تک زمانہ ساتھ دے زمانے کا ساتھ دو۔ حرص تجھے اندھا نہ کردے اور عداوت تجھے بے عقل نہ بنانے پائے۔

دوست دوستی توڑے تو تم اسے جوڑ دو۔ وہ دوری اختیار کرے تو تم نزدیک ہو جاؤ۔ وہ سختی کرے تو تم نرمی کرو۔ وہ غلطی کرے تو تم اس کے لیے عذر تلاش کرو۔ دوست کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو گویا تم غلام ہو اور وہ آقا ہے۔ لیکن خبردار' وہ برتاؤ بے محل نہ ہو۔ نااہل کے ساتھ نااہل نہ بنو۔ دوست کے دشمن کو دوست نہ بناؤ ورنہ دوست بھی دشمن ہو جائے گا۔ دوست کو بے لاگ نصیحت کرو' بھلی لگے یا بری لگے۔ غصہ پی جایا کرو' میں نے غصہ کے جام سے زیادہ میٹھا کوئی جام نہیں دیکھا۔ جو تم سے سختی کرے' تم اس سے نرمی کرو' خود بخود نرم پڑ جائے گا۔ دوستی کاٹنا ضروری ہی ہو تو بھی کچھ نہ کچھ لگاؤ باقی رکھو تاکہ جب چاہو دوستی کو جوڑ سکو۔

جو تم سے حسن ظن رکھے اس کے حسن ظن کو جھوٹا نہ ہونے دو۔ دوست کے حقوق اس گھمنڈ میں تلف نہ کرو کہ دوست ہے۔ کیونکہ جس کے حقوق تلف کر دیئے جاتے ہیں وہ دوست نہیں رہتا۔

ایسے نہ ہو جاؤ کہ تمہارا خاندان ہی تمہارے ہاتھوں سب سے زیادہ بدبخت (اور تیری نیکی سے محروم) بن جائے۔ جو کوئی بے پرواہی ظاہر کرے اس کی طرف نہ جھکو۔ دوست دوستی توڑنے میں اور تم دوستی جوڑنے میں برابر نہ ہو۔ تمہارا پلہ ہمیشہ بھاری رہے گا۔ نیکی سے زیادہ بدی میں تیز نہ ہو۔

ظالم کے ظلم سے تنگ دل نہ ہو' کیونکہ وہ خود اپنا نقصان اور تمہارا نفع کر رہا ہے۔ جو تمہیں خوش کرے اس کا صلہ یہ نہیں ہے کہ تم اسے رنج پہنچاؤ۔

فرزند! رزق دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جس کی تو جستجو کرتا ہے' دوسرا وہ جو تیری جستجو کرتا ہے۔ پس اگر تو جستجو چھوڑ دے تو رزق خود ہی تیرے پاس آ جائے گا۔ دنیا میں تیرا حصہ بس اتنا ہے جتنے سے تو اپنی عاقبت درست کر سکے۔ اگر تو اس چیز پر رنج کرتا ہے جو تیرے ہاتھ سے نکل گئی ہے تو ہر اس چیز پر رنج کر جو تیرے ہاتھ میں نہیں آئی ہے۔ آئندہ کو گزشتہ سے غیر سمجھو۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جن پر نصیحت نہیں' ملامت اثر کرتی ہے' دانا آدمی' معمولی تادیب سے مان جاتا ہے' مگر چوپایہ مار سے باز آتا ہے۔

خواہشوں اور دل کے وسوسوں کو صبر و یقین کی عزیمتوں سے زائل کر دو۔ جو کوئی راہ اعتدال سے تجاوز کرتا ہے بدراہ ہو جاتا ہے۔ دوست' رشتہ دار کی طرح ہے۔ سچا دوست وہی ہے



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جو پیٹھ پیچھے حق دوستی ادا کرے۔ نفس کی خواہشوں اور بدبختیوں میں ساجھا ہے۔

کتنے اپنے ہیں جو غیروں سے زیادہ غیر ہیں اور کتنے غیر ہیں جو اپنوں سے زیادہ عزیز ہیں۔

پردیسی وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔

جس نے راہ حق چھوڑ دی اس کا راستہ تنگ ہے۔ جو اپنی حیثیت پر رہتا ہے اس کی عزت باقی رہتی ہے۔ سب سے زیادہ مضبوط تعلق وہ ہے جو آدمی اور خدا کے مابین ہے جو کوئی تیرا پردہ نہیں کرتا وہ تیرا دشمن ہے۔ جب امید میں موت ہو تو ناامیدی زندگی بن جاتی ہے۔ ہر عیب ظاہر ہو جاتا ہے نہ ہر موقعہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ کبھی آنکھوں والا ٹھوکر کھا جاتا ہے اور اندھا سیدھی راہ چلا جاتا ہے۔ بدی کو دور رکھو کیونکہ جب چاہو گے لوٹ آئے گی۔ احمق سے دوستی کا ٹنا عقلمند سے دوستی جوڑنے کے برابر ہے۔

جو دنیا پر بھروسہ کرتا ہے' دنیا اس سے بے وفائی کر جاتی ہے' اور جو دنیا کو بڑھاتا ہے دنیا اسے گرا دیتی ہے۔ ہر تیر نشانے پر نہیں بیٹھتا۔ جب حاکم بدلتا ہے تو زمانہ بھی بدل جاتا ہے۔ سفر سے پہلے سفر کے ساتھیوں کو دیکھ لو۔ مقیم ہونے سے پہلے پڑوسیوں کی جانچ کر لو۔

خبردار' تمہاری گفتگو میں ہنسانے والی کوئی بات نہ ہو' اگرچہ کسی دوسرے کا مقولہ ہی کیوں نہ ہو۔

اپنے کنبے کی عزت کرو' کیونکہ وہ تمہارا بازو ہے جس سے اڑتے ہو بنیاد ہے جس پر ٹھہرتے ہو' ہاتھ ہے جس سے لڑتے ہو۔

فرزند! میں تیری دنیا و عقبیٰ خدا کے سپرد کرتا ہوں اور دونوں جہاں میں اس ذات برتر سے تیرے لیے فلاح و بہبود کی دعا کرتا ہوں۔ □



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# حضرت علیؓ کی نصیحت مالک بن اشتر کے نام

یہ ہے وہ وصیت، جس کا حکم دیا ہے اللہ کے بندے علی امیر المومنینؓ نے مالک بن الحارث اشتر کو جب اسے مصر کا گورنر بنایا تاکہ اس ملک کا خراج جمع کرے، اس کے دشمنوں سے لڑے۔ اس کے باشندوں کی سود بہبود کا خیال رکھے اور اس کی زمین کو آباد کرے۔

مالک کو حکم دیا ہے تقویٰ الٰہی کا، اطاعت خداوندی کو مقدم رکھنے کا اور کتاب اللہ کے مقرر کیے ہوئے فرائض و سنن کی پیروی کا، اس لیے آدمی کی سعادت انہی کی پیروی سے وابستہ ہے اور ان سے انکار کرنے اور انہیں گنوا دینے میں سراسر بدبختی ہے

اور حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت میں اپنے دل سے اپنے ہاتھ سے، اپنی زبان سے سرگرم رہے، کیونکہ خدائے بزرگ و برتر نے ذمہ لے لیا ہے کہ جو کوئی اس کی نصرت و تائید پر کھڑا ہوگا، نصرت و تائید خداوندی اسے حاصل رہے گی۔

اور حکم دیا ہے کہ خواہشوں کے موقعے پر اپنے نفس کو توڑے، سرکشی کے وقت اسے روکے، کیونکہ نفس برائی کی طرف لے جاتا ہے، مگر یہ کہ خدا کا رحم آدمی کے شامل حال ہو جائے۔

اس کے بعد اے مالک سن! میں تجھے ایسے ملک میں بھیج رہا ہوں جس پر تجھ سے پہلے بھی حکومتیں گزر چکی ہیں۔ عادل بھی اور ظالم بھی، لوگ تیری حکومت کو بھی اسی نظر سے دیکھیں گے جس نظر سے تو اگلے حاکموں کی حکومتوں کو دیکھتا رہا ہے اور تیرے حق میں بھی وہی کہا جائے



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گا جو تو ان حاکموں کے حق میں کہا کرتا تھا۔
تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ نیک آدمی اس آواز سے پہچانا جاتا ہے جو خدا اپنے بندوں کی زبان پر اس کے لیے جاری کر دیتا ہے۔
لہذا تیرا دل پسند ذخیرہ عمل صالح کا ذخیرہ ہو۔ یہ ذخیرہ اسی طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ تجھے اپنی خواہشوں پر قابو حاصل ہو۔ جو چیز حلال نہیں ہے اس کے لیے تیرا دل کتنا ہی مچلے اپنے آپ کو اس سے دور رکھ۔
یہ بھی جان لو کہ محبوبات و مکروہات میں نفس کی مخالفت کرنا ہی نفس سے انصاف کرنا ہے۔
اپنے دل میں رعایا کے لیے رحم' محبت' لطف پیدا کرنا۔ خبردار رعایا کے حق میں پھاڑ کھانے والا درندہ نہ بن جانا کہ اسے لقمہ بنا ڈالنے ہی میں تجھے اپنی کامیابی دکھائی دے۔
رعایا میں دو قسم کے آدمی ہوں گے' تمہارے دینی بھائی یا مخلوق خدا ہونے کے لحاظ سے تمہارے جیسے آدمی' لوگوں سے غلطیاں تو ہوتی ہی ہیں۔ جان بوجھ کے یا بھولے چوکے سے ٹھوکریں کھاتے ہی رہتے ہیں تم اپنے عفو و کرم کا دامن خطاکاروں کے لیے اس طرح پھیلا دینا' جس طرح تمہاری آرزو ہے کہ خدا تمہاری خطاؤں کے لیے اپنا دامن عفو و کرم پھیلا دے۔
کبھی نہ بھولنا کہ تم رعایا کے افسر ہو' خلیفہ تمہارا افسر ہے اور خدا خلیفہ کے اوپر حاکم ہے۔ خلیفہ نے تمہیں گورنر بنایا ہے اور مصر کی ترقی و اصلاح کی ذمہ داری تمہیں سونپ دی ہے۔
خدا سے لڑائی نہ مول لینا۔ کیونکہ آدمی کے لیے خدا سے کوئی بچاؤ نہیں۔ خدا کے عفوو رحمت سے تم کبھی بھی بے نیاز نہیں ہو سکتے۔
عفو پر کبھی نادم نہ ہونا۔ سزا دینے پر کبھی شیخی نہ بگھارنا غصہ آتے ہی دوڑ نہ پڑنا بلکہ جہاں تک ممکن ہو غصے سے بچنا اور غصے کو پی جانا۔
خبردار رعایا سے کبھی نہ کہنا کہ میں تمہارا حاکم بنا دیا گیا ہوں اور اب میں ہی سب کچھ ہوں سب کو میری تابعداری کرنی چاہیئے۔ اس ذہنیت سے دل میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ دین میں کمزوری آتی ہے اور بربادی کے لیے بلاوا آتا ہے۔
اور اگر حکومت کی وجہ سے غرور پیدا ہونے لگے تو سب سے بڑے بادشاہ خدا کی طرف دیکھنا جو تمہارے اوپر ہے اور تم پر وہ قدرت رکھتا ہے' جو تم خود اپنے آپ پر نہیں رکھتے۔ ایسا کرو گے تو نفس کی طغیانی کم ہو جائے گی۔ حدت گھٹ جائے گی۔ بھٹکی ہوئی روح لوٹ آئے گی۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خبردار! خدا کے ساتھ اس کی عظمت میں بازی نہ لگانا' اس کی جبروت میں تشبہ اختیار نہ کرنا' کیونکہ خدا جباروں کو ذلیل کر ڈالتا ہے اور مغروروں کو نیچا دکھا دیتا ہے

اپنی ذات اور معاملے میں اپنے خاص عزیزوں کے معاملے میں جنہیں تم اپنی رعایا میں سے چاہتے ہو' خدا سے بھی انصاف کرنا اور خدا کے بندوں سے بھی انصاف کرنا۔ یہ نہ کرو گے تو ظلم کرنے لگو گے۔

یاد رکھو جو کوئی خدا کے بندوں پر ظلم کرتا ہے تو خدا خود اپنے مظلوم بندوں کی طرف ظالم کا حریف بن جاتا ہے اور معلوم ہے خدا جس کا حریف بن جائے اس کی حجت باطل ہو جاتی ہے' وہ خدا سے لڑائی ٹھاننے کا مجرم ہوتا ہے' یہاں تک کہ باز آ جائے اور توبہ کرے۔ خدا کی نعمت کو اس سے بڑھ کر بدلنے والی اور خدا کی عقوبت کو اس سے زیادہ بلانے والی کوئی چیز نہیں کہ آدمی ظلم کو اختیار کر لے' یاد رہے خدا مظلوموں کی سنتا اور ظالموں کی تاک میں رہتا ہے۔

تمہاری مجلس سے سب سے زیادہ دور اور تمہاری نگاہ میں سب سے زیادہ مکروہ وہ شخص ہونا چاہئے جو لوگوں کے عیب ڈھونڈا کرتا ہے لوگوں میں عیب تو ہوتے ہی ہیں یہ کام حاکم کا ہے کہ ان کے عیب ڈھکے۔ خبردار چھپے ہوئے عیبوں کی کرید نہ کرنا۔ تمہارا منصب بس یہ ہے کہ جو عیب چھپے ہوئے ہیں' ان کا فیصلہ خدا پر چھوڑ دو۔ حتی المقدور لوگوں کے ڈھکے کو ڈھکا ہی رہنے دینا۔ ایسا کرو گے تو خدا بھی تمہارے وہ عیب ڈھکے رہنے دے گا' جو تم رعایا سے چھپانا چاہتے ہو۔

وہ سب اسباب دور کر دینا' جو لوگوں میں بغض و کینہ پیدا کرتے ہیں عداوت و غیبت کی ہر رسی کاٹ ڈالنا۔ خبردار چغل خور کی بات ماننے میں جلدی نہ کرنا کیونکہ چغل خور دغاباز ہوتا ہے۔ اگرچہ خیر خواہ کا روپ بھر کے سامنے آتا ہے۔

اپنے مشورے میں بخیل کو شریک نہ کرنا۔ کیونکہ وہ تمہیں احسان کرنے سے روکے گا اور فقر سے ڈرائے گا۔

بزدل کو بھی صلاح میں شریک نہ کرنا کیونکہ مہمات میں تمہاری ہمت کمزور کر دے گا۔

حریص کو بھی شریک نہ کرنا کیونکہ ظلم کی راہ سے دولت سمیٹنے کی ترغیب دے گا۔ یاد رکھو بخل' بزدلی' حرص اگرچہ الگ الگ خصلتیں ہیں' مگر ان کی بنیاد خدا سے سوء ظن پر ہے۔

بدترین وزیر وہ ہے جو شریروں کی طرف داری کرے اور گناہوں میں ان کا ساجھی ہو۔

ایسے آدمی کو اپنا وزیر نہ بنانا کیونکہ اس قسم کے لوگ گنہ گاروں کے مددگار اور ظالموں کے ساتھی ہوتے ہیں ان کی جگہ تمہیں ایسے آدمی مل جائیں گے جو عقل و تدبیر میں ان کے برابر ہوں گے۔ مگر گناہوں سے ان کی طرح لدے نہ ہوں گے۔ نہ کسی ظالم کی اس کے ظلم میں مدد کی ہو گی نہ



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کسی گناہ گار کا اس کے گناہ میں ساتھ دیا ہو گا۔ یہ لوگ تمہیں کم تکلیف دیں گے۔ تمہارے بہترین مددگار ثابت ہوں گے تم سے پوری ہمدردی رکھیں گے اور غیر سے اپنے سب رشتے کاٹ لیں گے۔ ایسے ہی لوگوں کو نجی صحبتوں اور عام درباروں میں اپنا مصاحب بنانا۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ خاص الخاص لوگوں میں بھی وہی تمہاری نگاہ میں سب سے زیادہ مقبول ہوں جو زیادہ سے زیادہ کڑوی بات تم سے کہہ سکتے ہوں اور ان کاموں میں تمہارا ساتھ دینے سے انکار کر سکتے ہوں جو خدا اپنے بندوں کے لیے ناپسند فرما چکا ہے۔

اہل تقویٰ و صدق کو اپنا مصاحب بنانا۔ انہیں ایسی تربیت دینا کہ تمہاری جھوٹی تعریف کبھی نہ کریں کیونکہ تعریف کی بھرمار سے آدمی میں غرور پیدا ہوتا ہے۔

اور تمہارے سامنے نیکوکار اور خطاکار برابر نہ ہوں۔ ایسا کرنے سے نیکوں کی ہمت پست ہو جائے گی۔ اور خطاکار اور بھی شوخ ہو جائیں گے' ہر آدمی کو وہ جگہ دینا جس کا وہ اپنے عمل کے لحاظ سے مستحق ہے۔

اور تمہیں جاننا چاہئے کہ رعایا میں اپنے حاکم کے ساتھ حسن ظن اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ حاکم رعایا پر رحم و کرم کی بارش کرتا رہے' اس کی تکلیفیں دور کرے اور کوئی ایسا مطالبہ نہ کرے جو اس کے بس سے باہر ہو۔ یہ اصول تمہارے لیے کافی ہے اس طرح رعایا کا حسن ظن تمہیں بہت سی مشکلوں سے بچا دے گا۔

کسی اچھے دستور کو نہ توڑنا' جو اس امت کے اگلے لوگ جاری کر گئے ہیں اور جس سے لوگوں میں اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ رعایا کی بھلائی ہوئی توڑو گے تو اچھے دستوروں کا ثواب اگلوں کے لیے باقی رہے گا اور عذاب تمہارے حصے میں آئے گا بھلی راہ تم نے مٹا دی۔

دیکھو اپنی فوج کے معاملے میں ہوشیاری سے کام لینا انہی لوگوں کو افسر بنانا جو تمہارے خیال میں اللہ کے رسول کے اور تمہارے امام کے سب سے زیادہ خیر خواہ ہوں' صاف دل ہوں' ہوشمند ہوں' جلد غصے میں نہ آجاتے ہوں' کمزوروں پر ترس کھاتے ہوں' زبردستوں پر سخت ہوں' نہ سختی انہیں جوش میں لے آتی ہو نہ کمزوری انہیں بٹھا دیتی ہو۔

فوج کے لیے انہی کو منتخب کرنا جن کا حسب نسب اور خاندان اچھا ہے' جن کا ماضی بے داغ ہے' جو ہمت و شجاعت جود و سخا سے آراستہ ہیں' شرافت اور نیکی ایسے ہی لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے۔

ان فوجیوں کے معاملات کی ویسی ہی فکر کرنا جیسی فکر والدین کو اولاد کی ہوتی ہے ان کی تقویت اور درستی حال کے لیے جو بھی بن پڑے کرتے رہنا جو کچھ کرو اسے بہت نہ سمجھنا۔ اپنے



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کم سے کم لطف واحسان کو بھی معمولی سمجھنا کیونکہ اس سے ان کی خیر خواہی بڑھے گی اور حسن ظن میں اضافہ ہوگا۔ ان کی ادنیٰ سے ادنیٰ ضرورتوں سے بھی بے پروائی اس بھروسے پر نہ کرنا کہ بڑی ضرورتوں کا خیال کر رہے ہو۔ کیونکہ تمہاری معمولی رعایت بھی ان کے لیے نعمت ہوگی اور بڑی ضرورتوں میں سراسر تمہارے لطف وکرم کے ہمیشہ محتاج رہیں گے۔

وہی فوجی سردار تمہارے سب سے زیادہ مقرب ہوں جو فوجیوں کی سب سے زیادہ مدد کرتے ہوں' اپنے ہاتھ کی دولت سے سپاہیوں کو ان کی ضرورتوں اور بال بچوں کی فکروں سے آزاد کرتے ہیں تاکہ ساری فوج ایک دل ہو جائے اور اس کے سامنے بس ایک ہی خیال رہے۔ دشمن سے جنگ۔ فوج کے سرداروں پر تمہاری توجہ فوج کے دلوں کو تمہاری طرف متوجہ کردے گی۔

حاکم کی آنکھ کی ٹھنڈک کس چیز میں ہونا چاہئے۔ اس میں کہ خود انصاف قائم کرے اور رعایا اس سے اپنی محبت ظاہر کرتی رہے۔ رعایا کی محبت ظاہر نہیں جب تک اس کے دل سلیم نہ ہوں اور رعایا کی خیر خواہی صحیح نہیں ہوتی جب تک اسے حاکم سے سچی محبت نہ ہو' اس کی حکومت کو بوجھ اور اس کے زوال میں دیر کو وبال نہ سمجھتی ہو۔

ہر آدمی کے کارنامے کا اعتراف کرنا ایک کا کارنامہ دوسرے کی طرف منسوب نہ کرنا۔ انعام دینے میں کبھی کوتاہی نہ کرو۔ خاندانی ہونے کی وجہ سے کسی کے معمولی کام کو بڑھا چڑھا نہ دینا۔ اسی طرح ادنیٰ خاندان ہونے کی وجہ سے کسی کے بڑے کارنامے کی بے قدری نہ کرنے لگنا۔

مشتبہ معاملات پیش آئیں اور تمہاری بصیرت وعلم ساتھ نہ دے تو انہیں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹانا کیونکہ خدا مسلمانوں کی ہدایت کے لیے فرما چکا ہے۔

> يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ
> اللہ کی طرف معاملے کو لوٹانا یہ ہے کہ کتاب محکم اور نص صریح کی طرف لوٹایا جائے۔ رسولؐ کی طرف لوٹانا یہ ہے کہ جامع سنت نبوی کو لیا جائے نہ کہ اسے جس میں اختلاف پڑ گیا ہے۔

پھر ملک میں انصاف کرنے کے لیے ایسے لوگوں کا انتخاب کرنا جو تمہاری نظر میں سب سے افضل ہوں۔ ہجوم معاملات سے تنگ دل نہ ہوتے ہوں۔ اپنی غلطی پر اڑے رہنا ہی ٹھیک نہ سمجھتے ہوں اور حق کے ظاہر ہو جانے کے بعد باطل سے چمٹے نہ رہتے ہوں۔ طماع نہ ہوں' اپنے



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فیصلوں پر غور کرنے کے عادی ہوں' فیصلے کے وقت شکوک و شبہات پر رکنے والے ہوں۔ صرف دلائل کو اہمیت دیتے ہوں مدعی اور مدعا علیہ سے بحث میں اکتا نہ جاتے ہوں۔ واقعات کی تہ تک پہنچنے سے جی نہ چراتے ہوں اور حقیقت کھل جانے پر اپنے فیصلے میں بے باک اور بے لاگ ہوں۔ یہ ایسے لوگ ہوں جنہیں نہ تعریف بے خود کر دیتی ہو' نہ چاپلوسی ہی مائل کر سکتی ہو۔ مگر ایسے لوگ کم ہوتے ہیں۔

تمہارا فرض ہے کہ اپنے قاضیوں کے فیصلوں کی جانچ کرتے رہو' کھلے دل سے انہیں معاوضہ دو تاکہ ان کی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں اور کسی کے سامنے انہیں ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ اپنے دربار میں انہیں ایسا درجہ دو کہ تمہارے کسی مصاحب اور درباری کو ان پر دباؤ ڈالنے یا انہیں نقصان پہنچانے کی ہمت نہ ہو سکے۔ قاضیوں کو ہر قسم کے خوف سے بالکل آزاد ہونا چاہئے۔ اس بارے میں پوری توجہ سے کام لینا کیونکہ دین اشرار کے ہاتھ میں پڑ گیا تھا جو اپنی خواہشوں پر چلتے اور دین کے نام پر دنیا کمایا کرتے تھے۔

عمال حکومت کے معاملات پر بھی تمہیں نظر رکھنا ہو گی جسے مقرر کرنا امتحاناً مقرر کرنا رورعایت سے یا صلاح مشورے کے بغیر کسی کو عہدہ نہ دینا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ظلم و خیانت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اچھے گھرانوں اور سابق میں اسلام کے خدمت گزاروں میں تجربہ کار اور باحیا لوگوں ہی کو منتخب کرنا کہ ان کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ اپنی آبرو کا خیال رکھتے ہیں۔ طمع کی طرف کم جھکتے ہیں اور انجام پر زیادہ نظر رکھتے ہیں۔

عہدہ داروں کو بہت اچھی تنخواہیں دینا' اس سے یہ لوگ اپنی حالت درست کر سکیں گے اور حکومت کے اس مال سے بے نیاز رہیں گے' جو ان کے ہاتھ میں ہو گا۔ اس پر بھی حکم عدولی کریں یا امانت میں خلل ڈالیں تو تمہارے پاس ان پر حجت ہو گی مگر ضروری ہے کہ ان کاموں کی جانچ پڑتال کرتے رہنا' نیک لوگوں کو مخبر بنا کر ان پر چھوڑ دینا یہ اس لیے کہ جب انہیں معلوم ہو گا کہ خفیہ نگرانی بھی ہو رہی ہے تو امانت داری اور رعایا سے مہربانی میں اور زیادہ چست ہو جائیں گے۔ پھر اگر ان میں سے کوئی شخص خیانت کی طرف ہاتھ بڑھائے اور تمہارے جاسوسوں سے تصدیق ہو جائے تو بس یہ شہادت کافی ہے تم بھی سزا کا ہاتھ بڑھانا جسمانی اذیت کے ساتھ خیانت کی رقم بھی اگلوا لینا خائن کو ذلت کی جگہ کھڑا کرنا اور پوری طرح اسے رسوا کر ڈالنا۔

تجار اور اہل حرفت کا پورا خیال رکھنا۔ ان کا بھی' جو مقیم ہیں اور ان کا بھی جو پھیری کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ ملک کی دولت بڑھاتے ہیں۔ دور دور سے سامان لاتے ہیں خشکیوں'



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تریوں' میدانوں' ریگستانوں' سمندروں' دریاؤں' پہاڑوں کو پار کر کے ضروریات زندگی مہیا کرتے ہیں۔ ایسی ایسی جگہوں سے مال ڈھولاتے ہیں' جہاں اور لوگ نہیں پہنچتے بلکہ وہاں جانے کی ہمت بھی نہیں کر سکتے۔

تاجر اور اہل حرفہ' امن پسند لوگ ہوتے ہیں۔ ان سے شورش و بغاوت کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ اس پر بھی ضروری ہے کہ پایہ تخت میں بھی اور اطراف ملک میں بھی ان پر نگاہ رکھی جائے' کیونکہ ان میں سے اکثر بڑے تنگ دل بڑے بخیل ہوتے ہیں۔ اجارہ داری سے کام لیتے ہیں اور لین دین میں کملی ڈال کے لوٹ لینا چاہتے ہیں۔

اجارہ داری کی قطعی ممانعت کر دینا۔ کیونکہ رسول اللہؐ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ لیکن ہاں خرید و فروخت خوش دلی سے ہو۔ وزن بٹے ٹھیک رہیں۔ نرخ مقرر ہوں۔ نہ بیچنے والا گھاٹے میں رہے' نہ مول لینے والا مونڈا جائے۔ اور ممانعت پر بھی اگر کوئی اجارہ داری کا مرتکب ہو تو اعتدال کے ساتھ اسے عبرت انگیز سزا دی جائے۔

پھر اللہ اللہ' ادنیٰ طبقے کے معاملے میں یہ لوگ وہ ہیں جن کا کوئی سہارا نہیں' فقیر' مسکین' محتاج' قلاش' اپاہج' ان میں ایسے بھی ہیں جو ہاتھ پھیلاتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو ہاتھ نہیں پھیلاتے مگر خود صورت حال ہیں۔

ان لوگوں کے بارے میں جو فرض خدا نے تمہیں سونپا ہے اس پر نگاہ رکھنا۔ اسے تلف نہ ہونے دینا۔ بیت المال میں ایک حصہ ان کے لیے خاص کر دینا اور اسلام کی جہاں جو صافی جائیداد موجود ہے اس کی آمدنی میں ان کا بھی حصہ رکھنا۔ ان میں سے کون دور ہے' کون نزدیک ہے' یہ نہ دیکھنا دور نزدیک سب کا حق برابر ہے اور ہر ایک کے حق کی ذمہ داری تمہارے سر ڈال دی گئی ہے۔

دیکھو دولت کا نشہ تمہیں ان بے چاروں سے غافل نہ کر دے۔ اگر تم نے اس بارے میں اہم و اکثر کو پورا کر دیا تو بھی اس وجہ سے تمہاری معمولی غفلت بھی معاف نہ کی جائے گی! لہٰذا ان کے ساتھ تکبر سے پیش نہ آنا اور اپنی توجہ سے انہیں محروم نہ کرنا۔

ان میں ایسے بھی ہوں گے جو تمہارے پاس پہنچ نہیں سکتے۔ انہیں نگاہیں ٹھکراتی ہیں اور لوگ ان سے گھن کھاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری بھی تمہارا کام ہے۔ ان کے لیے بھروسے کے آدمیوں کی خدمات خاص کر دینا مگر یہ آدمی ایسے ہوں جو خوف خدا رکھتے ہوں اور دل کے خاکسار ہوں یہ لوگ ان بے کسوں کے معاملات تمہارے سامنے لایا کریں اور تم وہ کرنا کہ قیامت میں خدا کے سامنے تمہیں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ یاد رکھو رعایا میں ان غریبوں سے زیادہ انصاف کا کوئی



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مستحق نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کا جو حق ہے پورا پورا ادا کرتے رہنا۔

اور یتیموں کے پالنے والوں کا بھی خیال رکھنا ہو گا اور ان کا بھی جو بہت بوڑھے ہو چکے ہیں جن کا کوئی سہارا باقی نہیں جو بھیک مانگنے کے بھی لائق نہیں رہے۔

یہ چھوٹی چھوٹی باتیں حاکموں پر بے شک گراں ہوتی ہیں لیکن یہ بھی سوچنا چاہئے کہ پورے کا پورا حق گراں ہی ہے ہاں خدا کبھی حق کو ان کے لیے آسان کر دیتا ہے جو عاقبت کی طلب میں رہتے ہیں اور اس لیے مشکلات و مکروہات میں اپنے دل کو مضبوط بنا لیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کا یقین اس وعدہ پر پختہ ہے جو وہ پروردگار اپنے نیک بندوں سے کر چکا ہے

اور تم اپنے وقت کا ایک حصہ فریادیوں کے لیے خاص کر دینا سب کام چھوڑ کے ان سے ملا کرنا۔ ایسے موقعے پر تمہاری مجلس عام رہے کہ جس کا جی چاہے بے دھڑک چلا آئے۔ اس مجلس میں تم خدا کے نام پر خاکسار بن جاؤ۔ فوجیوں' افسروں اور پولیس والوں سے مجلس کو بالکل خالی رکھنا' تاکہ آنے والے دل کھول کے اپنی بات کہہ سکیں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہؐ کو بار بار فرماتے سنا ہے "اس امت کی بھلائی نہیں ہو سکتی جس میں کمزوروں کو طاقت ور سے پورا حق دلایا نہیں جاتا۔"

یہ بھی یاد رہے کہ اس مجلس میں عوام ہی جمع ہوں گے اب اگر بد تمیزی سے بات کریں یا اپنا مطلب صاف بیان نہ کر سکیں۔ تو خفا نہ ہونا' برداشت کر لینا' خبردار جبر و توبیخ نہ کرنا۔ تکبر سے پیش نہ آنا۔ میری وصیت پر عمل کرو گے تو خدا تم پر اپنی رحمت کی چادریں پھیلا دے گا اور اپنی فرماں برداری کا ثواب تمہارے لیے اٹل کر دے گا۔

جس کو کچھ دینا اس طرح کہ وہ خوش ہو جائے اور نہ دے سکنا تو اپنا عذر صفائی سے پیش کر دینا۔

پھر ایسے معاملات بھی ہیں جنہیں خود اپنے ہی ہاتھ میں تمہیں رکھنا ہو گا۔ ایک معاملہ تو یہی ہے کہ عمال حکومت کے ان مراسلوں کا جواب خود لکھا کرنا۔ جو تمہارے منشی نہیں لکھ سکتے۔

اور ایک معاملہ یہ ہے 'جس دن روپیہ آئے اسی دن مستحقوں کو بانٹ دینا۔ اس سے تمہارے درباریوں کو کوفت تو ضرور ہو گی کیونکہ ان کی مصلحتیں تقسیم میں تاخیر و تعویق چاہیں گی۔

روز کا کام روز ختم کر دینا۔ کیونکہ ہر دن کے لیے اسی دن کا کام بہت ہوتا ہے۔

اپنے وقت کا سب سے افضل حصہ اپنے پروردگار کے لیے خاص کر دینا اگرچہ سب وقت



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ ہی کے ہیں بشرطیکہ نیک نیت ہو اور رعایا کو اس نیک نیت سے سلامتی ملتی ہو۔

خدا کے لیے دین کو خالص کرنے میں سب سے زیادہ یہ خیال رہے کہ فرائض بغیر کسی کمی بیشی کے کماحقہ' بجالائے جائیں۔ یہ فرائض صرف خدا کے لیے خاص ہیں اور ان میں کسی کا ساجھا نہیں۔

اور دیکھو جب امامت کرنا تو ایسی امامت نہیں کہ لوگ نماز ہی سے بیزار ہو جائیں اور ایسی امامت بھی نہیں کہ نماز کا کوئی رکن ضائع ہو جائے۔ یاد رکھو نمازیوں میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ تندرست بھی اور بیمار بھی اور ضرورت مند بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے یمن بھیجنے لگے تو میں نے عرض کیا تھا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کس طرح کروں گا؟ جواب ملا "تیری نماز ویسی ہو جیسی سب سے کم طاقت کے نمازی کی ہو سکتی ہے اور تو مومنوں کے لیے رحیم ثابت ہونا۔"

خبردار کسی مصاحب یا رشتہ دار کو جاگیر نہ دینا ایسا کرو گے تو یہ لوگ رعایا پر ظلم کریں گے' خود فائدہ اٹھائیں گے اور دنیا و آخرت میں مخلوق خدا کی بدگوئی تمہارے سر پڑے گی۔

حق کسی کے خلاف پڑے اس پر حق ضرور نافذ کرنا چاہیے' چاہے تمہارا اعزیز قریب ہو یا غیر' اس بارے میں تمہیں مضبوط اور ثواب خداوندی کا آرزو مند رہنا ہوگا۔ حق کا وار' خود تمہارے رشتہ داروں اور عزیز ترین مصاحبوں ہی پر کیوں نہ پڑے تمہیں خوش دلی سے یہ گوارا کرنا ہوگا بے شک تم بھی آدمی ہو اور تمہیں اس سے کوفت ہو سکتی ہے۔ لیکن تمہاری نگاہ ہمیشہ نتیجے پر رہنا چاہیے یقین کرو نتیجہ تمہارے حق میں اچھا ہی ہوگا۔

اور دیکھو جب دشمن ایسی صلح کی طرف بلائے جس میں خدا کی رضامندی ہو' تو انکار نہ کرنا۔ کیونکہ صلح میں تمہاری فوج کے لیے آرام ہے اور خود تمہارے لیے بھی فکروں سے چھٹکارا اور امن کا سامان ہے۔

لیکن صلح کے بعد دشمن سے خوب چوکس' خوب ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ ممکن ہے صلح کی راہ سے اس نے تقرب اس لیے حاصل کیا ہو کہ بے خبری میں تم پر ٹوٹ پڑے۔ لہذا بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ اس معاملے میں حسن ظن سے کام نہیں چل سکتا۔

اور جب دشمن سے معاہدہ کرنا یا اپنی زبان اسے دے دینا تو عہد کی پوری پابندی کرنا۔ عہد کو بچانے کے لیے اپنی جان تک کی بازی لگا دینا کیونکہ سب باتوں میں لوگوں کا اختلاف رہا ہے۔ مگر اس بات پر سب متفق ہیں کہ آدمی کو اپنا عہد پورا کرنا چاہیے۔ مشرکوں تک نے عہد کی پابندی ضروری سمجھی تھی۔ حالانکہ مسلمانوں سے بہت نیچے تھے۔ یا اس لیے کہ تجربوں نے انہیں بتادیا



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھا کہ عہد شکنی کا نتیجہ تباہ کن ہوتا ہے۔

لہٰذا اپنے عہد' وعدے' زبان کے خلاف کبھی نہ جانا۔ دشمن سے دغا بازی نہ کرنا' کیونکہ یہ خدا سے سرکشی ہے اور خدا سے سرکشی بے وقوف اور نادان ہی کیا کرتے ہیں۔

اور عہد کیا ہے؟ خدا کی طرف سے امن وامان کا اعلان ہے' جو اس نے اپنی رحمت سے بندوں میں عام کر دیا ہے۔ عہد خدا کا حرم ہے جس میں سب کو پناہ ملتی ہے اور جس کی طرف سبھی دوڑتے ہیں۔

خبردار عہد و پیمان میں کوئی دھوکا' کوئی کھوٹ نہ رکھنا اور معاہدے کی عبارت ایسی نہ ہونے دینا۔ گول مول' مبہم ہو' کئی کئی مطلب اس سے نکلتے ہوں۔ اگر کبھی ایسا ہو جائے تو عہد دے چکنے کے بعد ایسی عبارت سے فائدہ نہ اٹھانا۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ معاہدہ ہو چکنے کے بعد اگر اس کی وجہ سے پریشانی لاحق ہو' تو ناحق اسے منسوخ نہ کر دینا۔ پریشانی جھیل لینا بدعہدی کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ بدعہدی پر خدا تم سے جواب طلب کرے گا۔ اور دنیا و آخرت میں اس کے مواخذے سے کہیں مفر نہ ہوگا۔

خبردار! ناحق خون نہ بہانا' کیونکہ خونریزی سے بڑھ کر بدانجام' نعمت کا ڈھانے والا مدت کو ختم کرنے والا کوئی کام نہیں۔ قیامت کے دن جب خدا کا دربار عدالت لگے گا تو سب سے پہلے خون ناحق ہی کے مقدمے پیش ہوں گے اور خدا فیصلہ کرے گا۔ یاد رکھو خونریزی سے حکومت طاقتور نہیں ہوتی بلکہ کمزور پڑ کر مٹ جاتی ہے۔

خبردار رعایا پر کبھی احسان نہ جتانا۔ جو کچھ اس کے لیے کرنا اسے بڑھا چڑھا کر نہ دکھانا۔ احسان جتانے سے احسان مٹ جاتا ہے۔ بھلائی کو بڑھا کر دکھانے سے حق کی روشنی چلی جاتی ہے اور وعدہ خلافی سے خدا بھی ناخوش ہوتا ہے۔ اور حق کے بندے بھی۔ اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے۔

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ

دیکھو اپنے غصے کو' طیش کو' ہاتھ کو' زبان کو قابو میں رکھنا۔ سزا دینے کو ملتوی کر دینا' یہاں تک کہ غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اس وقت تمہیں اختیار ہوگا کہ جو مناسب سمجھو کرو۔ مگر اپنے آپ پر قابو نہ پاسکو گے۔ جب تک پروردگار کی طرف واپسی کا معاملہ تمہارے خیالات پر غالب نہ آجائے۔□



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# امام مالکؒ کا خط
# ہارون الرشید اور ان کے وزیر یحییٰ برمکی کے نام

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ درود و سلام ہو انبیاء کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل و اصحاب پر

اما بعد۔ میں تمہیں ایک خط لکھ رہا ہوں جس میں نہ تو ہدایت دینے میں کوئی کمی کروں گا اور نہ نصیحت کے معاملے میں بخل کروں گا۔ خدائے قدوس کا شکر ادا کرتے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے ہوئے یہ کام سرانجام دوں گا۔ لہٰذا اس پر پوری عقل و خرد کے ساتھ غور کرنا۔ اپنی آنکھوں کانوں' دل و دماغ کو پوری طرح متوجہ کرنا' بار بار قائل کرنا اور اپنے ذہن کو دوسری طرف مبذول نہ کرنا بلکہ اسے پوری طرح حاضر رکھنا کیونکہ دنیا میں اسی سے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور آخرت میں بہترین اجر ملے گا۔

موت اور اس کے شدائد و مشکلات کو یاد رکھو اور جو کچھ قیامت کے دن پیش آنے والا ہے مثلاً خدا کے حضور پیشی' حساب و کتاب اور ہمیشہ کے لیے جنت یا دوزخ اسے اپنے پیش نظر رکھو۔ اور خدا کے حضور جانے سے پہلے ایسے اعمال سے مسلح ہو جاؤ جن سے ان مشکلات و شدائد سے نمٹا جا سکے اور امن میں آسانی پیدا کی جا سکے۔ اگر تم ان لوگوں کو دیکھو جن پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہو گی اور جو مختلف عذابوں میں مبتلا ہوں گے اور ان سے شدید انتقام لیا جا رہا ہو گا اور دوزخ میں ان



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی چیخ و پکار کو سنو' ان کے مسخ شدہ چہروں' غموں کی طوالت اور منہ کے بل گھسیٹے جانے کو دیکھو' جب کہ وہ نہ تو دیکھ سکتے ہوں گے اور نہ سن سکتے ہوں گے اور بس ہلاکت' ہلاکت ہی پکار رہے ہوں گے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ خداوند کریم ان سے رخ موڑے رہے گا اور ان کی ہر قسم کی امیدیں ختم ہو جائیں گی' اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں کہا جائے کہ۔

چُپ رہو اور اس میں پڑے رہو۔ (المومنون :١٠٨)

تو دنیا کی کوئی چیز تمہیں معظم بالشان اور قابل قدر نظر نہ آئے۔ اگر فی الواقع تم ان تمام چیزوں سے نجات اور ان ہولناکیوں سے امن چاہتے ہو اور یہ کہ اگر تم ان چیزوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے دنیا و مافیہا بھی خرچ کر ڈالو تو تمہیں یہ سودا سستا نظر آئے۔

اور ان کے مقابلہ میں خدا کے فرماں بردار لوگوں کو اور جو کچھ ان پر اللہ کے انعامات تقرب الی اللہ ان کے چہروں کی تروتازگی ہمیشہ کی نعمتوں میں انہماک اور ان کی قدر و منزلت کو دیکھو تو وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیر اور تمہاری نگاہ میں عظیم المرتبت ہیں تمہارے نزدیک کم درجہ کی ہو جائیں اور تم اپنے نفس کو دھوکہ نہ دو بلکہ اپنے آپ کو ڈراؤ اور اس سے پہلے کہ تمہارا نفس ان چیزوں کی طرف راغب ہو اسے روک دو' اور موت کے آنے سے پہلے اپنے نفس کا وقتاً فوقتاً محاسبہ کرتے رہو قیامت کے آنے سے پہلے اللہ کے فضل ہی کی بدولت تم اس پر قادر ہو کہ اپنے لیے نفع جمع کرو اور اپنی حجت تمام کرو لیکن قیامت قائم ہونے کے بعد تم اپنے آپ کو اس کی ہولناکی سے نہ بچا سکو گے۔ رات اور دن میں سے کچھ حصہ اپنی ذات کے لیے مخصوص کرو جس میں تم خدا کی عبادت کرو' اور دن میں بارہ رکعت نوافل (اشراق) پڑھا کرو' ان میں جہاں سے چاہو قرآن پڑھو' اور انہیں تم اکٹھی بھی پڑھ سکتے ہو اور متفرق طور پر بھی کیونکہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جو شخص دن میں بارہ رکعت نوافل پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔" اور رات کو آٹھ رکعتیں (تہجد) پڑھو اور ان میں قرآن کا کچھ حصہ ضرور پڑھو۔ رکوع و سجود طویل ہونا چاہئے اور ہر رکعت کا پورا پورا حق ادا کرو۔ اور بہتر یہ ہے کہ دو دو رکعت کر کے پڑھو کیونکہ رسول اللہؐ رات کو آٹھ رکعت نوافل پڑھتے تھے اور تین رکعتیں وتر کی پڑھتے تھے۔ حضور یہ نوافل دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے سوا وتروں کے کہ وہ تین رکعتیں پڑھتے تھے اور ہر ماہ کی ١٣' ١٤' ١٥ تاریخ کو روزہ رکھو۔ کیونکہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے ہر ماہ ان تین دنوں میں روزہ رکھا وہ ایسا ہے گویا وہ ہمیشہ روزے سے رہا اور سال گزرنے کے بعد اپنے مال کی خوشی کے ساتھ زکواۃ ادا کرو اور اسے موخر نہ کرو۔ اور مسلمانوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو نہ دو۔ اور ان لوگوں کو دو جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی صدقہ کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک اسے مستحقین میں تقسیم نہیں کر دیا جاتا اور مستحقین کی جو فہرست قرآن پاک میں ہے وہ یوں ہے۔

ترجمہ : فقراءُ مساکین 'زکوٰۃ جمع کرنے والے مولفۃ القلوب 'غلام 'مقروض 'فی سبیل اللہ مسافر۔ (التوبہ : ٦٠)

اپنے پاک اور حلال مال میں سے حج کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ طیب اور حلال ہی کو پسند کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں اور جو کچھ دیر زیادہ ٹھہر کر پلٹا تو بھی کوئی ہرج نہیں۔(البقرہ:۲۰۳)

اللہ کی اطاعت کا حکم دو اور اس کی نافرمانی سے روکو۔ وہ قومیں ہلاک ہوئیں جنھوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ چھوڑ دیا۔اور خصوصاً پیروں اور مولویوں نے یہ کام چھوڑ دیا۔"لہذا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ اس سے پہلے ادا کرو کہ تم پر وہ عذاب آ جائے جو پہلی قوموں پر آیا ہے۔اور اس فریضہ کی ادائیگی سے نہ تو موت موخر ہوتی ہے اور نہ رزق میں کمی آتی ہے۔ان لوگوں کے ساتھ نہایت ہی حسن سلوک سے پیش آؤ جو تمہارے تابع اور تمہارے خادم ہیں اور جن پر اللہ نے تمہیں فضلیت دی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک موقع پر حضورؐ نے نماز سے فارغ ہو کر مقتدیوں کی طرف رخ پھیر کر فرمایا۔"آسمان چرچرا رہا ہے اور ایسے ہونا ہی چاہیئے تھا اس لیے کہ چار انگلیوں کے برابر بھی ایسی کوئی جگہ باقی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو۔پس جس آدمی کا کوئی غلام ہو تو اسے چاہیئے کہ اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور اگر اسے وہ ناپسند ہو تو بدل لے' بدسلوکی نہ کرے۔اے لوگو' اللہ کی مخلوق کو تنگ نہ کرو۔" جن لوگوں کی تربیت اور نگرانی تمہارے ذمہ ہو اسے پورا کرو کیونکہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اپنے اہل و عیال کی نگرانی سے لاپرواہی نہ برتو اور اللہ سے انہیں ڈراؤ لوگوں کے سامنے مت جھکو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طرف راغب کرو۔ان سے نرمی سے پیش آؤ کیونکہ حضورؐ نے فرمایا کہ تمہیں نوح علیہ السلام کی ایک وصیت بتاتا ہوں"نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگو' میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں ایک تو اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ لاالہ الااللہ پڑھا کرو کیونکہ اگر اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھو اور دوسرے یہ کہ تم سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا کرو کیونکہ یہ عبادت ہے اور اسی سے رزق کے فیصلے ہوتے ہیں اس لیے یہ دونوں کلمات اللہ سبحانہ' کی بارگاہ میں اپنے پڑھنے والے کی رسائی پیدا کر دیتے ہیں اور میں تمہیں دو چیزوں سے روکتا



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوں ایک شرک سے دوسرے تکبر سے کیونکہ یہ دونوں برائیاں ان کے مرتکب کے درمیان اور اللہ سبحانہ کے درمیان حجابات قائم کر دیتی ہیں۔" اس پر نوح علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ کیا بہترین سواری پر سوار ہونا' بہترین اور خوبصورت کپڑا پہننا اور لوگوں کو کھانا کھلانا تکبر ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں' بلکہ تکبر یہ ہے کہ تم حق کو مٹاؤ اور لوگوں کو ذلیل کرو۔

تکبر اور اپنی شان بیان کرنے سے بچو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ناپسند کرتا ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ متکبرین کو قیامت کے دن چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا جنہیں لوگ اُن کے تکبر کی وجہ سے روندیں گے۔ ان لوگوں پر اعتماد نہ کرو جو خدا کا خوف نہیں رکھتے کیونکہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ دین کے معاملے میں ان لوگوں سے مشورہ کرو جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ برے ساتھی سے بچو کیونکہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ نبی ہو یا خلیفہ اس کے دو قسم کے ساتھی ہوتے ہیں ایک وہ جو انہیں اچھے کاموں کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور دوسرے وہ جو فساد اور خرابی پیدا کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ جو شخص برے ساتھی اور برے خیالات سے بچ گیا گویا کہ وہ بچ گیا۔ نیک اور متقی لوگوں کے ساتھ دل سے محبت کرو اور مہمان کی عزت کرو کیونکہ تم پر ان کی عزت کرنا فرض ہے اور پڑوسی کے حق کی نگہداشت کرو اس کے ساتھ حُسن سلوک سے پیش آؤ اور اسے تکلیف نہ دو کیونکہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور یومِ آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔ فضول باتوں سے پرہیز کرو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا میں تمہیں فضول قسم کی باتوں سے ڈراتا ہوں جو شخص تمہارے ساتھ دوستی رکھے اس کے ساتھ تم دوستی رکھو اور اس کا حق ادا کرو۔ اللہ کے حقوق کے ماسوا دوسرے معاملات میں غصہ نہ کرو۔ جب تم بھلائی کا حکم دو گے تو اس کے نتائج سامنے آجائیں گے اور جب تم برائی سے روکو گے تو اسکے نتائج بھی سامنے آجائیں گے۔ ان معاملات کو چھوڑ دو جن کا کوئی فائدہ نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا" آدمی کے حسن اسلام کی علامت یہ ہے کہ وہ بے فائدہ باتوں کو ترک کر دے۔"

جو تم سے کٹے اس سے جڑو۔ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو اور جو تمہیں محروم کرے اسے دو۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تینوں باتیں دنیا اور آخرت میں افضل ترین اخلاق کی علامت ہیں۔ زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا بے وقوفی کی علامت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرمایا کرتے تھے۔ مزاح نہ کرو اس سے تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ اس معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میں مزاح ضرور کرتا ہوں لیکن جھوٹ نہیں کہتا حق بات کہتا ہوں۔"

جس بات سے تم دوسروں کو روک رہے ہو اسے خود نہ کرو۔ جب بولو تو مختصر بات کرو۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زبان کی وجہ سے لوگوں کو آگ میں اوندھا ڈالا جائے گا۔ تکبر سے پیش نہ آؤ بلکہ نرمی اور خوشدلی سے پیش آؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت وہ ہیں جو نہایت ہی نرم' خوش خلق' سہل المزاج اور ملنسار ہوں۔ ایسے کاموں کو چھپ کر بھی نہ کرو جن کا اعلانیہ کرنا تمہارے لیے اچھا نہیں ہے۔ ایسے کام کرنے سے پرہیز کرو جن کے معاملہ میں دین و دنیا میں تہمت کا اندیشہ ہو۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسی جگہ نہ جائے جہاں بدنامی کا خدشہ ہو لوگوں کے پاس اپنی ضرورتیں بہت کم لے جاؤ کیونکہ اس میں ذلت و رسوائی ہے اور مجھے یہ معلوم ہوا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ لوگوں سے طلب حاجت میں گریز کرو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے سبکی ہوتی ہے اور یہ کہ تمہارا قیام گھر میں یا مسجد میں ہو۔ اور فرمایا کہ مسجدیں پرہیز گاروں کے گھر ہیں۔ اپنے گھر سے بہت زیادہ ضروری کام کے لیے نکلو ورنہ گھر ہی میں رہو۔ کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ مقامات ہیں جہاں مسلمان اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہوتا ہے۔ اللہ کی راہ میں' اللہ کے گھر میں (مساجد میں) بیمار پرسی کی حالت میں' جمعہ یا جنازہ میں اور ایسے امام عادل کے پاس جس کا عزت و اکرام ہوتا ہو۔

اپنے گھر والوں اور ان لوگوں کے ساتھ جو تمہاری عزت کرتے ہوں خوش خلقی سے پیش آؤ کیونکہ اسی طریقے میں رضائے الٰہی' اہل خانہ کے درمیان محبت مال میں کثرت اور مرنے میں آسانی ہے بعض اہل علم صحابہ کرام سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤ۔ ان کی گالیوں اور غیبت سے بچو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ: کہ کیا کوئی شخص یہ پسند کرے گا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے

(حجرات۔۱۳۰)

مزید فرمایا کہ لوگوں کو گالیاں مت دو۔ کمترین' آوارہ اور فحش قسم کے لوگوں سے دُور رہو کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا۔ لوگوں کو ان کے دوستوں اور ہم نشینوں سے پہچانو کیونکہ آدمی اپنے جیبیوں کے ساتھ دوستی رکھتا ہے۔ یتیم پر رحم کرو اور شفقت اور مہربانی سے پیش آؤ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رضائے الٰہی کے لیے یتیم کی کفالت کی جنت میں' میں اور وہ اس طرح ہوں گے جیسے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں (آپؐ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر ان کی جانب اشارہ فرمایا۔) مسافر کے حق کو پہچانو اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی وصیت یاد کرو۔ مظلوم کی حتی الوسع امداد کرو اور ظالم کے ہاتھ پکڑو اور



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسے ظلم کرنے سے روکو کیونکہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص مظلوم کے ساتھ اس لیے چلتا ہے کہ اسے اس کا حق دلوائے' اللہ تعالیٰ اسے اس دن ثابت قدم رکھے گا جس دن قدم پھسلیں گے۔ خواہشات کے پیچھے چلنے سے بچو۔ کیونکہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ میں تم پر دو چیزوں کا خطرہ محسوس کرتا ہوں۔ ایک خواہشات کے پیچھے چلنے کا اور دوسری لمبی امیدیں رکھنے کا' کیونکہ آدمی خواہشات کے پیچھے چلنے سے حق سے رک جاتا ہے اور لمبی امیدیں رکھنے کی وجہ سے آخرت کو بھول جاتا ہے۔

اپنی طرف سے لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف سے کام لو اور ان پر زیادتی نہ کرو کیونکہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ تین عمل سب سے اچھے ہیں۔ ہر وقت خدا کو یاد کرنا' جائیداد اور مال سے بھائیوں کے ساتھ معاونت اور غمخواری کرنا' اپنی طرف سے عدل وانصاف کی کوشش کرنا۔

اللہ کی حرام کی ہوئی ہر بات سے اپنی آنکھیں بند رکھو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ محارم پر اگر ایک دفعہ نظر پڑ جائے تو کوئی بات نہیں لیکن دوبارہ نظر نہیں پڑنی چاہیے۔

مضرت رساں اور ناپاک کھانے پینے اور لباس سے بچو کیونکہ ان کے اثرات کبھی زائل نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے حق میں سے جتنا کچھ کھاتا ہے اللہ تعالیٰ اتنی ہی اسے آگ کھلائے گا۔ اور جو اپنے مسلمان بھائی کو دنیا میں بدنام کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے بدنام کرے گا اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے حصہ کا کوئی لباس پہنتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کا لباس پہنائے گا۔ جو شخص تمہارے پاس کوئی عذر پیش کرے اس کا عذر قبول کرو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی کے پاس کوئی عذر لے کر جاتا ہے اور وہ اسے قبول نہیں کرتا اس پر اتنا بوجھ ہوگا جتنا کہ ٹیکس وصول کرنے والے پر ہوتا ہے۔ ہر شریکِ کار کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے تمہارا ہاتھ اوپر ہونا چاہیے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

نیک لوگوں کے ساتھ دوستی رکھو کیونکہ وہ اللہ کے معاملے میں تمہارے ساتھ تعاون کریں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

> جو بھی دو آدمی اللہ کے لیے دوستی رکھتے ہیں تو جو ان میں زیادہ محبت رکھے گا وہ افضل ہوگا۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اگرچہ وہ تمہارے ساتھ قطع رحمی بھی کریں اور ان کی برائی کا بدلہ نہ دو۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ

> ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ یارسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں۔ میں معاف کرتا ہوں مگر وہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔ میں جڑنے کی کوشش کرتا ہوں مگر وہ قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں احسان کرتا ہوں مگر وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ تو کیا جواباً میں بھی ایسا ہی کروں؟ آپؐ نے جواب دیا کہ سب کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اگر وہ ظلم کریں تو تم ان کے ساتھ احسان کرو کیونکہ اس طرح اللہ کی طرف سے تمہیں امداد ملتی رہے گی۔

مجبور، مسکین اور محتاج مسافر پر رحم کرو اور جتنا ہو سکے ان کی امداد کرو۔ کیونکہ عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ ہر اچھا کام صدقہ ہے۔ سائل پر رحم کرو اور اسے اپنے دروازے سے اچھے طریقے سے لوٹاؤ یا تو کچھ دے کر یا پھر اچھے انداز میں معذرت کر کے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سائل کی مذمت اپنے سے اس طرح دور کرو جس طرح پرندے کا سر کھانے میں سے نکال پھینکا جاتا ہے۔ بھلائی اس آدمی کے ساتھ بھی کرو جسے تم جانتے ہو اور اس کے ساتھ بھی جسے نہیں جانتے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بھلائی کے کام کرتے رہو چاہے یہ کام کسی پانی لینے والے کے برتن میں اپنے ڈول سے پانی ہی ڈال کر کیوں نہ ہو۔" جو بھلائی کا کام بھی کرو اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرو۔

ریاء سے بچو کیونکہ اس آدمی کا عمل خدا کے ہاں مقبولیت نہیں رکھتا جس کی نیت دکھلاوے کی ہو۔ اگر تم یہ کر سکو کہ تمہارے نیک عمل کا علم صرف تمہیں اور تمہارے خدا کو ہو تو ایسا ضرور کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے گا جس نے میری بات سنی اور اسے یاد رکھا اور دوسروں تک پہنچایا کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ غیر حاضر، حاضرین سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں اور فقہی جزئیات کو جاننے والے بعض ایسے ہوتے ہیں جو فقیہہ نہیں ہوتے۔"

مسلمان آدمی کا دل تین چیزوں سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ صرف رضائے الٰہی کے حصول کے لیے نیک اعمال کی لگن، عادل بادشاہ کی خیر خواہی اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی۔ کیونکہ یہی تینوں دعوت و تبلیغ کا مدار ہیں۔ بد خلقی سے بچو کیونکہ بالآخر یہ خدا کی نافرمانی کی طرف لے جاتی ہے اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بہترین اخلاق کا مالک ہو۔ جب خلوت میں خدا کی عبادت کرو تو نہایت ہی خشوع و خضوع سے کرو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ آپؐ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کہ آپ کے رب نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کو فرشتہ نبی بنایا جائے اور اگر چاہیں تو انسان نبی بنایا جائے۔ جبریل علیہ السلام نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ تواضع کو اپنا وطیرہ بنائیں چنانچہ زندگی بھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا۔

لوگوں پر ظلم نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ ان کو تمہارے اوپر مسلط کرے گا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ صحابہ کرام میں سے کسی نے کہا ہے کہ کسی شخص پر ظلم کرنا جس کی دادرسی کے لیے وہ اللہ تعالیٰ سے مدد کا طالب ہو جائے سب سے بڑھ کر اپنی ذات پر ظلم کرنا ہے۔ جھوٹ سے بچو کیونکہ اس کی سزا بہت جلد ملتی ہے۔ اس سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس بھلائی کا بدلہ بہت جلد ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے اور جس برائی کا بدلہ بہت جلد ملتا ہے وہ جھوٹی قسم ہے اور اس سے گھر برباد ہو جاتے ہیں۔

غیر اللہ کی قسم نہ کھاؤ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔ خدا کی قسم کھاؤ یا پھر خاموش رہو۔ اور ہر بات پر بھی قسم مت کھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ترجمہ: اور اللہ کے نام کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو۔ (البقرۃ: ۲۲۴)

لوگوں پر رحم کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرتا۔ تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو پسند کرو اللہ تعالیٰ تمہیں پسند کرے گا اور لوگوں کے نزدیک تمہیں محبوب بنادے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

ترجمہ: لوگوں سے کہو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھتے ہو تو میری اطاعت کرو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب رکھے گا۔ (آل عمران: ۳۱)

نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے نماز کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا ہے۔" بعض علماء نے کہا ہے کہ کوئی بھی شخص جب ایک اچھے راز کو راز رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے نیکیوں کی چادر اوڑھا دیتا ہے اور اسی طرح جب کوئی شخص برے راز کو راز نہیں رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے برائیوں کی چادر میں لپیٹ دیتا ہے۔ دوران گفتگو، مجلس میں بیٹھتے وقت اور سوار ہوتے وقت عزت و وقار کا خیال رکھو کیونکہ ایسے موقع پر جب لوگ آپؐ پر جھکے جا رہے تھے تو آپؐ نے



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرمایا" وقار اور سکون کے ساتھ !"

جب تم جانور پر سوار ہو تو اسے اس کا حق بھی دو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔ ناپسندیدہ باتوں سے چشم پوشی کرو اور بردباری سے کام لو اور اس شخص کا تعاقب نہ کرو جس سے تمہیں تکلیف پہنچے اور اس سے بدلہ بھی نہ لو کیونکہ اسی میں دنیا اور آخرت میں فضیلت ہے۔ اسی سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ بردبار' پاک دامن اور حوصلہ مند آدمی کو پسند کرتا ہے۔"

برائی کو بہترین انداز میں دور کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے مسلمو' نافرمانی اور قطع رحمی سے بچو کیونکہ یہ دنیا میں باعث عیب اور آخرت میں اللہ سے دوری کا باعث ہے" اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ رشتہ داری اور قرابت نے اللہ تعالیٰ کے یہاں اس آدمی کی شکایت کی جو اسے توڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے جواب دیا کہ کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ جو تیرے ساتھ جڑے میں اس سے جڑوں اور جو تجھے توڑے میں اس کے ساتھ قطع تعلق کروں؟

جب کسی معاملہ میں تمہیں غصہ آجائے تو اسے پی جانے پر اللہ نے جو ثواب مقرر کیا ہے اسے یاد کرو۔ مومنین کے اوصاف بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس.

(آل عمران:۱۳۴)

وہ غصہ کو پی جاتے اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپؐ نے فرمایا "جو شخص بھرپور غصہ کو صرف اللہ کے لیے پی جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنی رضا سے بھر دے گا۔" یعنی جو وہ چاہے گا وہ اسے دے دیا جائے گا۔

جب تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوئی وعدہ کرو تو اس کی خلاف ورزی نہ کرو۔ اور جب تم ایسی بات کرو جس میں اللہ کی رضا ہو تو اسے پورا کرو اور اس پر مداومت بھی کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص چھ چیزوں کی ذمہ داری اٹھائے میں اس کے لیے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔

- جھوٹ نہ بولے۔
- وعدہ کر کے خلاف ورزی نہ کرے۔
- امانت میں خیانت نہ کرے۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



O آنکھیں نیچی رکھے۔

O شرمگاہ کی حفاظت کرے۔

O اور ہاتھ کو (دوسروں کی ایذاء سے) روکے۔

اگر اللہ کے حکم کے خلاف کوئی منت مان لو تو اسے توڑ دو اور کفارہ ادا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کوئی منت نہیں۔ اور جب تم ایک منت مانو پھر اس کے خلاف دوسری چیز کو بہتر سمجھو تو بہتر ہی کو کرو اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے مبالغہ آمیزی اور جھوٹ سے بچو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ جھوٹا حاکم' ترو تازہ چہرے والا گداگر' اور بوڑھا زانی۔

والدین کے ساتھ نیکی کرو اور ان کے لیے ہر نماز میں خصوصیت سے دعا کیا کرو۔ اور دعا واستغفار کی ابتدا اپنے آپ سے کرو کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگتے وقت فرمایا اے اللہ مجھے اور میرے والدین کو بخش دے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے یہ بات پہنچی ہے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عمر میں مہلت اور رزق میں برکت دے تو اسے چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی اختیار کرے۔ لوگوں کے احسانات کا شکریہ ادا کرو اور اگر تمہیں استطاعت ہو تو بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا جب تم کسی جانور پر سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھو تو بسم اللہ کہو اور جب اس کے اوپر اچھی طرح بیٹھ جاؤ تو کہو:

سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنالہ مقرنین

(الزخرف:۱۳)

ترجمہ: پاک ذات ہے وہ جس نے ہمارے تابع کر دیا اس سواری کو اور ہم تو ایسے نہیں تھے کہ اس کو قابو میں کر لیتے اور ہم کو تو اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب جانور پر سوار ہوتے تھے تو اسی طرح کرتے تھے۔

کھانے پینے سے پہلے اللہ کا نام لو اور اگر ابتداء میں اللہ کا نام لینا بھول جاؤ تو جب یاد آئے اسی وقت لے لو کیونکہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ اللہ کا نام لو جب بھی یاد آئے۔ اس طرح تم اس بات سے بچ جاؤ گے کہ شیطان تمہارے ساتھ کھانا کھائے اور پھر قے کر دے۔ اور جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو کہو



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**الحمدللّٰہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین**

ترجمہ: تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے سے فارغ ہونے کے بعد یہی ارشاد فرمایا کرتے تھے اور جب دوسرے لوگ تمہارے ساتھ کھا رہے ہوں تو اپنے سامنے سے کھاؤ اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ نہ کھانا پلیٹ کے بیچ میں سے لو اور نہ کسی دوسرے کے سامنے سے کھاؤ کیونکہ ایک ایسے ہی شخص کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بسم اللہ پڑھو اور اپنے سامنے سے کھاؤ' داہنے ہاتھ سے کھاؤ بائیں ہاتھ سے نہیں اور نہ بائیں ہاتھ سے پانی پیو۔'' آپ نے مزید فرمایا ''بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔'' اگر ممکن ہو تو جمعرات کے روز سفر پر جاؤ کیونکہ رسول اللہؐ جمعرات کے روز ہی سفر پر جانا پسند فرماتے تھے۔ اور جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو کہو یاحی یا قیوم برحمتك استغیث کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصیبت کے وقت یہی طرز عمل تھا۔

چغل خور سے بچو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''وہ آدمی ملعون ہے جو ماں اور باپ پر لعنت بھیجتا ہے اور وہ آدمی بھی ملعون ہے جو زمین کی حدود کو تبدیل کرتا ہے اور وہ بھی ملعون ہے جو چغل خوری کرتا ہے۔''

اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے مت لٹکاؤ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص تکبر و غرور کی وجہ سے اپنی چادر لٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔'' اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں لوگوں کی نافرمانی ہو جائے تو کوئی بات نہیں لیکن لوگوں کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہونے پائے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔'' جب تمہیں کوئی غم' بیماری' ذلت اور بھوک سے سابقہ پیش آئے تو تین بار یہ الفاظ پڑھو: اللّٰہ ربی لا اشرك به شیئاً۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تکلیفوں کے وقت یہی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ دنیا کے مصائب و آلام پر صبر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب**

(الزمر:۱۰)

ترجمہ: صبر کرنے والوں کا ثواب بغیر حساب کے دیا جائے گا۔

کسی سے جھگڑا نہ کرو اگرچہ تم حق پر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج.

(البقرۃ:۱۹۷)

ترجمہ: حج میں فحش گوئی، فسق و فجور جائز نہیں

جب تم دنیا کے کاموں میں سے کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرو تو اس کا انجام سوچ لو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام پر ضرور غور کرو، اگر انجام اچھا ہو تو اس کام کو کر گزرو اور اگر انجام درست نہ ہو تو اس سے رک جاؤ۔"

خلوت میں ننگا ہونے سے بچو کیونکہ تمہیں خدا سے شرم کرنی چاہیے اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ جو شخص خلوت میں خداوند کریم سے حیا نہیں کرتا اس سے میں دوستی رکھوں۔ حمام میں چادر باندھ کر جاؤ اور دوسرے لوگ بھی تمہارے ساتھ حمام میں چادر باندھ کر جائیں۔ اگر تم ایسا نہ کر سکو تو اپنی آنکھیں بند رکھو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ حمام میں ننگا جائے۔

"السلام علیکم" کو خوب رواج دو۔ اگر سلام کرنے میں سبقت کر سکو تو ضرور کرو اس طرح لوگوں کے نزدیک تمہاری عزت میں اضافہ ہو گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ "السلام" اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے لہٰذا اسے اپنے پاس بھی رکھو اور پھیلاؤ بھی کیونکہ جب آدمی السلام علیکم کہتا ہے کہ تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

اپنی اولاد کو اور ان سب کو جو تمہارے زیر نگرانی ہوں ادب سکھاؤ تاکہ وہ تمہاری طرح باادب بن جائیں اور اللہ کے دین اور اس کی اطاعت کے معاملہ میں تمہارے معاون بنیں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہر مہذب آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کے ادب و تہذیب کی پیروی کی جائے اور اللہ تعالیٰ کا ادب قرآن پاک ہے۔ جب کوئی آدمی تم سے مشورہ لے تو اگر چاہو تو اسے مشورہ دو اگر چاہو تو خاموش رہو لیکن اس میں غور و فکر ضرور کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے مشورہ لیا جائے اسے اختیار ہے چاہے تو مشورہ دے اور چاہے تو خاموش رہے۔

جس شخص نے تمہیں راز دار بنایا ہو اس کا راز افشا نہ کرو کیونکہ یہ امانت ہے جو تمہارے سپرد کی گئی ہے اور تمہیں اس کا امین بنایا گیا ہے البتہ اگر اس کا افشا اس شخص کے لیے مفید ہو اور



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسکے ذریعہ تمہیں اس کی خیر خواہی مطلوب ہو تو افشا کر دینے میں کوئی ہرج نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ جب وہ خیر خواہانہ مشورہ طلب کرے تو اسے اسی قسم کا مشورہ دے۔

جب تم اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کے لیے علم حاصل کرو تو ضروری ہے کہ تمہارے اوپر اس کی کوئی علامت اور اثر ظاہر ہو یعنی حوصلہ' تحمل مزاجی اور وقار پیدا ہو۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

خط کا جواب ضرور دو کیونکہ اس کا جواب دینا السلام علیکم کے جواب کی طرح ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

**و اذا حییتم بتحیته فحیوا باحسن منها اوردوها.**

(النساء:۸۶)

ترجمہ: اور جب کوئی تمہیں سلام کرے تو اس کو اس سے بہتر طریقہ کے ساتھ جواب دو یا کم از کم اسی طرح کا جواب دو۔

حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ میں اپنے اوپر خط کا جواب دینا اسی طرح ضروری سمجھتا ہوں جس طرح کہ سلام کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

حیا اور شرم اختیار کرو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک خلق ہوتا ہے۔ اسلام کا خلق حیاء ہے۔

جب تم سفر پر نکلو تو یہ دعا مانگو:

**اللھم انی اعوذبك من وعثاء السفر' وكابته المنقلب ودعوة المظلوم وسوء المنظر فی الاهل والمال والحور بعد الكور.**

ترجمہ: اے اللہ سفر کی صعوبتوں اور مشکلات سے پناہ مانگتا ہوں مظلوم کی بد دعا' اہل و عیال میں برے حالات کے دیکھنے اور ہلاکت سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہوتے وقت اسی طرح کی دعا مانگا کرتے تھے۔

کمزور اور ایسے شخص پر جو خدا کے سوا کسی دوسرے کی مدد حاصل نہ کر سکتا ہو' ظلم کرنے سے بچو' کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی بد عا رد نہیں کی جاتی' عادل بادشاہ کی' روزہ دار کی یہاں تک کہ وہ افطار کرے اور مظلوم کی۔ یہ بد دعائیں آسمان پر چلی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے کہتا ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں تمہاری ضرور مدد کروں گا خواہ



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کچھ دیر بعد کروں۔

مسافر کو الوداع کرتے وقت یہ دعائیہ کلمات کہو

ترجمہ: خدا کرے تمہارا زادِ راہ تقویٰ ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کرتے ہوئے جہاں بھی تم جاؤ تمہارے لیے بھلائی کے راستے آسان فرمادے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دین و امانت کی حفاظت کرے اور خاتمہ بالخیر کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مواقع پر اپنے صحابہ کو اسی طرح حکم فرمایا کرتے تھے۔
اگر کوئی معاملہ ایسا پیش آجائے جس میں خدا کی نافرمانی ہوتی ہو اور اس کا تدارک کرنا تمہارے بس میں نہ ہو تو اس سے علیحدگی اختیار کرلو اور حصہ دار نہ بنو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بات کے واضح ہو جانے اور اسے جان لینے کے بعد تمہیں لوگوں کا خوف اور ان کی ملامت حق گوئی سے باز نہ رکھے۔

مسواک پر مداومت اختیار کرو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک انبیاء کی سنت ہے (المسواك من سنن المرسلين)۔

صدقہ و خیرات خوب کیا کرو یہ برائی اور مصیبت دور کرنے کا ذریعہ ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔ اور یہ صدقہ پاکیزہ اور حلال مال میں سے ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ حلال اور طیب مال کا صدقہ قبول کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری حلال کمائی میں سے ایک کھجور کا صدقہ بھی اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتا ہے۔ اور وہ اس کی پرورش اس طرح کرتا ہے جس طرح تم اپنے بچھڑے کی پرورش کرتے ہو۔ یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے جب تمہارے اوپر دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت آجائے تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مصیبت کسی بندے کو آگھیرے اور وہ خدا کی طرف رجوع کرے تو وہ اسے دور کر دیتا ہے۔

پیٹ کے بل مت لیٹو نہ عام حالت میں نہ سوتے وقت کیونکہ اس طرح لیٹنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ وعدہ پورا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چیز جسے سب سے زیادہ پورا کیا جانا چاہیے وعدہ ہے۔

جب تمہارے پاس کوئی حاکم آئے تو بھلائی کی سفارش کرو اور اس کے سامنے بولنے سے پرہیز کرو۔ اور جب بات کرو تو خدا تعالیٰ کی رضا کو پیش نظر رکھو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی انجام سے بے خبر ہو کر کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے تو وہ ناراضی قیامت تک کے لیے لکھ دی جاتی ہے اور دوسرا آدمی خدا کی رضا مندی کی بات کرتا ہے اور قیامت تک اس کے لیے خدا کی رضامندی لکھی جاتی ہے۔ حتی الامکان کوشش کرو کہ صدقہ خیرات مخفی رہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخفی طور پر صدقہ کرنا اللہ کریم کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔ اس سے بچو کہ تمہاری زیادہ تعریف کی جائے اور تم خوشی محسوس کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی نے کسی کی تعریف کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تم نے تو اس کی گردن توڑ دی اور اگر وہ سن لیتا تو وہ کبھی کامیاب نہ ہوتا۔ لوگوں کے سامنے ان کی تعریف کرنے سے بچو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالو۔ اپنے کپڑوں کو اللہ کی نافرمانی سے پاک رکھو۔ کیونکہ اللہ کے اس حکم "**وثيابك فطهّر**" کی تفسیر یہی ہے کہ انہیں عذر کی حالت میں بھی نہ پہنا جائے۔

جو چیز اپنے لیے ناپسند کرتے ہو دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جریر بجلی سے اسلام اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی پر بیعت لی۔ حسد اور حرص سے بچو کیونکہ یہ دونوں خصلتیں انسان کے لیے دنیا اور آخرت میں باعث ہلاکت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشک دو قسم کے لوگوں پر ہو سکتا ہے' ایک اس آدمی پر جسے اللہ تعالیٰ مال عطا کرے اور وہ اسے اللہ کی راہ میں بے تحاشا خرچ کرتا ہو۔ دوسرے اس آدمی پر جسے اللہ تعالیٰ علم و حکمت سے مالا مال کرے اور وہ اس کی تعلیم دے اور اس کے مطابق فیصلے کرے۔ اپنے تمام معاملات میں عادل اور متقی لوگوں کی پیروی کرو۔ کیونکہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ جوان ہیں جو بوڑھوں کی پیروی کرتے ہیں اور برے وہ بوڑھے ہیں جو جوانوں سے مشابہت کرتے ہیں کسی کو بند نہ رکھو۔ بے وقوف اور برے ساتھی سے بچو کیونکہ برے ساتھی سے اکیلے رہنا بہت بہتر ہے۔

اعلیٰ کریمانہ اخلاق پیدا کرو۔ گندے' برے اور رذیل اخلاق سے بچو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "اللہ تعالیٰ بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے اور گندے اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔" جب تم ایسے آدمی کو دیکھو جو دین اور دنیا کے لحاظ سے تم سے کم تر ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی انسان کو اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا ہے اور وہ اس پر شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اور زیادہ انعامات سے نوازتا ہے۔ زرد کپڑے نہ پہنو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ جب تم پر غصے کی حالت طاری ہو جائے



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور تم کھڑے ہوئے ہو تو بیٹھ جاؤ' اگر بیٹھے ہوئے ہو تو لیٹ جاؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ کوئی بری چیز دیکھو یا سنو تو اس سے فال نہ پکڑو۔ اگر کوئی ایسی صورت پیش آ جائے تو اللہ سے دعا کرتے ہوئے کہو کہ

ترجمہ: یا اللہ تو ہی بھلائی کا مالک ہے اور تو ہی برائی کو دور کرنے والا ہے۔

اور کہو لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ جب کسی کو یہ صورت پیش آتی ہے تو آپؐ اسی طرح کا حکم فرماتے۔ کھانے پینے کی چیزوں سے وضو نہ کرو اور انہیں نہاتے وقت اپنے جسم پر نہ ملو کیونکہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ زعفران کی خوشبو نہ لگاؤ الا یہ کہ اس کا اثر ختم ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایک آدمی ایسی دو چادریں پہن کر بڑے تکبر سے چل رہا تھا کہ اچانک زمین میں دھنسنے لگا اور قیامت تک دھنستا ہی چلا جائے گا۔ اپنے ناخنوں اور ہاتھوں کو نہ رنگو کیونکہ یہ باوقار لوگوں کا طریقہ نہیں ہے۔

طلاق اور عتاق کی قسم نہ کھاؤ کیونکہ یہ فاسقوں اور فاجروں کی قسمیں ہیں۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن کا بولنا جائز ہے۔ طلاق' عتاق' نکاح اور نذر اور چار باتیں ایسی ہیں جن کے ارتکاب سے صبح و شام اللہ کی لعنت اور ناراضی برستی رہتی ہے۔ وہ مرد جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ وہ عورتیں جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ جو جانوروں سے زنا کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور جو عمل قوم لوط کرتے ہیں۔

ایسی خوشبو نہ لگاؤ جس کا رنگ ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ زیادہ ہو اور خوشبو کم ہو۔"

اچھی رائے' اچھی گفتگو اور میانہ روی اختیار کرو۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ اچھی رائے نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔ اگر ممکن ہو تو جمعہ اور عیدین میں پگڑی اور لمبی چادر پہن کر جایا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین میں پگڑی اور لمبی چادر زیب تن فرماتے تھے اور آپؐ کا قول ہے "کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پگڑی اور جھنڈوں کا اعزاز بخشا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی کاجل لگائے اور وہ آنکھوں میں پھیل بھی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اس لیے کہ بعض علماء کا بھی یہ دستور تھا۔ اور جو کوئی اپنی عورتوں کے لیے اسے پسند کرے تو وہ بھی درست ہے۔ حمام کے پانی سے جنابت میں نہانے اور پھر نماز پڑھنے میں کوئی



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حرج نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی حالت جنابت میں حمام کے اندر نہا سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ پانی پر تو حالت جنابت طاری نہیں ہو جاتی۔ اگر مسجد میں تھوکنے کی ضرورت محسوس ہو تو اسے دفن کر دو۔ کیونکہ بعض علماء نے کہا ہے کہ مسجد میں تھوکنا ایک قسم کی خطا ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے جب تم سونے لگو تو یہ دعا پڑھو:

"اے اللہ تو ہمیشہ رہنے والا ہے' تجھ پر زوال نہیں آئے گا تو نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تو ہر چیز کو جانتا ہے بغیر اس کے کہ تجھے بتایا گیا ہو اے اللہ مجھے معاف فرما دے کہ تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ سے فرمایا کہ کیا تم اس طرح کہتے ہو جس طرح حضرت علی بن ابی طالب کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا دعا پڑھی۔

جب تم حوائج ضروریہ کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ تو رخ کر کے بیٹھو اور نہ اس کی طرف پیٹھ کر کے۔ اور دائیں ہاتھ سے استنجا بھی نہ کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو حکم فرماتے کہ استنجا کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کر کے نہ بیٹھو اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرو۔ نیز ہڈی اور گوبر سے استنجا نہ کرو۔ جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

"اے اللہ میں تجھ ہی سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا اور ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا۔ اے اللہ میں تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال نیک لوگوں نے کیا تھا اور اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس سے نیک لوگوں نے پناہ مانگی تھی۔ اللہ مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔"

عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا یہ دعا اتنی جامع ہے کہ کسی نبی یا نیک بندے نے ایسی کوئی دعا نہیں مانگی جس پر یہ مشتمل نہ ہو۔

اپنے غلام اور لونڈی پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی لونڈی' حرۃ یا یہودی یا نصرانی عورت پر تہمت لگاتا ہے اور اسے دنیا میں کوڑے نہیں لگائے جاتے تو قیامت کے دن اسے اسی کوڑے لگائے جائیں گے۔

اگر تم سفر پر ہو اور موزوں پر مسح کرنا چاہتے ہو تو تین دن اور تین راتیں ان پر مسح



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کر سکتے ہو۔ اور مقیم ہو تو پھر ایک دن اور ایک رات تک مسح کرنے کی اجازت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ثابت ہے۔ اور حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کا بھی یہی قول ہے۔

جب تم سے کوئی آدمی مصافحہ کرے تو تم ہاتھ نہ کھینچو جب تک کہ وہ نہ کھینچ لے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔

جب کوئی آدمی تمہارے ساتھ بات کرنے کے لیے متوجہ ہو تو اس کی طرف اس وقت تک متوجہ رہو جب تک وہ بات کرتا رہے۔ جب تم کسی کے ساتھ بیٹھو یا کوئی تمہارے ساتھ بیٹھے تو درمیان سے مت اٹھو اور تمہارے گھٹنے اس کے گھٹنوں سے تجاوز نہ کریں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس میں بیٹھنے کا طریقہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے ساتھ بیٹھنے والوں کے گھٹنوں سے آگے نہیں ہوتے تھے یعنی آپؐ اس کے برابر بیٹھتے تھے۔ جب تم امیر سے ظلم و زیادتی محسوس کرو تو کہو (اللہ اکبر' اللہ اکبر) اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے اور بڑا اللہ تمام مخلوق سے معزز ہے۔ اور جس سے میں ڈرتا ہوں اس سے بھی بڑا ہے۔ میں اس اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے اس شخص سے جو مجھ پر ظلم کرتا ہے اے اللہ تو میرے لیے مددگار بن جا۔ فلاں آدمی کے شر اور اس کے لشکر کے مقابلہ میں کہ وہ مجھ پر کسی قسم کی زیادتی کرے اور ظلم کرے کہ تیرا مرتبہ بلند اور تیرا پڑوسی معزز ہے اور تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں۔" یہ بات تین دفعہ کہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس خود بھی اسی طرح کہتے اور لوگوں کو بھی ایسا ہی کہنے کا حکم فرماتے تھے جب تم کسی غیر مسلم کو خط لکھو تو اُسے السلام علیکم نہ لکھو بلکہ اس طرح لکھو **السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ** کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کو اس طرح لکھتے تھے۔

جب تم چھینک مارو تو آہستہ سے کہو الحمد للہ۔ اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ تو تیل لگاؤ نہ ان میں پانی ڈال کر استنجا کرو۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ ریشم پر مت سوؤ کیونکہ یہ عورتوں کا لباس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ جب تم اپنے اہل اور اپنے خاص دوستوں میں ایسی باتیں دیکھو جن کا بدلنا ضروری ہو تو ان میں حق کا فیصلہ کرو اور کسی کی طرف داری نہ کرو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

اور جب تم اللہ کی اطاعت کے سلسلہ میں کوئی کام کرنا چاہو تو موقع کا انتظار نہ کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کوئی حادثہ اس میں رکاوٹ کا باعث بن جائے اور تم اس سے عہدہ برا نہ ہو سکو۔ اور اگر



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خدا کی نافرمانی کا کوئی کام کرنا پڑ رہا ہو اور تم اس کو ملتوی کرنے کی طاقت رکھتے ہو تو ایسا ضرور کرو شاید اللہ تعالیٰ اس سے بچنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے۔ اگر کسی نامناسب اور ناحق کام کی طرف بلائے جاؤ تو اس سے انکار کرنے میں شرم نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔

جب تم اذان سنو تو مؤذن کے ساتھ ساتھ تم بھی اسے دہراتے جاؤ۔ مگر جب مؤذن **حی علی الصلوٰۃ** اور **حی علی الفلاح** کہے تو تم **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** کہو۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کہنے کا حکم فرمایا ہے۔ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت میں مت بیٹھو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی آدمی کسی غیر محرم کے ساتھ بیٹھتا ہے تو ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ جب امام فاتحہ پڑھنے سے فارغ ہو جائے تو اُسے آمین کہنا چاہیے۔ اور مقتدی آہستہ آمین کہیں جہراً نہ کہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی کہو کیونکہ امام کے آمین کہنے پر فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور تم میں سے جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ جب تم قضائے حاجت (پیشاب' پائخانہ) سے فارغ ہو جاؤ تو پانی سے استنجا کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قباء سے فرمایا کہ

**فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین۔**

(التوبہ:۱۰۸)

ترجمہ: اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔

یہ آیت تمہارے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ کون سی پاکیزگی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہاری تعریف فرمائی ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ ہم سب عورتوں اور مردوں کی عادت ہے کہ جب ہم قضائے حاجت سے فارغ ہو جاتے ہیں تو سب سے پہلے پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تم اپنی اس اچھی عادت پر لگے رہو۔

جب تم کھانا کھاؤ اور تمہاری انگلیوں پر کچھ کھانا لگ جائے تو اسے چاٹ لو اور اگر دانتوں میں کچھ پھنس جائے تو اسے نکال دو۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں کو سب سے زیادہ یہ چیز ناگوار ہے کہ نماز پڑھتے وقت آدمی کے جسم کے کسی حصہ پر کھانا لگا رہے۔

جب تم کہیں اترو تو یہ دعا پڑھو۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ماخلق

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی جگہ اترو اور یہ دعا پڑھو تو اس جگہ کی برائی سے اس وقت تک محفوظ رہو گے جب تک کہ وہاں سے چلے نہ جاؤ۔

ایسی چیز کی قیمت لینا اور اسے استعمال کرنا جائز نہیں ہے جس کا کھانا اور پینا جائز نہ ہو۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کا پینا اور بیچنا دونوں حرام ہیں۔ایسی چیز دوا کے طور پر بھی استعمال نہ کرو جس کا کھانا یا پینا اور بیچنا جائز نہیں ہے۔ایسی چیز نہ تو بیچو اور نہ خریدو' نہ خود کھاؤ نہ دوسروں کو کھلاؤ' نہ خود پیو اور نہ اس سے کسی چھوٹے بڑے جانور کا علاج کرو۔ کیونکہ صحابہ میں سے بعض سے روایت ہے کہ ان سے کسی اونٹ کی تعریف کی گئی لیکن اس کے کرایہ کے عوض شراب دینا پڑتی تھی تو انہوں نے فرمایا: بخدا میں اسے شراب کے عوض کرایہ پر نہیں حاصل کروں گا۔ کسی درندے کا گوشت نہ کھاؤ اور نہ ایسے پرندے کا گوشت کھاؤ جو پنجوں سے شکار کرتا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچلیوں والے جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔اگر خواب میں ڈرو تو یہ دعا پڑھو۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ ومن شر عبادہ ومن شر الشیاطین وان یحضرون.

میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب' اس کی سزا اس کے بندوں اور شیطانوں کے شر سے اور پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ وہ نیند کی حالت میں میرے پاس آئیں۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کا حکم فرمایا ہے۔

جب تم کسی کو قسم دو کہ تم یہ کام ضرور کرو اور وہ نہ کرے تو تمہارے اوپر قسم کا کفارہ لازم ہے۔اسی طرح حلف یا شہادت کا لفظ بول کر تم نے کسی کو کام کرنے کو کہا اور اس نے نہ کیا تو بھی کفارہ ادا کرنا ہو گا۔اور اگر ایک وقت مقررہ تک کسی کو کام کرنے کی قسم دلائی اور اس نے وقت پر کام نہ کیا تو بھی کفارہ ادا کرنا ہو گا۔

غیر مسلم کو السلام علیکم نہ کہو لیکن اگر وہ سلام کہے تو صرف وعلیکم کہو۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کا حکم فرمایا ہے۔حالت جنابت میں کھانا کھانا جائز ہے اس میں ہاتھ دھونا شرط ہے۔ وضو کرنا شرط نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے متعلق صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہو کیونکہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ "الصلوۃ" نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے کسی دوسرے کے لیے اس کا استعمال جائز نہیں۔ کسی کے لیے یہ نہ کہو کہ "مجھے اللہ تعالیٰ تیرے اوپر



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


قربان کردے" حضرت زبیر نے یہ الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حالت مرض میں استعمال کیے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ے اسے ناپسند فرمایا تھا۔اور بعض علماء نے اس مسئلے کے بارے میں یہ کہا ہے کہ کسی کو کسی پر فدا نہیں ہونا چاہیے۔ حالت جنابت میں مصافحہ کرنا اور مجلس میں بیٹھنا جائز ہے۔ کیونکہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ چار چیزوں پر جنابت کا اثر نہیں۔ دانت' پانی' کپڑا اور زمین۔ یہودی اور نصرانی کے ساتھ مصافحہ کرنا اور ان کے گھروں میں اگر کسی وقت نماز پڑھنے کی نوبت آجائے تو وہاں نماز پڑھ لینا جائز ہے۔ کسی کو تنبیہ کرتے وقت یا سزا دیتے وقت چالیس کوڑوں سے تجاوز نہ کرو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "(تعزیری) سزاؤں میں حدود الٰہی سے بڑھ جانا زیادتی ہے۔" جب تم کسی کے ساتھ خدا کی رضا کے لیے محبت رکھو تو اسے بتادو۔ اس سلسلہ میں ایک شخص نے حضور صلی اللہ علم وسلم سے کہا کہ میں فلاں آدی سے محبت کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے اس بات کی خبر دی ہے؟ اس نے کہا نہیں ابھی تک نہیں دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے ضرور بتادو کہ تم اس سے محبت کرتے ہو حکم کے مطابق جب اسے اطلاع دی گئی تو اس نے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے جس کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔ جس شخص پر اللہ کی حدود میں سے کوئی حد جاری ہوگئی اور اسے حد جاری کیے جانے کی غرض سے امام کے سامنے پیش کیا جاچکا ہو تو اس کی سفارش نہ کرو وہاں' اس سے قبل سفارش کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ روایت ہے کہ صحابہ میں سے ایک نے جب ایک چور کے بارے میں سفارش کی تو انہیں کہا گیا کہ آپ صحابی ہوکر ایسی باتیں کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ جب تک معاملہ امام کے پاس نہ جائے اس وقت تک سفارش کرنا جائز ہے اور جب امام تک معاملہ چلا جائے تو اگر امام معاف بھی کردے تب بھی اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا۔

خاموشی اختیار کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھے۔ جب تم کسی شہر یا کسی گاؤں میں قدم رکھو تو یہ دعا پڑھو۔

اللهمّ ارزقنا خيرها واصرف عنّا وباءها .

ترجمہ: اے اللہ تو ہمیں اس کی برکتوں سے نواز دے اور اس کی برائیوں کو ہم سے دور رکھ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شہر یا گاؤں میں جاتے تو یہی دعا پڑھتے۔ جب تمہیں چھینک آئے تو "الحمد للہ" کہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ معمول تھا بلکہ وہ مزید یہ بھی کہتے۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يهديك الله ويصلح بالك۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ چھینکنے والے کے جواب میں یہ کہتے يرحمنا الله واياك اور بعض دفعہ یہ بھی کہتے۔ يغفر الله لنا ولك اور چھینکنے والا جب تک الحمدللہ نہ کہے اُسے جواب نہ دو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ وہ چھینک کا جواب دے بشرطیکہ وہ الحمدللہ کہے۔

بڑے کی عزت کرو اور چھوٹے پر رحم کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اس عورت کے ساتھ مصافحہ نہ کرو جو تمہاری نہ بیوی ہے اور نہ لونڈی اور نہ وہ تمہارے کسی جسم کے حصے پر ہاتھ لگائے اور نہ تم اس کے جسم کے کسی حصہ پر ہاتھ لگاؤ اور وہ نہ تو تمہارا ہاتھ اور نہ ہی جسم کا کوئی حصہ چومے۔ اور کسی اجنبی مرد کے ساتھ معانقہ بھی نہ کرے۔ اور جو تمہارا قریبی رشتہ دار نہیں اُسے بوسہ نہ دو البتہ قریبی رشتہ دار کے ساتھ ایسا کر سکتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب سے جب وہ حبشہ سے واپس آئے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

مسجد میں اونچی آواز سے نہ بولو اور اس میں ہتھیار لے کر نہ چلو۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ کسی کا گواہ بننے میں تمہیں اختیار ہے لیکن اگر گواہ بن جاؤ تو پھر گواہی دینے سے رک جانا تمہارے لیے جائز نہیں۔ احسان نہ جتلاؤ اور تکلیف دے کر اسے ضائع نہ کرو

لاتبطلوا صدقتكم بالمنّ والاذى:

(البقرۃ:۲۶۴)

اپنے صدقات کو تکلیف دے کر اور احسان جتلا کر ضائع نہ کرو۔

جس نے تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کی ہو اور تم اس کا بدلہ نہ دے سکو تو اس کی تعریف کرنا بھی بھلائی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کے ساتھ بھلائی کرے اور وہ اس کا بدلہ نہ چکا سکے تو تعریف کر دینا بھی بدلہ چکا دینا ہے جس نے اتنا بھی نہ کیا اس نے کفرانِ نعمت کیا۔

جب کھانا کھاؤ تو اپنے ساتھ بیٹھنے والوں کو بھی شامل کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسے کوٹھے ہوں گے جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور باہر والا حصہ اندر سے دیکھا جا سکے گا کسی نے کہا کہ یہ بالاخانے کن کے لیے ہوں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بالاخانے ان لوگوں کے لیے ہوں گے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے' متواتر روزہ رکھتے' صاف



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ستھری گفتگو کرتے اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب خدا کی رضا کے لیے کوئی کام کرو تو اسے بہتر انداز میں کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لیبلو کم ایکم احسن عملاً.

(ھود:۷)

یہ اس لیے تاکہ وہ تمہارا امتحان لے لے کہ تم سے کس کا عمل بہتر ہے۔

کسی کو جلدی سزا نہ دو اور نہ اسے بلا وجہ متہم کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند کریم سے کماحقہ حیا کرو۔ لوگوں نے کہا کہ حیا کرنے کا حق کیا ہے کہ ہم اس طرح حیا کریں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر اور جو کچھ اس میں ہے اس کی حفاظت کرو۔ پیٹ اور اس میں جو کچھ ہے اس کی حفاظت کرو۔ مصیبت اور موت کو یاد کرو اور دنیا کی زیب و زینت کو چھوڑ دو۔

جب صبح کو اٹھو تو یہ دعا پڑھو

اللهم لااله الاانت وحدك لاشريك لك' لك الملك ولك

الحمد لاشريك لك

اے اللہ! تو یکتا و یگانہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے' ملک تیرا ہے' ساری تعریف تیری ہی ہے تجھ سا کوئی نہیں ہے۔

یہ دس دفعہ پڑھو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کو دس دفعہ جو شخص یہ دعا پڑھے گا شام تک فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ اگر رات کو پڑھے تو رات کو بھی اسی طرح دو فرشتے حفاظت کریں گے۔

عیدین' جمعہ اور عرفہ کے دن غسل کرو اور اگر اس کا موقع نہ ہو تو وضو ہی کافی ہو جاتا ہے۔ ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے غسل سنت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ عیدین جمعہ اور عرفہ کے لیے ہے جب پہلی کا چاند دیکھو تو یہ دعا مانگو

الله اكبر' الله اكبر' الحمدلله اسئلك من خير هذا

الشهر واعوذبك من شر القدر وشريوم المحشر.

کسی کے گھر یا اس کے اقتداء میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو امان نہ دو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

تم یہ پسند نہ کرو کہ لوگ تمہارے لیے کھڑے ہوں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں تو وہ جہنم میں



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جائے گا۔ کسی کی دعوت کو رد نہ کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شادی میں شرکت کی دعوت قبول کرنا ضروری ہے اور مزید فرمایا کہ اگر مجھے جانور کے کھروں کی بھی دعوت دی جائے تو میں اسے بھی قبول کرلوں گا۔ ایک چیز کی تم نے قسم کھائی اور اس کے برعکس دوسری چیز کی قسم تمہارے والدین نے کھائی تو قسم کو توڑ دو اور اپنے والدین کو کھانا کھلاؤ الا یہ کہ ایسا کرنا گناہ ہو۔ جب مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو وہاں زیادہ دیر نہ ٹھہرو۔

جنازہ کے آگے چلنا کوئی برا نہیں۔ رسول اللہؐ' ابوبکرؓ' عمر اور عبداللہ بن عمر جنازہ کے آگے چلتے رہتے تھے۔ اور جب تم سوار ہو کر چلو تو جنازہ کے آگے جاؤ اور نہ اترو جب تک کہ لوگوں کے کندھوں سے جنازہ اتارا نہ جائے۔ بعض صحابہ کرام سے اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

کھانا کھاتے وقت کھانے میں اور پانی پیتے وقت پانی میں پھونک نہ مارو کیونکہ یہ سوئے ادب ہے۔ سات موقعوں پر ہاتھ اٹھاؤ یعنی رفع یدین کرو۔ نماز میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت' عیدین کی زائد تکبیرات کہتے وقت' دعائے قنوت کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے وقت' حجر اسود کو چومتے وقت' عرفہ کے دن' صفا مروہ میں' رمی جمار کے وقت عرفات میں۔

جوا نہ کھیلو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوا کھیلنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے بچو۔ روزے کی حالت میں گوند وغیرہ نہ چباؤ اور اپنی چادر کو ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکاؤ' شادی کے بغیر نہ رہو اور اسقاط حمل سے بھی بچو۔ کیونکہ یہ قوم لوط کا عمل ہے۔

روزہ افطار کرتے وقت تمہارے دستر خوان پر کچھ دوسرے لوگ بھی ہونے چاہئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کراتا ہے اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا روزہ دار کو ملتا ہے۔ اور مزید یہ کہ روزہ دار کے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جو نصیحتیں میں نے تمہیں کی ہیں یہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مخصوص کر رکھی تھیں اور ایسی باتیں میں نے بتائی ہیں جو تمہارے لیے سعادت اور جنت کا سبب بن سکتی ہیں لہٰذا اللہ کا قرب حاصل کرنے اور اس کی اتباع کی خاطر اس خط پر عمل کرنے کے لیے تمہیں کمربستہ ہو جانا چاہیے اور اس سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش نہ کرو اگر اسے اچھی طرح پکڑو گے اور نصیحت حاصل کرو گے تو انشاءاللہ تعالیٰ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے قاصر نہیں پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ بھلائی کی توفیق دیتا ہے۔ اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ □

نوٹ: اس خط میں بعض ایسی ہدایات ہیں جس میں مسلک کے نقطہ نظر سے اختلاف ہو سکتا ہے (مرتب)



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# طاہر بن الحسین کا خط اپنے بیٹے کے نام

علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون مقدمہ ابن خلدون میں آداب سیر وعادات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بہترین قدیم یادداشت جو ہمارے پاس موجود ہے وہ طاہر بن الحسین کا خط ہے' جس میں وہ اپنے بیٹے عبداللہ بن طاہر کو خطاب کرتا ہے۔ جبکہ اس کو مامون نے رقہ' مصر اور ان کے درمیانی علاقہ کا والی مقرر کیا تھا۔ اس خط میں طاہر نے اپنے بیٹے کو ہر وہ نصیحت کی ہے جس کا وہ اپنے دور حکمرانی میں محتاج ہو سکتا ہے۔ مثلاً آداب دینیہ' خلقیہ' سیاست شرعیہ وملوکیہ وغیرہ اس میں اس نے پاکیزہ اخلاق اور برگزیدہ خصائل وعادات کی طرف بہت رغبت دلائی ہے کہ ایک بڑے سے بڑا بادشاہ بھی ان کا محتاج ہے اور ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اور ایک معمولی باشندہ اور عام انسان بھی ان کا حاجت مند ہے۔

تاریخ دانوں کا کہنا ہے کہ یہ خط جب شائع ہوا ہے تو لوگوں کو اس کا مضمون بہت ہی پسند آیا اور جب یہ مامون کے سامنے پڑھا گیا تو مامون نے کہا کہ واقعی طاہر نے کوئی بات نہیں چھوڑی جس کے بارے میں اس نے نصیحت نہ کی ہو' کیا امور دنیا اور کیا امور دین۔ ملک ورعیت کی اصلاح کے لیے تدبیر وسیاست بھی سکھائی سلطنت وخلافت کے قائم کرنے اور حفاظت کرنے کے طریقے بھی بتائے اور خلفاء کی اطاعت وفرمانبرداری پر بھی زور دیا۔ پھر مامون کے حکم سے اس کی نقلیں کرا کر گردونواح کے عاملوں کے پاس بھیجی گئیں' تاکہ وہ اس کی حرف بحرف پیروی کریں' اور اس کی نصیحتوں پر عمل پیرا ہوں۔ خط کا مضمون اس طرح ہے:



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد! دیکھو اس اللہ سے ڈرو جو یکہ و تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے غیظ وغضب و ناراضگی سے لرزاں و ترساں رہو رات دن اپنی رعیت کی دیکھ بھال اور غور پرداخت کرو صحت و عافیت میں آخرت کو کبھی نہ بھلاؤ اس وقت کو یاد رکھو جو تم پر آنے والا ہے ان باتوں کو دھیان میں لاؤ جن پر تم کو نگاہ کر کے ان کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا اور تم سے باز پرس ہو گی اور نہ صرف ان کو خیال میں لاؤ بلکہ ان کے مطابق عمل کرو اور تمام امور خیر پر کاربند رہو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنے حفظ و امان میں رکھے گا اور آخرت میں اپنے دردناک عتاب اور دُکھ والے عقاب سے بچائے گا جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑا احسان کیا ہے اور تم پر بڑی مہربانی فرمائی ہے کہ اپنے بندوں کی دیکھ بھال تمہارے ہاتھ میں رکھی ہے تم پر واجب کیا ہے کہ تم ان کے ساتھ عدل و انصاف سے پیش آؤ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حقوق و حدود پر ان کو کاربند رکھو ان پر سے ان کی مصیبتیں اور آفتیں دور کرنے کی کوشش کرو۔ ان کی ننگ و ناموس' ان کے عہدے و منصب' ان کی جانوں اور خاندانوں کی پوری پوری حفاظت کرو۔ غرض ان کو راحت و آرام پہنچانے کے ذمہ دار بن جاؤ۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ تم سے ان چیزوں کے بارے میں باز پرس کرے گا جن کی پابندی تم پر فرض قرار دی ہے اور جن پر تم کو آگاہ کر کے ان کے بارے میں تم سے جواب طلب کرے گا اور پھر بعد میں تم جو کچھ کر چکے ہو' اس پر تم کو مناسب بدلہ دے گا۔ لہٰذا ان امورِ مذکورہ پر عمل پیرا ہونے کے لیے اپنی فہم' عقل اور بصارت کی طاقتوں کو کھپادو اور تمہاری کوئی مشغولیت بھی ان کو عمل میں لانے سے مانع نہ آئے سمجھ لو یہ تمہارا چوٹی کا کام ہے یہ تمہاری حالت کی صحیح اصلاح ہے سب سے پہلے تم کو اسی پر بیدار کیا جائے گا۔ تم کو چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے نفس کو نماز پنجگانہ کا عادی بناؤ اور اس پر ہمیشہ کاربند رہو۔ جماعت کے پابند رہو۔ سنتیں بھی ہرگز ترک نہ کرو۔ مثلاً وضو ٹھیک طریقہ سے کرو۔ وضو میں دھویا جانے والا کوئی عضو سوکھا نہ چھوڑو۔ اس کی ابتدا اللہ کے ذکر سے کرو۔ قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ رکوع سجدہ و تشہد میں جلدی نہ کرو' بلکہ بدن کو ٹھہراؤ' نماز میں اپنا دل و دماغ لگادو' اور جو لوگ تمہاری صحبت میں ہیں یا ماتحت ہیں' ان کو بھی انہیں امورِ خیر کا پابند بناؤ اور ان کا عادی کرو' کیونکہ یہی نماز ہر برائی و ناشائستہ بات سے روک دیتی ہے۔ ان فرائض کی پابندی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپنا شعار بنالو۔ آپ جیسے اخلاق سیکھ لو اور پھر آپ کے بعد جو سلف صالحین گزرے ہیں' ان کے بھی نشانات قدم پر چلو جب تم کو کوئی مشکل درپیش ہو تو استخارہ کرو تقویٰ اختیار کرو اور قرآن پاک میں جو امر و نہی



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


حلال و حرام کا حکم وارد ہے' ان سے ذرہ برابر انحراف نہ کرو۔ پھر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہرگز نہ بھلاؤ' بلکہ اپنا لائحہ عمل بناؤ پھر جو قدم بھی اٹھاؤ وہ اللہ کی خوشنودی کی خاطر ہو اور اپنی پسندیدہ و غیر پسندیدہ باتوں میں انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دو اور اس میں کسی اپنے پرائے کی رورعایت نہ کرو فقہ کو سیکھو اور اہل فقہ کی قدر و منزلت کرو۔ دین کو سیکھو اور دین داروں کی عزت و احترام کرو کتاب اللہ کو پڑھو' سمجھو اور اس کا علم رکھنے والوں کی قدر دل میں بٹھاؤ جان لو کہ انسان کو سب سے زیادہ زیب دینے والی صفت یہ ہے کہ وہ علم فقہ کو سیکھے سکھائے پڑھے پڑھائے اور اس کی طلب میں لگا رہے اور ہر ایسے امر کی تلاش میں رہے جو اس کو اللہ سے قرب نصیب کرے کیونکہ یہی چیز اس کی بھلائی کی پوری پوری نشانی ہے بھلائی کی طرف اس کی رہنما اور مشیر ہے اور یہی اس کو گناہوں اور مہلک باتوں سے بچاتی ہے اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہو تو اس کی معرفت کے راستے انسان پر کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اس کی بڑائی دل میں بیٹھتی چلی جاتی ہے آخرت کے بڑے درجے پانے کا مستحق بنتا ہے۔ بلکہ دنیا میں بھی جب تمہاری نیکی سب لوگوں پر کھلے گی تو تمہارے حکم کو وہ سر آنکھوں پر رکھیں گے اور تمہارے غیظ و غضب سے ڈریں گے۔ تم سے مانوس رہیں گے تمہارے عدل و انصاف پر پورا بھروسہ ہو گا۔ تم اپنے تمام کاموں میں میانہ روی اختیار کرو' کیونکہ اس سے زیادہ نفع بخش' امن و حفاظت کی ذمہ دار اور فضیلت و بزرگی کی نشانی کوئی چیز نہیں' امور میں اعتدال ہی انسان کو بھلائی و بزرگی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور بھلائی توفیق ایزدی کی نشانی ہے اور توفیق سعادت کی طرف رہنمائی کرتی ہے بلکہ خود دین و سنت رسولؐ کا قرار اسی اعتدال سے ہے' اور دنیا کی اصلاح کا بھی اسی پر مدار ہے آخرت بنانے میں ذرہ برابر کوتاہی نہ کرو۔ اور اجر و ثواب کو ہاتھ سے نہ جانے دو نیک عملی و نیک چلنی' خوش اطواری و خیر طلبی دوسروں کی مدد اور ان کے ساتھ ہمدردی اور زیادہ سے زیادہ بھلائی کے لیے سعی و جد و جہد کی عادت ڈالو۔ اور ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضامندی پیش نظر رکھو۔ آخرت میں اولیاء اللہ کی صحبت و معیت کے خواہشمند رہو۔

کیا تم کو اتنا پتہ نہیں کہ دینوی امور میں میانہ روی عزت بخشتی ہے گناہوں سے بچاتی ہے اور تمہارے کاموں کی اصلاح ہر خیر خواہ اور ناصح سے زیادہ کرتی ہے لہٰذا میانہ روی کو ضرور اختیار کرو اور اس سے ہدایت حاصل کرو تمہارے سب کام بنتے چلے جائیں گے تمہارے اختیارات بڑھیں گے اور تمہارے ہر خاص و عام مقاصد سنور جائیں گے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو' تمہاری رعیت کی گردن تمہارے سامنے جھکی رہے گی سب کاموں میں اللہ ہی کا وسیلہ ڈھونڈو' تم پر جو اس کی نعمت ہے وہ باقی رہے گی جس کو تم کوئی کام سپرد کرو' اس میں اس پر کوئی اتہام نہ لگاؤ' جب



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تک حالات کی خوب تحقیق و تفتیش نہ کر لو۔ کیونکہ پاک دامنوں کو متہم کرنا اور ان کے بارے میں بدظنی کرنا سب سے بڑا گناہ ہے۔ لہٰذا اپنے ساتھیوں کے متعلق حسن ظن رکھو بدظنی کے خیالات دل سے نکال پھینکو تاکہ وہ اپنی ذمہ داری کے کاموں کو محنت و مشقت اور دلجمعی سے انجام دیں اللہ کے دشمن شیطان کو بہکانے کا موقع نہ دو وہ تمہاری ذرا سی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر بدظنی کی بے کلی تمہارے دل میں پیدا کرتا ہے اور یوں تمہاری زندگی کی لذت کو بدمزہ کر دیتا ہے۔ یاد رکھو کہ حسن ظن سے ایک قوت وراحت محسوس کرو گے جس سے تمہارے کام حسب منشا طے پائیں گے اور لوگ تم سے محبت کرنے پر مجبور ہوں گے اور سارے کام با حسن و جوہ انجام پائیں گے۔ لیکن اپنے ساتھیوں کے ساتھ حسن ظن رکھنے اور اپنی رعایا کے ساتھ رفق و نرمی سے پیش آنے کے یہ معنی بھی نہیں کہ ان کے معاملات کی تحقیق و تفتیش ہی نہ کی جائے اور دوستوں کے کاروبار سے سروکار ہی نہ رکھا جائے یا رعیت کے حالات و حوائج سے غفلت برتی جائے رعایا کی ذمہ داریوں کا بوجھ تمہارے لیے دیگر امور کی ذمہ داریوں سے آسان تر ہونا چاہیے کیونکہ یہ بوجھ دین کی حقیقت کو بھی برقرار رکھتا ہے اور سنت بھی اس سے زندہ ہوتی ہے پھر ایک بار اور سن لو کہ ان سب امور میں خلوص نیت درکار ہے بغیر اخلاص کے کچھ نہیں۔ اور اپنے نفس کی اصلاح میں ایسے منہمک ہو کر لگ جاؤ کہ گویا آخرت میں صرف تمہیں سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال اٹھے گا تمہارے اچھے اعمال پر تم کو ثواب واجر دیا جائے گا' اور تمہاری لغزشوں پر تمہاری گرفت ہو گی۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے دین کو حفاظت و عزت کا ذریعہ بنایا ہے اور جو دین کی پیروی کرتا ہے اس کو بلند مرتبہ پر پہنچاتا ہے۔ جن پر تمہاری سیاست چلتی ہو' یا جو تمہاری نگرانی یا دیکھ بھال میں ہوں' ان کو بھی دین کے راستے پر چلاؤ اور ہدایت کے راستہ پر لگاؤ' اور خود اپنے آپ کو بھی نہ بھلاؤ۔

جرائم پیشہ لوگوں پر بمطابق جرم و قصور سزائیں جاری کرو۔ نہ سزا سے درگزر کرو نہ اس میں نرمی روا رکھو' نہ اس کو ٹالو کیونکہ اس میں کمزوری تمہارے حسن ظن میں رخنہ ڈالے گی۔ اپنے کاموں میں سنت نبوی کی پیروی کرو' اور بدعادت و شبہات سے بچو' تو دین بھی تمہارا محفوظ رہے گا اور تمہاری غیرت و حمیت اور مردانگی بھی برقرار رہ سکے گی۔ عہد کی پابندی کرو اور وعدہ کا ایفاء نیکی کی طرف ہمیشہ مائل رہو' اور بدی کا بدلہ نیکی سے دو۔

اپنی رعایا کے عیب سے چشم پوشی کرو اور زبان کو جھوٹ اور بہتان سے بچاؤ۔ چغل خوروں کو بری نظر سے دیکھو۔ تمہارے دنیا اور آخرت کے کاموں کی ابتری کی پہلی نشانی یہ ہے کہ تم جھوٹوں کو پاس بٹھاؤ اور جھوٹ پر ان کو جر[illegible]ت دلاؤ۔ جھوٹ سے دراصل گناہ کا آغاز



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوتا ہے اور چغلی اور بہتان سے اس کی انتہا چغلی سننے والا دوست سے محروم ہوتا ہے اور چغلی کھانے والا یار و مددگار سے' اور اس کا کوئی کام نہیں بنتا' صلاحیت پذیر راستبازوں کو دل سے چاہو اور شریفوں کی سچی عزت کرو کمزوروں کو ڈھارس دلاؤ اور اعزہ کے ساتھ صلہ رحمی سے کام لو۔ اور اس عمل میں اللہ تعالیٰ ہی کی خوشنودی مدِ نظر رکھو اور اسی کے فرمان کی اس کو تعمیل جانو اس سے آخرت کے اجر و ثواب کے امیدوار رہو۔ بری خواہشات اور ظلم سے اپنے دامن کو بچائے رکھو اور ان کی طرف مطلق دھیان نہ دو بلکہ اپنی رعایا سے برملا کہہ دو کہ مجھ کو ذرہ برابر ظلم گوارا نہیں ہے سیاست رانی کے وقت انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دو' اور سارے معاملات میں حق کے علم بردار رہو' اور اس معرفت کو حاصل کرو جو تم کو راہِ ہدایت تک پہنچائے۔ غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھو اور حلم و وقار کو کبھی نہ چھوڑو۔

جب کسی کام کو کرنے بیٹھو تو خود رائی طیش اور تیزی کو اپنے پاس نہ آنے دو خبردار رہو کسی امر میں یہ نہ کہنا کہ میں صاحب الرائے ہوں جو چاہوں کر سکتا ہوں کیونکہ ایسا قول تمہاری رائے کی کمزوری اور خدا پر تمہارے یقین نہ ہونے کی کھلی نشانی ہے۔ نیت میں خلوص رکھو اور خدا پر بھروسہ کرو۔ یہ جان لو کہ سارا ملک اللہ ہی کا ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے لے لیتا ہے۔ تم کسی صاحب نعمت سے اس کی نعمت اس قدر جلد چھنتی ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر غصہ کرتا ہوا نہیں پاؤ گے جس قدر جلد سلاطین اور صاحب دولت اشخاص سے ان کی نعمتیں چھن جاتی ہیں' اور وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا نشانہ بنتے ہیں۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں و احسانوں کی پے در پے ناشکری کریں اور اللہ تعالیٰ نے جو ان پر فضل و کرم فرمایا ہے' اس سے غلط فائدہ اٹھائیں حرص و لالچ سے نفس کو بچائے رکھو بس بھلائی اور تقویٰ کو ہی تم اپنا خزانہ سمجھو۔ اور رعیت کی اصلاح' ملک کی آبادی و معاملات رعیت کی دیکھ بھال اور ان کی جانوں کی حفاظت اور مظلومین کی دادرسی کو ہی اپنی ساری دولت سمجھو۔

یہ بات ذہن نشین کر لو کہ مال جب خزانوں میں جمع کر لیا جائے تو وہ بڑھتا نہیں اور جب اس کو رعیت کی فلاح و بہبود کے کاموں میں لگا دیا جائے' اس سے ان کی حقوق رسی کی جائے اور ان کے خطرات ان پر سے دور کیے جائیں' تو جمع شدہ دولت بڑھتی ہے اور پاک ہوتی ہے ملک سرسبز و شاداب ہوتا ہے اور زمانہ میں خوش حالی پھیلتی ہے اور عزت اور نفع کے راستے کھلتے ہیں۔ تمہارے خزانوں کی دولت کا مصرف یہ ہو کہ وہ اسلام کی اشاعت اور اہل اسلام کی فلاح و بہبود میں اٹھے۔ اور تم سے پہلے جو امیر المؤمنین ہوئے ہیں' ان کے دوستوں کے حقوق پورے ادا کرو۔ ان کے حصوں میں کمی نہ آنے دو۔ ان کے حالات اور معاشی کیفیات کی دیکھ بھال رکھو اگر تم نے



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایسا کیا تو موجودہ نعمت برقرار رہے گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت میں روز بروز زیادتی ہوتی رہے گی تم بآسانی خراج اور دیگر مال رعیت وصول کر سکو گے اور جب سب کی گردنیں تمہارے احسان و عدل سے جھکی ہوں گی تو وہ تمارے بے دام غلام ہو جائیں گے' اور جو کچھ تم چاہو گے وہ خوشی خوشی کریں گے۔ غرض ان تمام امور مذکورہ میں ہم نے جو حدود قائم کر دی ہیں ان پر اپنے نفس کو مضبوطی سے جمائے رکھو اور اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کرو۔

یہ خوب جان لو کہ بقا اسی مال کو ہے جو اللہ کے راستے میں اٹھایا جائے۔ شکر گزاروں کا حق پہچانو اور ان کی حق رسی کرو۔ اور نہ دیکھو دنیا اور اس کے ناز و نعمت تم کو آخرت کی ہولناکی سے غافل نہ کر دیں کہ پھر کہیں اپنے فرائض کی ادائیگی میں سستی و کاہلی برتنے لگو۔ کیونکہ سستی کوتاہی عمل کا باعث ہوتی ہے' اور کوتاہی سر پر مصیبت اور ہلاکی لاتی ہے جو کام کرو اللہ کے لیے کرو اور اسی سے ثواب کی امید رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے احسانات تم پر بہت ہیں۔ اس کی نعمتوں پر شکر گزار رہو اور ذرا نہ ڈگمگاؤ اللہ تعالیٰ اپنے احسان و فضل کو تم پر بڑھا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت جاریہ ہے کہ وہ اپنے شکر گزار اور محسن بندوں کے شکر کے موافق ان پر اپنے احسانات بڑھاتا رہتا ہے کسی گناہ کو حقیر نہ جانو۔ کسی حاسد کی طرف رخ نہ کرو کسی بدکار پر ترس نہ کھاؤ' کسی ناشکرے سے میل نہ کرو۔ کسی دشمن سے بے پروائی نہ برتو۔ کسی چغل خور کو سچا نہ جانو۔ کسی عذر پیشہ پر بھروسہ نہ کرو۔ کسی فاسق سے رشتہ دوستی نہ جوڑو۔ کسی گمراہ کی پیروی نہ کرو۔ ریاکار کی مدح سرائی نہ کرو کسی انسان کو حقیر نہ جانو۔ کسی فقیر سائل کو بغیر دیئے واپس نہ کرو۔ باطل بات کو اچھی نظر سے نہ دیکھو۔ مسخروں سے رخ نہ ملاؤ۔ وعدہ خلافی نہ کرو۔ فخر و گھمنڈ نہ کرو۔ غصہ سے کام نہ لو۔ امید کو نہ توڑو۔ اکڑ کر نہ چلو۔ آخرت کی درستی میں کوئی کمی نہ کرو۔ چغل خور کو نظر اٹھا کر نہ دیکھو۔ کسی ظالم سے ڈر کر چشم پوشی نہ کرو آخرت کا ثواب دنیا میں نہ مانگو۔ فقیہوں سے مشورہ لو۔

حلم کا اپنے نفس کو عادی بناؤ' تجربہ کاروں' عقلمندوں اور صاحب الرائے والحکمۃ لوگوں سے کچھ سیکھو۔ اپنے مشورہ میں عیاش اور بخیلوں کو شامل نہ ہونے دو' نہ ان کی بات پر کان دھرو' کیونکہ ان کا ضرر ان کے نفع سے بڑھ کر ہے۔ یاد رکھو بخل سے بڑھ کر جلد رعایا کے کاموں میں فساد پیدا کرنے والی کوئی عادت نہیں۔ خوب سمجھ لو کہ جب تم حریص ہو گے تو زیادہ لو گے' جب تمہاری یہ کیفیت ہو گی تو تمہارے کام بہت ہی کم بنیں گے' زیادہ تر بگڑیں گے' کیونکہ رعایا کی محبت تمہارے ساتھ اسی وقت قائم رہ سکتی ہے کہ تم ان کے مالوں سے ہاتھ کھینچو اور ظلم چھوڑو۔ اپنے خالص دوستوں کے ساتھ مہربانی و داد و دہش سے پیش آؤ' اور بخل سے اپنے دامن کو بچاؤ



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس لیے کہ بخل ہی پہلا گناہ ہے' جس میں انسان نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور گنہگار کی نزدیکی اور قربت ایسی ہے جیسے آگ کے شعلہ کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ بخل سے بچتے ہیں وہ فلاح پائیں گے' لہٰذا جائز موقعوں پر سخاوت سے کام لو' اور تمام مسلمانوں کو اپنی ذات سے فیض پہنچاؤ اور اس کو یقین جانو کہ بندوں کے تمام عملوں میں سخاوت ہی افضل عمل ہے۔ اس لیے سخاوت کی عادت ڈالو' اس پر کاربند رہو اور اسی پر اپنا عقیدہ رکھو۔

فوج کے دفاتر و مراتب کی جانچ پڑتال کرو۔ ان کو رزق دل کھول کر دو۔ ان کی معاش میں فراخی پیدا کرو۔ اس سے اللہ تعالیٰ ان کے فقر و فاقہ کو بھی دور کرے گا اور تمہارے کام بھی ان سے خوب نکلتے جائیں گے وہ سچے دل سے اور خوشی خوشی تمہاری اطاعت کریں گے۔ بادشاہ کے لیے یہ کیا کم سعادتمندی ہے کہ بادشاہ اپنی فوج و رعایا پر رحمت و شفقت کرنے والا ہو۔ انصاف و عدل سے ان کے ساتھ برتاؤ رکھتا ہو' اور داد و دہش کے ہاتھ ان پر کھولے ہوئے ہو جب نیک و بد کی حقیقت تمہارے سامنے کھل گئی تو سیاست کے نیک پہلو کو پیش نظر رکھو اور اس پر عمل پیرا ہو اور بد سے پرہیز کرو۔ اور گریزاں رہو اللہ نے چاہا تو کامیابی اور فلاح پاؤ گے۔ یہ بھی ذہن میں بٹھالو کہ جہاں اسباب خارجی کی دال نہیں گلتی وہاں صرف قضائے الٰہی کارفرما ہوتی ہے' کیونکہ وہی دنیا میں ایسی ترازو ہے جس سے لوگوں کے حالات تولے اور پرکھے جاتے ہیں۔ اور عمل وفیصلہ میں انصاف کا لحاظ رکھنا رعایا کہ حالت کو ٹھیک کر دیتا ہے۔ راستے پرامن ہو جاتے ہیں۔ مظلوم اپنی داد کو پہنچتا ہے۔ لوگ اپنے اپنے حقوق لیتے ہیں۔ زندگی سنورتی ہے۔ طاعت کا حق ادا کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عافیت و سلامتی نصیب ہوتی ہے۔ دین مضبوطی سے قائم ہوتا ہے سنن و شرائع اسلامی کا رواج پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم احکام کے سختی سے پابند بنو۔ شر و فساد سے بچتے رہو۔ حدود الٰہی کے قائم کرنے کا حکم صادر کرو۔ عجلت سے کام کم لو بے چینی' تنگدلی اور اضطراب کو پاس نہ آنے دو۔ اپنی قسمت پر صابر و شاکر رہو۔ اپنے تجربہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ تمہاری خاموشی معنی خیز ہو۔ تمہاری گفتگو سیدھی سچی ہو۔ دشمن کیساتھ انصاف کرو۔ شبہ کے وقت خوب سوچو سمجھو۔ دلیل و حجت کو خوب ٹٹولو۔ رعیت میں سے کسی کام میں دوستی یارواداری کا لحاظ نہ کرو۔ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ بردبار رہو۔ تسلی رکھو' سوچ بچار سے کام لو۔ دیکھو سوچو سمجھو عبرت پکڑو۔ اپنے رب کے سامنے جھکو اور اپنی رعایا کے ساتھ محبت و پیار سے پیش آؤ۔ اپنے نفس کے معاملہ میں حق کا پاس کرو۔ قتل کرنے میں جلدی نہ کرو' کیونکہ ناحق کسی کو قتل کر دینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ عظیم ہے۔ اور خراج کی پوری نگرانی کرو کہ رعیت کی کمر اسی سے مضبوط ہوتی



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اسلام کے لیے عزت و بلندی کا سبب بنایا ہے۔ مالکان خراج کو اس سے وسعت و مدافعت کی طاقت بخشی ہے اللہ اور مومنین کے دشمنوں کے لئے جلنے بھننے کا اس کو ذریعہ بنایا ہے اور اس کو دشمن کفار کی ذلت و رسوائی کا ذریعہ بنایا ہے۔ لہٰذا اپنے اصحاب میں اس کو تقسیم کرتے وقت حق و انصاف و مساوات کو پیش نظر رکھو۔ کسی شریف کو اس کی شرافت کی وجہ سے، کسی امیر کو اس کی امارت کی وجہ سے، کسی کاتب کو اس کی کتابت کی وجہ سے یا اور کسی خواص یا حاشیہ نشین لوگوں کو اس سے بری نہ کرو۔ برداشت سے زائد کسی پر بوجھ نہ ڈالو نا قابل برداشت تکلیف کسی کو نہ دو۔ غرض سب کو حق پر جمائے رکھو، اس سے وہ دلجمعی کے ساتھ رہیں گے، اور خوشی کے ساتھ زندگانی گزاریں گے۔

خوب سمجھ لو کہ جب سے تم والی بنے ہو، تم سب کے خزانچی بھی ہو محافظ بھی، تم سب کے نگران بھی ہو اور سرپرست بھی، تمہارے ماتحتوں کو رعیت اسی لیے کہا گیا کہ تم ان کے لیے بمنزلہ گڈریے کے ہو اور ایک راعی کی سی حیثیت رکھتے ہو۔ اپنے زائد از ضرورت مال میں سے وہ جو کچھ تم کو دیں وہ لو اور اس کو انہیں کے کاموں کی درستی اور ان کے کاموں کی اصلاح میں صرف کرو۔ اور ان پر ایسے اشخاص نگران و حاکم مقرر کرو جو اہل الرائے والتدبیر ہوں، تجربہ کار اور واقف کار ہوں، حکمرانی اور سیاست سے خوب واقفیت رکھتے ہوں اور عملی میدان میں بھی اس میں ماہر و مشاق ہوں۔ ان پر رزق کے دروازے کھول دو۔ کیونکہ وہ حقوق جو ولایت کے توسط سے تم پر عائد ہوتے ہیں اور ان کی رعایت تمہارے ہی ذمہ ہے، ان میں مذکورہ امر کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس لیے کوئی مشغولیت اور کوئی مصروفیت تمہیں اس کو عمل میں لانے سے نہ روکے اگر تم نے اس پر عمل کر لیا اور اس کا حق واجب ادا کر دیا تو اپنے رب کی طرف سے زیادہ سے زیادہ نعمت کے مستحق بنو گے۔ تمہارے کام بنتے چلے جائیں گے، اور ادھر رعیت تم پر قربان اور فدا ہو گی اور پوری کامرانی و فلاح تم کو نصیب ہو گی، اور ان سب کے نتیجہ میں تمہارا شہر خیر و برکت سے مالا مال ہو گا۔ تمہارے اطراف کی آبادی بڑھے گی۔ ملک سرسبز و شاداب ہو گا۔ خراج میں زیادتی ہو گی مال میں فراوانی ہو گی۔ اور پھر ان حالات میں تمہاری فوج کی حالت سنور جائے گی۔ عام لوگ تم سے خوش ہوں گے کیونکہ تمہارے ہاتھوں ان پر دولت برسے گی۔ دشمن تک تمہاری سیاست اور تمہارے انصاف کے گیت گائیں گے غرض تمہارے ہر کام میں عدل چمکے گا۔ قوت شوکت اس سے ٹپکے گی۔ لہٰذا نہایت شوق و سرگرمی سے اس نصیحت پر عمل پیرا ہو، اور ہر چیز پر اس کو اہمیت دو۔ اللہ نے چاہا تو تمہارے کاموں کے اچھے نتائج رونما ہوں گے۔

اپنے علاقے کے ہر شہر میں ایک امین مقرر کرو جو تمہارے عاملوں کے حالات و کوائف



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے تم کو ایسا باخبر رکھے گویا تم اپنے ہر عامل کے کام کو بنفس نفیس دیکھ رہے ہو۔ اپنے عاملوں کو جو بھی حکم دو اس پر پوری طرح غور کر لو۔ اگر اس میں سلامتی و عافیت دیکھو اور اس سے کوئی مصیبت ٹلتی اور کوئی خوبی ملتی نظر آئے تو اس کو نافذ کر دو' ورنہ حکم کو روکے رکھو اور اہل الرائے والعقل سے اس کے بارے میں مشورہ لو۔ پھر جو بات طے ہو وہ کرو۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان ایک بات سوچتا ہے' تولتا ہے' پھر اس کو اپنی رائے کے مطابق عمل میں لاتا ہے مگر اس میں سراسر دھوکا نظر آتا ہے۔ اس لیے اگر نتائج پر غور نہ کیا جائے تو ہلاکی کا سامنا کرنا پڑتا ہے' کام علیحدہ بگڑ تا ہے۔ لہٰذا جس چیز کا ارادہ کرو' اس میں اپنی پوری سمجھ سے کام لو' اور پھر اللہ سے مدد مانگتے ہوئے پوری قوت و اعتماد سے اس میں لگ جاؤ۔ اپنے تمام کاموں میں استخارہ کیا کرو۔

آج کا کام آج ہی کر لو' اس کو کل پر نہ چھوڑو۔ کام بذات خود کرو۔ آج کا کام اگر تم نے کل پر ٹالا تو کل علیحدہ کام ہوں گے جو ٹالے ہوئے کام کو نہیں کرنے دیں گے اگر دونوں کام انجام دو گے تو تھک کر بیمار پڑ جاؤ گے اور جب ہر روز کا کام روزانہ کر لو گے تو بدن کو بھی سکھ ملے گا' دل کو بھی چین ہو گا اور تمہاری طاقت و قوت برقرار رہے گی۔ جن شریف صاحب فضیلت اشخاص کی طبیعت اور خصلت کی جانچ پڑتال کر لو' ان کی محبت اپنے ساتھ پاؤ' اور وہ نیک مشورہ سے تم کو کبھی نہ بھولیں۔ اور تمہارے کام کی دیکھ بھال کریں تو دوستی کے لیے ان کو چھانٹ لو اور ان پر احسان و کرم کی بارش کرو ان میں سے حاجتمندوں کی حاجت روائی کرو ان کے بار کو برداشت کرو۔ ان کے حال کی اصلاح فکر کرو' تاکہ ان کو کسی اور دوست کی حاجت نہ رہے' فقراء و مساکین اور وہ بے کس لوگ جو اپنی داد تم تک نہ پہنچا سکیں یا اپنے حقوق سے خود ہی بے خبر ہوں۔ ان کے دریافت حال کے لیے اپنی پوری توجہ لگا دو۔ تمہاری رعیت میں سے جو صلاح کار ہوں' ان کو اس کام پر مقرر کرو کہ وہ اس قسم کے حاجتمندوں کی حاجات اور حالات تم تک پہنچائیں تاکہ تم کو موقع ملے کہ تم ان حالات کی اصلاح کرو تیموں' بیواؤں اور دکھی لوگوں کا پتہ لگاؤ اور امیر المؤمنین کے عمل کے مطابق بیت المال سے ان کے وظیفے مقرر کرو تاکہ ان پر شفقت کا اظہار ہو' اور صلہ رحمی کا تم ثبوت دے سکو۔ اس عمل سے اللہ تعالیٰ ان کی زندگی کو بھی خوش گوار کر دے گا اور تمہاری دولت میں برکت و زیادتی نصیب فرمائے گا۔ اندھوں اور اپاہجوں کے لیے بیت المال سے وظائف مقرر کرو۔ اور وظائف کی فہرست میں حاملین قرآن و حفاظ کا درجہ پہلے رکھو اور زیادہ دو مسلمان مریضوں کے لیے شفاخانے کھولو' اور شفیق تیمار داروں اور حاذق طبیبوں کا انتظام کرو جو ان کی بیماریوں کا علاج کریں اور ان کی ساری ضروریات مہیا کرو۔ لیکن یہ بھی خیال رکھو کہ بیت المال پر اسراف اور فضول خرچی کا بوجھ نہ پڑنے پائے کیونکہ لوگوں کے جب حقوق



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ادا کر دیئے جائیں اور ان کی بڑی سے بڑی خواہشات پوری کر دی جائیں تو وہ اس پر بھی خوش نہیں ہوتے' اور جب تک اپنے والیوں کے سامنے اپنی حاجتوں کے رونے نہ روئیں' خوش نہیں ہوتے' صرف اسی لالچ سے کہ اور زیادہ ملے اور زیادہ نرمی برتی جائے۔ بسا اوقات لوگوں کی طرف سے جا و بے جا فرمائشوں کا ایسا ہجوم ہوتا ہے کہ بیچارہ نگران بھی تھک مرتا ہے اور اس کی عقل بھی پریشان ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص عدل کی طرف یوں رغبت کرتا ہے کہ وہ اس کے فوائد دنیا میں اور اس کا اجر و ثواب آخرت پہچانتا ہے وہ اس شخص کے ہم مرتبہ نہیں بلکہ گھٹیا ہے جو صرف قربِ الٰہی کے لالچ اور اس کی رحمت کی طلب میں عدل کو پسند کرتا ہے' اس کے علاوہ اور کوئی غرض نہیں رکھتا۔

لوگوں کو حاضری کے لیے اذنِ عام دو اور بے حجابانہ ان سے کھل کر ملو۔ ان سے ملتے وقت اپنے ہوش و حواس ٹھکانے رکھو۔ ان کے سامنے بچھ جاؤ۔ ان کے سامنے خندہ پیشانی سے رہو۔ جواب و سوال اور بول چال میں شیریں بیان شیریں زبان رہو' بخشش و کرم سے ان پر مہربان رہو۔ جب لوگوں کو کچھ دو تو فراخ دلی اور خوش دلی سے دو اور محض اخلاقی پہلو اور اجر طلبی پیش نظر رکھو اور ان کو کبیدہ خاطر نہ کرو' نہ ان پر احسان جتاؤ کیونکہ یہ تو ایک نفع بخش تجارت ہے جو انشاء اللہ اپنا نفع دے کر رہے گی۔ اور پرانے زمانہ میں قدیم قوموں میں جو سلاطین و امراء گزر چکے ہیں' ان کے حالات سے عبرت لو اور امورِ دنیا میں ان سے کوئی سبق حاصل کرو۔ پھر اپنے تمام حالات میں بھروسہ صرف اللہ ہی پر رکھو۔ اس سے محبت کا رشتہ جوڑو اس کی بھیجی ہوئی شریعت اور سنت نبوی پر عمل پیرا ہو۔ اس کے دین اور کتاب کا دنیا میں پرچار کرو۔ اور ان کے خلاف ایسی حرکتیں جو اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بھڑکائیں' ہرگز ہرگز نہ کرو۔ تمہارے عامل جو مال جمع کرتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں' ان کی دیکھ بھال رکھو کہ وہ کہاں کہاں سے آتا ہے۔ تم نہ حرام کمائی کماؤ' نہ پیسہ کو اسراف میں اڑاؤ' عالموں کی مجلسوں میں زیادہ بیٹھا اٹھا کرو۔ ان کے مشوروں اور مجلسوں میں شریک ہوا کرو۔ تمہاری خواہش ہونی چاہیے کہ سنت رسول کی خود بھی اتباع کرو اور اس کو دنیا میں بھی پھیلاؤ۔ اچھے و برگزیدہ اخلاق سیکھو۔ تمہارے یار غار خواص ایسے ہونے چاہئیں کہ اگر وہ تم میں کوئی عیب پائیں تو تم کو اس پر آگاہ کرنے میں تمہارا رعب ان کو نہ روکے بلکہ پوشیدگی میں یا برملا تم کو ٹوکیں اور اس کی برائی کو تم پر ظاہر کریں۔ تمہارے اس قماش کے دوست حقیقت میں تمہارے خیر خواہ و خیر اندیش اور صحیح معنی میں ہمدرد ہیں۔ اپنے عاملوں اور کاتبوں کے کاموں کی دیکھ بھال رکھو۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے خاص خاص وقت مقرر کرو تاکہ وہ اس وقت تمام امور سلطنت و حالات رعیت تمہارے سامنے رکھیں اور تم کو پڑھ کر



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سنائیں۔ ادھر تم گوش ہوش سنبھال کر عقل و فہم درست کر کے بیٹھو اور معاملات پیشی میں بار بار غور کرو۔ اب جو حق و انصاف کا تقاضا ہو وہ کر گزرو' اور اللہ تعالیٰ سے اس میں خیر کی دعا مانگو اور جو معاملہ حق کے خلاف معلوم ہو' اس کی پھر تحقیق کر لو اور اطمینان پیدا کرو۔ اور جو بھلائی تم انجام دو' اس کا کوئی احسان نہ رعایا پر جتاؤ نہ کسی اور پر۔ اور کسی سے کوئی آرزو نہ رکھو۔ سوائے اس کے کہ وہ وفا سے کام لے' سلامت روی اختیار کرے اور مسلمانوں کے کاموں میں مدد و معاونت کرے اور اسی مقصد کے لیے احسان و کرم کرو۔

میرے اس خط کو سوچو' سمجھو اور اس کی نصیحتوں پر عمل پیرا ہو۔ اپنے تمام کاموں میں اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے خیر و بھلائی کے طالب رہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ صلاح کار لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔ تمہاری سب سے بڑی خواہش یہ ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہو' دینی نظام دنیا میں قائم ہو' دینداروں کو عزت نصیب ہو' قوم میں انصاف و عدل صلاح کاری نیک اطواری کا چلن ہو۔ اور میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے۔ اپنی توفیق تمہارے شامل حال رکھے اور تم کو ہدایت و نیک بختی نصیب کرے۔ وَالسَّلَامُ۔ □

www.KitaboSunnat.com



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# خطاب بن معلیٰ کی اپنے بیٹے کو وصیت

اے بیٹے' خدا کا تقویٰ اور اس کی اطاعت اختیار کرو۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور ان کی شریعت پر عمل کرتے ہوئے اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے دور رہو۔ اس سے تمہارے عیب ٹھیک ہو جائیں گے اور تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ میں نے تمہیں ایک راستہ دکھا دیا ہے۔ اگر تم نے اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیا اور اس پر عمل کیا تو اس سے بادشاہ تمہارا وزن محسوس کریں گے اور فقیر تمہارے تابع ہو جائیں گے اور تم مرجع خلائق بن جاؤ گے۔ لہٰذا تم اپنے والد کی اطاعت اور اس کی وصیت پر اکتفا کرو اور اپنا ذہن اس کے لیے فارغ کرو اور اپنا قلب و ضمیر پوری طرح ادھر متوجہ کرو۔ اپنے آپ کو بے ہودہ گفتگو' زیادہ ہنسے' زیادہ مذاق کرنے اور دوستوں کے ساتھ گپ شپ سے بچاؤ کیونکہ اس سے وقار میں کمی آتی ہے اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ سنجیدگی اور وقار سے رہو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تکبر اور غرور کا اظہار کیا جائے۔ دوست اور دشمن کو کشادہ پیشانی سے ملو اور انہیں ایذا نہ پہنچاؤ لیکن تمہیں ان کے سامنے ذلیل بھی نہیں ہونا چاہیے اور ان سے ڈرنا بھی نہیں چاہیے۔ تمام معاملات میں میانہ روری اختیار کرو۔ چلتے ہوئے اپنے پاؤں سے لکیریں نہ کھینچوں اور اپنی چادر کو پاؤں کے نیچے نہ لٹکاؤ۔

گردن اور چادر کو اکٹھا نہ کرو۔ لگاتار ایک طرف نہ دیکھو۔ زیادہ اِدھر اُدھر بھی مت دیکھو۔ لوگوں کے پاس کھڑے نہ رہو۔ بازار میں نہ بیٹھو۔ غسلخانہ کو گفتگو کی جگہ نہ بناؤ۔ ریاکاری •



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہ کرو بے وقوفوں کے ساتھ جھگڑا نہ کرو۔ مختصر کلام کرو۔ اگر مذاق کرو تو سنجیدہ طریقہ سے کرو چوکڑی مار کر بیٹھو۔ ہاتھوں کی دونوں انگلیوں کو آپس میں نہ ملاؤ اور انگلیوں کی آوازیں نہ نکالو۔ اپنی داڑھی' انگوٹھی اور تلوار کے سرے سے کھیلنے سے بچو۔ نیز دانتوں کے خلال کرنے' اپنے ناک میں انگلی ڈالنے' بار بار مکھیاں اڑانے بہت زیادہ جمائی اور انگڑائی لینے اور اس قسم کی ایسی چیزوں سے بچو جن سے لوگوں کی نگاہوں میں تم حقیر بن جاؤ اور تمہاری طرف اشارے کیے جائیں۔ تمہاری مجلس ایک مثالی اور رہنما مجلس ہونی چاہیے۔ مختلف موضوعات پر بات کرو۔ جو شخص تمہارے سامنے اچھی بات کر رہا ہو اسے غور سے سنو لیکن اس پر کسی تعجب کا اظہار نہ کرو اور نہ دوبارہ پوچھو۔ اپنے بیٹے' لونڈی' گھوڑے اور تلوار کی لوگوں کے سامنے تعریف نہ کرو۔ لوگوں کے سامنے اپنا خواب بیان نہ کرو۔ کیونکہ اگر تم نے مندرجہ بالا اشیاء کے پسند ہونے کا اظہار کیا تو بے وقوف لوگ اس میں لالچ کریں گے اور خواب بنا کر تمہارے سامنے پیش کریں گے اور تمہاری عقل و فہم کے بارے میں مختلف قسم کی قیاس آرائیاں کریں گے۔ عورت کی طرح آرائش و سنگھار نہ کرو۔ غلاموں کی طرح میلے کچیلے نہ رہو۔ اپنی ڈاڑھی کو مت اکھاڑو اور ٹھوڑی کے نیچے بال نہ منڈاؤ۔ زیادہ بال مونڈنے اور سفید بال اُکھاڑنے سے پرہیز کرو۔ اور زیادہ سرمہ لگانے اور تیل لگانے سے بچو۔ ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن سرمہ لگاؤ۔ کسی سے کوئی چیز مانگتے وقت نہ تو زیادہ چمٹو نہ عاجزی اختیار کرو۔ اپنی بیوی اور اولاد کو مال کی صحیح مقدار نہ بتاؤ۔ کیونکہ اگر ان کی نگاہ میں یہ مال کم ہوا تو تمہاری قدر کم ہو جائے گی اور زیادہ ہوا تو ان کی ضرورتیں تمہارے لیے پورا کرنا مشکل ہو جائے گا۔ بیوی اور اولاد کے علاوہ بھی اپنے مال کے متعلق کسی کو نہ بتاؤ۔ ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اگرچہ تم سختی کرنے پر قادر ہی کیوں نہ ہو۔ اپنی لونڈی کے ساتھ ہنسی مذاق نہ کرو۔ جب کسی کے ساتھ مقابلہ کرو تو وقار کو ملحوظ رکھو اور اپنی جہالت و جلد بازی کا ثبوت نہ دو نہایت غور و فکر کے ساتھ بات کرو۔ حاکم کے سامنے بڑے وقار اور حوصلہ سے پیش آؤ اپنے ہاتھ سے زیادہ اشارہ نہ کیا کرو اور اپنے گھٹنوں کے بل مت چلو۔ غصے اور جلد بازی سے بچو۔ اگر تمہیں بے وقوف کہا جائے تو حوصلہ سے کام لو۔ جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو پھر بات کرو۔

اپنی عزت و خاندان کی حفاظت کرو۔ فضول باتیں نہ کرو۔ اگر تمہیں بادشاہ کا قرب حاصل ہو جائے تو اس قرب کی ایک حد ہونی چاہیے اگر وہ تمہارے ساتھ بے تکلف ہو جائے تو اس کے بدل جانے کی بھی فکر کرو اور اس کے ساتھ اس طرح نرمی سے پیش آؤ جس طرح بچے کے ساتھ پیش آتے ہو۔ جتنا وہ چاہے اتنا اس سے گفتگو کرو۔ اس کی اور اس کے خواص کی نرمی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کی اولاد' بیوی اور فوج وغیرہ میں دخل اندازی شروع کر دو خواہ



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمہاری بات سنی اور مانی ہی جارہی ہو۔ کیونکہ ایک کم درجہ کے آدمی کا بادشاہ اور اس کے گھر والوں کے معاملات میں دخل دینا ایسی ہار ہے کہ جس سے اٹھنا مشکل ہو جائے گا اور ایسی ذلت ہے کہ جس کا برداشت کرنا دشوار ہو گا۔

جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔ بات کرو تو صحیح بات کرو۔ اس طرح زور سے نہ بولو جس طرح بہرے آدمی کے سامنے بولا جاتا ہے اور نہ اتنی آہستہ بات کرو جس طرح گونگے کے ساتھ بات کی جاتی ہے۔ باتوں میں سے بہتر بات کو تلاش کرو۔ جب سنی ہوئی بات کرو تو جس سے سنی ہو اسی کی طرف منسوب کرو۔ ایسی بیہودہ اور قابل اعتراض بات کرنے سے گریز کرو جسے دل تسلیم نہ کرے اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ بار بار ہاں' ہاں یا نہیں' نہیں یا اس طرح کی دوسری باتوں سے بچو۔

جب وضو کرو تو اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح صاف کرو اور بہتر یہ ہے کہ صابن استعمال کیا جائے جس طرح دانتوں کے لیے مسواک استعمال کی جاتی ہے۔ برتن میں نہ تھوکو۔ اپنے منہ پر ٹھہر ٹھہر کر پانی ڈالو۔ اس طرح کلی نہ کرو کہ چھینٹیں ساتھ والے آدمی پر جا پڑیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک لقمہ اٹھاؤ' اس میں سے آدھا کھالو اور آدھے کو دوبارہ سالن لگاؤ' ایسا کرنا مکروہ ہے۔ بادشاہ کے دستر خوان پر جو چیز پیش کی جائے اس میں عیب نہ نکالو۔ اس طرح کسی چیز کو بند نہ کرو جس طرح قیدی بند ہوتا ہے۔ اور احمق مغرور کی طرح اسراف نہ کرو۔ اپنے مال میں محتاجوں کے حقوق کا خیال رکھو اور دوست کی عزت کا بھی خیال رکھو۔ لوگوں سے مستغنی رہو تاکہ وہ تمہارے محتاج ہوں۔ ذلت کے ساتھ مانگنا گردن کو توڑ دیتا ہے۔ بعض دفعہ ایک لقمہ بہت سے لقموں کو روک دیتا ہے۔ سوال سے بچنا بہت بڑا مال اور بہت بڑا اخلاق ہے۔ آدمی کو اپنی قدر پہچاننی چاہیے۔ یہ چیز اس کی شہرت کا باعث بنتی ہے۔ جو شخص اپنی حیثیت سے آگے نکل جاتا ہے۔ وہ خطرناک گڑھے میں جا گرتا ہے۔ سچائی زینت اور جھوٹ عیب ہے۔ سچائی بہت جلد سچے آدمی کو نازک بنا دیتی ہے۔ جھوٹے آدمی کے ساتھ احسان کرو وہ جلدی تمہارے تابع ہو جائے گا حلیم الطبع آدمی کی دشمنی بے وقوف کی دوستی سے بہتر ہے۔ بری بیوی کمزور کر دینے والی بیماری ہے۔ بوڑھی عورت کے ساتھ نکاح کرنے سے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔ عورت کی تابعداری عقلمند کو عیب دار بنا دیتی ہے۔

عقلمندوں کی مشابہت اختیار کرو انہی میں سے ہو جاؤ گے۔ شرف اور عزت کے لیے کوشش کرو اسے پالو گے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ آدمی جہاں اپنے آپ کو رکھے گا وہیں کا ہو گا۔ آدمی اپنے کام کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اور آدمی اپنے ساتھی سے پہچانا جاتا ہے۔ برے



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ساتھیوں سے بچو کیونکہ وہ اس آدمی کے ساتھ خیانت کرتے ہیں جو ان کے ساتھ رفاقت اختیار کرتا ہے۔ اور ان لوگوں کو غم میں ڈالتے ہیں جو ان کے ساتھ دوستی اختیار کرتے ہیں۔ ان کا قرب خارش کی بیماری سے زیادہ خطرناک ہے اور ان کا چھوڑنا ادب کی تکمیل ہے۔ مستجیر سے پناہ مانگنا کمینہ پن ہے۔ جلد بازی نحوست ہے اور بری تدبیر کمزوری کی علامت ہے۔ دوست دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو مصیبت کے وقت حفاظت کرتے ہیں دوسرے وہ جو خوشحالی کے وقت دوست رہتے ہیں۔ مصیبت کے وقت حفاظت کرنے والے کو یاد رکھو اور آسودگی کے وقت والے دوست سے دور رہو۔ کیونکہ یہ بڑا دشمن ہے۔

جو شخص خواہش نفس کی تابعداری کرتا ہے ہلاک ہوتا ہے۔ لوگوں کی جہالت پر تعجب نہ کرو۔ دانتوں کے خلال جیسے کمزور آدمی کو بھی حقیر نہ سمجھو کیونکہ آدمی چھوٹی سی دو چیزوں کا نام ہے دل اور زبان انسان سے انہیں دونوں کی وجہ سے استفادہ کیا جاتا ہے فساد سے بچو اگرچہ تم دشمن کے ملک ہی میں کیوں نہ ہو۔ اپنے سے کم تر آدمی کے سامنے خواہ مخواہ نہ جھکتے رہو۔ اپنی عزت سے زیادہ مال کو عزت نہ دو۔ زیادہ بناؤ سنگھار اور چمک دمک سے پرہیز کرو۔ کیونکہ یہ عورتوں کا طریقہ ہے عورتوں کے ساتھ عشق و محبت کرنے کے لیے زیادہ بن ٹھن کے نہ رہو۔ اپنے فارغ اوقات کو صحیح طور پر استعمال کرو عزت دار لوگوں سے قرب کو شعار بناؤ۔ اپنی ضرورتوں کا خیال رکھو۔ اور حملہ کے وقت ثابت قدمی کا ثبوت دو۔ اور مزید بر آں "جیسا دیس ویسا بھیس" کے مقولہ پر عمل کرو۔ اس سے ڈرتے رہو کہ کوئی ملامت تمہارے پیچھے لگ جائے۔ جب تک سوچ نہ لو اس وقت تک کام شروع نہ کرو۔ جانے سے پہلے واپس آنے کی سوچو۔ مہینے میں ایک دن چونے وغیرہ سے صفائی کرو۔ بغل کو چونے سے صاف نہ کرو۔ مسواک کرو اور عرضاً مسواک کرو۔ تحفہ تحائف دیا کرو۔ یہ بہترین تجارت ہے۔ کھیتی باڑی کا کام کرنا جانور پالنے سے بہتر ہے۔ بخیل کے ساتھ جھگڑا اسے تمہارے بارے میں لالچ میں ڈال دے گا۔ جو اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہے لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔ جاہل کا تمہاری مذمت کرنا اس کی تعریف کرنے سے بہتر ہے حق کو پہچاننا بہترین اخلاق کی علامت ہے۔ اچھا دوست چچا کا لڑکا ہے۔ جو لوگوں پر آسانی کرتا ہے وہ بڑا بنایا جاتا ہے۔ گفتگو کو مختصر کرو تاکہ جواب نہ دے دیا جائے۔ تمہاری طرف آنے کی کوشش کرنے والا تم پر غالب آ جائے گا۔ لمبا سفر تھکا دیتا ہے۔ زیادہ آرزوئیں رکھنا گمراہی ہے۔

غائب کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔ میت پر کوئی شفیق نہیں ہوتا۔ سردار کی مہمانی تکلیف دہ ہوتی ہے غلام کو مارنا پیٹنا بدبختی ہے۔ بدکار آدمی سردار بنتا ہے اور بے ادب وزیر ہوتا ہے۔ حوصلہ



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مند آدمی بے وقوف کی سواری ہوتا ہے۔ حماقت ایک ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں اور بردباری بہترین مددگار ہے۔ دین تمام چیزوں سے زیادہ مزین ہے۔ بدصورتی بے وقوفی کی علامت ہے۔ نشہ شیطانی عمل ہے اور مخمور آدمی کی گفتگو بکواس ہوتی ہے۔ شعر گوئی ایک قسم کا جادو ہے۔ ڈانٹنا بے قراری کی علامت ہے بخل بدبختی ہے۔ بہادری زندگی کی علامت ہے۔ ہدیہ دینا اندرونی اخلاق ہے اور یہ محبت پیدا کرتا ہے۔ جو نیکی کی ابتدا کرتا ہے وہ گویا قرض دیتا ہے۔ بغیر کہے ابتداء کرنا نیکی ہے۔ ریاکار آدمی سخاوت کی طرف لوٹتا ہے۔ ریاکاری کے ساتھ بھلائی کرنا علانیہ برائی کرنے سے بہتر ہے۔ رگ اپنے اصل کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ عادت مستقل طبیعت بن جاتی ہے بھلائی کا بدلہ بھلائی اور برائی کا بدلہ برائی ہوتا ہے۔ جو وعدہ توڑتا ہے وہ غصہ مول لیتا ہے۔ بادشاہ کی طرف رجوع جھوٹ کا باعث بن سکتا ہے۔ بھاگنا عیب ہے۔ اقدام کرنا اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ زیادہ بیماریاں بخل کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ برے لوگ زیادہ بیمار ہوتے ہیں۔ فراخدلی سے ملنا دشمنی ختم کر دیتا ہے۔ نرمی سے گفتگو بہترین اخلاق کی علامت ہے۔

اے بیٹے' آدمی کی بیوی اس کا سکون ہوتی ہے۔ اس کے اختلاف کی وجہ سے زندگی بے مزہ ہو جاتی ہے۔ جب تم نکاح کا ارادہ کرو تو اس کے خاندان کے بارے میں ضرور معلوم کر لو کیونکہ پاکیزہ اور اچھی جڑیں میٹھا پھل پیدا کرتی ہیں اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ عورتیں ہاتھ کی انگلیوں سے بھی زیادہ مختلف ہوتی ہیں لہٰذا ان میں سے بیہودہ گوئی کرنے والی اور تکلیف دہی کی عادی عورت سے بچ کر رہنا۔ عورتوں کی کئی اقسام ہیں۔ ان میں سے ایک عورت وہ ہے جو اپنے آپ کو بہت پسند کرتی ہے۔ اپنے شوہر کے ساتھ بڑی ہوشیاری سے پیش آتی ہے۔ اگر وہ اس کی عزت کرے تو وہ اپنے آپ کو اس سے برتر سمجھتی ہے۔ اچھی چیز پر شکر ادا نہیں کرتی اور کم مقدار پر راضی نہیں ہوتی۔ اس کی زبان اس کے خلاف تیز تلوار کی طرح چلتی ہے اور اس کی بے شرمی اس کے چہرے سے حیا کے پردے کو اڑا دیتی ہے۔ اپنی بے پردگی پر اسے کوئی شرم نہیں اور نہ اپنے پڑوسی سے اسے کوئی حیا آتی ہے۔ بھونکنے' نوچنے اور کاٹنے والی کتیا ہے۔ اس کے خاوند کا چہرہ زخمی اور اس کی عزت مجروح ہوتی ہے۔ اس معاملہ میں نہ تو اسے دین کا خیال ہے نہ دنیا کا۔ وہ اپنے شوہر کی اس کے دوستوں اور زیادہ اولاد کی بنا پر حفاظت نہیں کرتی۔ ایسی عورت کے شوہر کا حال یہ ہے کہ اس کا پردہ پھٹا ہوا' ستر کھلا ہوا' بہتری اور بھلائی غائب' صبح و شام تکلیف ہی تکلیف' اس کا پینا کڑوا اور کھانا غم و غصہ' بچے ضائع ہو رہے ہیں' گھر ختم ہو چکا ہے' کپڑے میلے ہیں' سر کے بال بکھرے ہوئے۔ اگر ہنسے تو بہت آہستہ۔ اگر بولے تو مجبوراً' اس کا دن رات کی مانند اور



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رات بہت دشوار' اسے اس کی عورت سانپ اور زہریلے بچھو کی طرح ڈستی ہے۔

اور دوسری عورت بوڑھی' جھریاں پڑی ہوئی' لمبے قد کی انتہائی زہریلی اور بدخو' جو ہر ہوا کے ساتھ چلتی ہے اور ہر بُر وا کے ساتھ اُڑتی ہے۔ اگر مرد کہے "نہیں" تو وہ "ہاں" کرے گی اور وہ "ہاں" کرے تو وہ اس کے مقابلہ میں نہیں کہے گی۔ گویا وہ مردوں کی رسوائی کے لیے پیدا کی گئی ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ وہ اس کے نام رکھتی ہے اور اس کو لوگوں کے سامنے بے بس کر کے رکھ دیا ہے۔ نتیجتاً سکون اس سے رخصت ہو چکا ہے اور بچے اکتا چکے ہیں۔ زندگی بے کیف اور رائگاں نظر آنے لگی ہے' دوست ایک ایک کر کے چھوٹ رہے ہیں اس کی حالت اتنی سقیم ہو چکی ہے کہ پڑوسیوں کو بھی رحم آنے لگا ہے۔

تیسری عورت بہت بے وقوف' بے محل اور بلا وجہ ناز کرتی ہے چبا چبا کر بولتی اور اپنی لیاقت کے برعکس کام کرتی ہے۔ مرد کی محبت پر قانع اور اس کی آمدن پر راضی ہے۔ بھوکے گدھے کی طرح کھاتی اور سورج نکلنے تک سوتی رہتی ہے اور گھر کو صاف نہیں کرتی۔ کھانا باسی' برتن گندے' آٹا کھٹا' پانی خراب' سامان بکھرا ہوا' اس کے گھر کی چیزیں کوئی نہیں لے سکتا' نوکر کو پیٹتی اور پڑوسی کے ساتھ جھگڑتی ہے۔

اور چوتھی عورت وہ ہے جو مرد پر بڑی مہربان' محبت کرنے والی' بہت مبارک بچے جننے والی انتہائی باعزت' پڑوسیوں میں محبوب' اس کی ظاہری خوبیوں اور پوشیدہ صلاحیتوں کی تعریف کی جاتی ہے۔ خاوند کی بہت تعریف کرنے والی' بہت فیاض' آواز مدھم رکھنے والی اور گھر کو صاف رکھنے والی ہے۔ اس کا خادم خوشحال اور اولاد مزین ہے۔ اس کی بھلائی ہمیشہ رہنے والی ہے خاوند بھی اچھا ہے۔ لوگوں کے ہاں بہت محبوب ہے اور اس کی پاک دامنی اور بھلائیوں کی تعریف کی جاتی ہے۔

اے بیٹے' اللہ تعالیٰ تمہیں ایسا بنائے کہ تمہاری عادات کی اقتداء کی جائے' تم تقویٰ اختیار کرو' غصہ سے دور رہو اور خدا کی رضامندی کو محبوب سمجھو۔ اللہ تمہارا کارساز' اور تمام معاملات کا متولی ہو اور طاقت و قوت اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت زیادہ درود وسلام ہو۔ □



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# امانت بنت حارث کی اپنی بیٹی کے لیے ہدایات

یمن میں حارث بن عمرو الکندی نام کا ایک بادشاہ تھا۔ اسے عوف کندی کی لڑکی کے حسن و جمال کی اطلاع ملی کہ وہ غیر معمولی حسین و جمیل ہے۔ بادشاہ نے اسی کی برادری کی عصام نامی ایک عورت کو صورتحال معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ وہ عورت اس لڑکی کی والدہ کے پاس پہنچی۔ جس کا نام امانت بنت حارثہ تھا۔ اس سے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ وہ اسے اپنی لڑکی کے پاس لے گئی اور لڑکی سے کہا کہ یہ تیری خالہ ہے جو تجھے ملنے کے لیے اور تیرے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے آئی ہے۔ اس سے ملاقات کر' کھل کر بات کر وا اور کوئی بات اس سے نہ چھپانا۔ وہ عورت اس لڑکی کو دیکھ کر اس کے حسن و جمال اور سلیقہ مندی کی قائل ہوئی۔ واپس آکر بادشاہ سے صورت حال بیان کر دی اور اس کی بہت تعریف کی۔

یہ رپورٹ سن کر بادشاہ نے اس کے باپ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ چنانچہ اس کے ساتھ بادشاہ کی شادی ہو گئی۔

رخصتی کے وقت جب دلہن کو پالکی میں بٹھا کر خاوند کے گھر لے جانے کا مرحلہ آیا تو اس کی ماں نے اسے چند نصیحتیں کیں۔ اس نے کہا:

اے بیٹی: اگر نصیحت کسی کے عقل و خرد یا اعلیٰ نسب کی وجہ سے چھوڑ دی جاتی تو میں ضرور اسے چھوڑ دیتی اور تجھ سے چھپاتی مگر یہ عقلمند کے لیے یاد دہانی کے طور پر اور بے سمجھ کے لیے بطور تنبیہ کی جاتی ہے' اس لیے میں تجھے نصیحت کر رہی ہوں۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اے میری بیٹی! اگر عورت اپنے والدین کی دولتمندی اور ان کی والہانہ محبت کی وجہ سے مستغنی ہوتی تو سب سے زیادہ میں اپنے خاوند سے لاپرواور مستغنی ہوتی مگر ایسا نہیں ہے' بلکہ جس طرح عورتوں کے لیے مرد پیدا کیے گئے ہیں بالکل اسی طرح عورتیں مردوں کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔ اے بیٹی' تو ایک مانوس ماحول اور وطن سے دور ایک ایسے ماحول کی طرف جا رہی ہے جسے تو نہیں جانتی اور ایک ایسے ساتھی کے ہاں تجھے جانا ہے جس کے ساتھ تو مانوس نہیں ہے جب کہ وہ تیرا مالک بن جائے گا۔ لہٰذا تو اس کی لونڈی بن جانا اس طرح وہ تیرا غلام بن جائے گا۔

اس سلسلہ میں میری دس باتیں یاد رکھنا:

O پہلی بات تو یہ ہے کہ تو اپنے خاوند کے ساتھ قناعت اور سادگی سے زندگی گزارنا۔

O دوسری بات یہ ہے کہ اس کی بات کو غور سے سننا اور اس کی اطاعت کرنا کیونکہ قناعت میں دل کو راحت پہنچتی ہے۔ اور اطاعت و فرمانبرداری میں مالک (خاوند) خوش ہوتا ہے۔

O تیسری بات یہ ہے کہ تجھ سے خاوند کی مرضی کے خلاف کوئی بات سرزد نہ ہو۔

O چوتھی بات یہ ہے کہ تیرا خاوند تجھے صاف ستھری اور خوشبو کی حالت میں دیکھے۔ اے میری بیٹی' تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ خوشبو کی عدم موجودگی میں پانی سب سے خوشبودار ہے اس سے نہا اور بناؤ سنگھار کر اور حسن پیدا کرنے کے لیے تیرے پاس سرمہ موجود ہے' اس سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں۔

O پانچویں بات یہ ہے کہ اس کے کھانے کے وقت کا خیال رکھ۔

O چھٹی بات یہ ہے کہ سونے کے وقت اس کے آرام کا خیال رکھ کیونکہ بھوک کی شدت ناقابل برداشت ہوتی ہے اور نیند سے اچانک جاگنا غصہ کا سبب ہوتا ہے۔

O ساتویں بات اس کے مال کی حفاظت کرنا ہے۔

O آٹھویں نصیحت یہ ہے کہ اس کے رشتہ داروں اور خاندان کا لحاظ رکھنا۔ کیونکہ مال کی حفاظت حسن ترتیب اور رشتہ داروں اور خاندان کی رعایت حسن انتظام کی علامت ہے۔

O نویں یہ کہ اس کے رازوں کا ظاہر نہ کرنا۔ اور

O دسویں یہ کہ اس کے حکم کی نافرمانی نہ کرنا۔ کیونکہ اگر تو نے اس کے راز کو ظاہر کر دیا تو اس کی سزا سے نہ بچ سکے گی اور اگر نافرمانی کی تو اس کے غصہ کو بھڑکا دے گی۔

اے بیٹی' جب وہ ناخوش ہو تو خوش ہونے سے اور جب خوش ہو تو غم کا اظہار کرنے سے بچنا۔ کیونکہ پہلی چیز کوتاہی کی علامت ہے اور دوسری سے کدورت کا اظہار ہوتا ہے۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور تجھے اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ یہ تمام چیزیں تو اپنے خاوند سے اس وقت تک حاصل نہ کر سکے گی جب تک کہ تو ان تمام معاملات میں جنھیں تو پسند یا ناپسند کرتی ہے اپنے خاوند کی خواہش اور رضا کو اپنی مرضی اور خواہش پر ترجیح نہ دے۔ اللہ تعالیٰ تیرے لیے بہتری کرے اور تجھے اپنی رحمت سے نوازے۔

چنانچہ وہ اپنے خاوند کے ہاں پہنچی اور والدہ کی نصیحتوں کے مطابق عمل کیا تو خاوند کا اعتماد حاصل کر لیا اور بڑی عزت پائی۔ □

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# خرم مرادؒ کی وصیت

محترم خرم مراد جنوری ۱۹۹۶ء میں علاج کے لیے برطانیہ گئے تھے۔ فروری ۱۹۹۶ء میں انہوں نے اپنی اولاد کی لیے ایک تفصیلی وصیت نامہ تحریر کیا جو ۱۹ دسمبر ۱۹۹۶ء کو ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد کو دیا گیا۔ انہوں نے اپنی اولاد کو اسے افادہ عام کے لیے شائع کرنے کا اختیار دیا تھا۔ یہ وصیت نامہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی مسلمان پر دو راتیں ایسی نہ گزرنا چاہئیں کہ اس کے پاس وصیت کے قابل اشیا اور امور کے بارے میں لکھی ہوئی وصیت موجود نہ ہو (او کماقال صلی اللہ علیہ وسلم)۔ میں یہ وصیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی ارشاد کی تعمیل میں لکھ رہا ہوں۔

موت سے کسی کو بھی مفر نہیں۔ یہ کسی بھی وقت آسکتی ہے، کہیں بھی آسکتی ہے، اچانک بھی آسکتی ہے، اس طرح بھی آسکتی ہے کہ کوئی پاس نہ ہو، پاس ہوں تو اہل و عیال نہ ہوں، ہوں بھی تو ان سے کچھ کہنے کا موقع نہ ملے اور کسی چیز کے بارے میں وصیت کرنے کی نوبت نہ آئے۔

اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(نوح ۷۱:۴)



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت جب آجاتا ہے تو پھر ٹالا نہیں جاتا کاش تمہیں اس کا علم ہو

اور فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ
(یٰسین ۳۶:۵۰)

ترجمہ: اور اس وقت یہ وصیت تک نہ کر سکیں گے، نہ اپنے گھروں کو پلٹ سکیں۔

موت آتی ہے تو دنیا کی ہر چیز سے ہر قسم کے روابط اور تعلقات بالکل منقطع ہو جاتے ہیں، کسی چیز پر کوئی قدرت باقی نہیں رہتی، ہر قسم کے معنوی اور مادی اسباب و وسائل چھوٹ جاتے ہیں، کسی چیز کے بارے میں کسی تصرف کا اختیار نہیں رہتا۔ وصیت ہر وقت تیار رکھنے کی ہدایت اس لیے ہے کہ تمام امور و معاملات بہ حسن و خوبی سلجھ سکیں، حقوق اور دیون کی ادائیگی کا بندوبست ہو سکے، امانتیں ادا ہو سکیں، اور حتی الامکان وہ چیزیں انجام پا سکیں جو انسان چاہتا ہے۔

وصیت ہر وقت تیار رکھنا اس بات کی مسلسل یاد دہانی کے لیے بھی مفید ہے کہ ایک دن سے زیادہ، آج کے دن کے بعد، زندگی کا کوئی اعتبار نہیں کہ وہ رہے گی یا نہیں۔ اس یاددہانی سے وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ جس کی تعلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دی ہے: صبح ہو تو شام کی امید نہ رکھو۔ شام ہو تو صبح کی نہ رکھو۔ دنیا میں ایک مسافر یا راہ گیر کی طرح رہو۔

لیکن افسوس کہ سب جانتے اور بوجھتے بھی سستی اور ٹال مٹول ایسی غالب رہی کہ صبح ہوتی رہی اور شام ہوتی رہی مگر وصیت لکھنے کی نوبت آرہی ہے تو آج...... جب عمر کی ۶۳ منزلیں گزر چکی ہیں، اور موت، جو کبھی بھی کچھ دور نہ تھی، مسلسل قریب آتی جارہی ہے، اور اب تو بہت ہی قریب آگئی ہے۔

لیکن اس سب کے باوجود بھی وصیت نہ لکھی جاسکی! یہ غفلت کچھ وصیت کے معاملے ہی میں نہیں ہے۔ ساری بدعملیوں اور محرومیوں کا حال یہ ہے کہ سب کچھ جانتے بوجھتے بھی ہوتی رہی ہیں۔ انہیں کوتاہیوں کی نذر عمر کا بیشتر سرمایہ وقت ہو گیا ہے۔

ایسا نہیں کہ سستی اور ٹال مٹول کی اس طویل مدت کے دوران میں، موت سے بالکل غافل یا وصیت لکھنے کی فکر سے خالی رہا ہوں۔ موت کو یاد رکھنے کی کوشش بہت عرصے سے رہی ہے۔ ۱۹۸۲ کے بعد اور زیادہ۔ گزشتہ ۵ سالوں میں تو وقتاً فوقتاً یہ مراقبہ بھی کرتا رہا ہوں کہ ایک سانس آئی پتا نہیں، دوسری آئے گی یا نہیں، آئے گی تو اللہ کے اذن سے۔ ایک دفعہ دل دھڑکا، دوسری دفعہ دھڑکے گا یا نہیں پتا نہیں، دھڑکے گا تو اللہ کے حکم سے۔ رات کو سوتے ہوئے



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



موت کو یاد کر کے ہی' بھول نہ جاؤں تو یہ کہتا ہوں کہ **ان امکتھا فارحمھا** (اگر تو اس کو روک لے تو اس پر رحم فرما)۔

میرا دل اس پر شاہد ہے کہ میں نے جو کچھ مانگا تھا اللہ تعالیٰ نے تمھیں وہ بہت کچھ دیا۔ اسی لیے مجھے پوری امید ہے کہ آیندہ بھی وہ میری دعا اور تمہاری کوشش سے بہت کچھ عطا کرے گا' دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ دنیا کو میں پہلے اس لیے رکھتا ہوں کہ دنیا ہی دین اور آخرت کی کلید ہے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا کی دعا میں اللہ تعالیٰ نے بھی اسے مقدم رکھا ہے۔

ا۔ دنیا کی حد تک میں نے سب سے پہلے جو چیز مانگی ہے' وہ یہ ہے کہ اللہ تمھیں غنائے قلب کی دولت عطا کرے' دل کو دنیا سے بے نیاز رکھے۔ دیکھو' دین و دنیا کی اصل دولت یہی غنائے نفس ہے۔ ساری بھلائیوں کا سرچشمہ یہی ہے۔ ساری برائیوں کی جڑ یہی حب دنیا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کے بارے میں میرا احساس ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سب کو کسی نہ کسی درجے میں عطا کی ہے۔ گویا میری دعا قبول فرمائی ہے۔

اس سے امید بندھتی ہے۔ اور دوسری دعائیں بھی قبول ہوئی ہوں گی' وہ جو میرے اپنے بارے میں ہیں۔

جتنی یہ دولت تمھیں مل گئی ہے اس کی قدر کرنا' اس کی حفاظت کرنا اس کو بڑھانے کی کوشش کرنا۔ جہاں کمی ہو' خلا ہو' اسے بھرنا۔ زہد ترک دنیا نہیں' ترک محبوبیت دنیا ہے۔ دنیا کی حلال وطیب نعمتوں سے لطف اٹھاؤ لیکن کسی کے ساتھ اسیر نہ بنو' کسی کے ساتھ دل نہ لگاؤ۔ اچھا کھاؤ' اچھا پہنو' اچھی طرح رہو' دولت بھی رکھو' کماؤ بھی' مگر کسی کے ساتھ دل نہ اٹکاؤ۔ ان کا ہونا نہ ہونا یکساں ہو جائے' اسی کی کوشش میں رہو۔ اللہ تعالیٰ فراخی عطا کرے تو بلا تامل اسکی عطا سمجھ کر سینہ سے لگاؤ۔ تنگی میں ڈالے تو بھی اس کی عطا سمجھ کر شکر ادا کرو۔ لذیذ کھانا سامنے ہو' سوکھی روٹی ہو' یا فاقہ کی نوبت' ہر ایک کو اس کا عطیہ سمجھو' ہر ایک حالت میں لطف اور مزہ لو۔ جب دل دنیا سے بے نیاز ہو گا' تو دنیا کی خاطر اس اللہ کی نافرمانی کیوں کرو گے۔ جس کے تم ہمہ تن' ہمہ دل وہمہ دم محتاج ہو۔ پھر اس دنیا کے چھن جانے پر' یا نہ ملنے پر رنج و غم کا کیا سوال! بس دنیا کی خاطر اللہ کی ناراضی مول نہ لینا' نہ کبھی دنیا کی خاطر جان کو غم کا روگ لگانا۔

۲۔ دنیا کی حد تک دوسری چیز میں نے یہ مانگی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں کسی مخلوق کا محتاج نہ بنائے' صرف اپنا محتاج بنائے' کسی انسان کا دست نگر نہ بنائے' صرف اپنا دست نگر بنائے' کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہ آئے' صرف اپنا سائل بنائے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اصحابؓ سے خاص بیعت لی تھی کہ کسی سے سوال نہ کرنا۔ سواری پر سے ان کا کوڑا بھی گر جاتا



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تو خود اتر کر اٹھا لیتے' کسی سے درخواست نہ کرتے۔ میں اس پر عمل تو کماحقہ کبھی نہ کر سکا لیکن یہی میرا آئیڈیل رہا ہے۔ تمہارے لیے بھی یہی آئیڈیل ہونا چاہیے۔ حتی الامکان تم اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ساری امیدیں صرف اللہ پر رکھو' لوگوں کے پاس جو کچھ ہے' ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے' اس سے ساری امیدیں قطع کر لو۔

واجمع الياس ممافي ايدى الناس. اللهم اقذف في قلبي رجاء
ك واقطع عني رجاء فمن سولك

ترجمہ: اور انسانوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے' اس سے پوری طرح
مایوس ہو جاؤ۔ اے اللہ' میرے دل میں صرف اپنے سے امید ڈال دے'
اور اپنے علاوہ کسی دوسرے سے امید ختم کر دے

انسانی تعلقات کی بیش تر خرابیاں' اور زندگی کی بیش تر ناخوشیاں شکستہ توقعات Broken expectations کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اس طرح تعلقات بھی فساد سے پاک ہو جائیں گے' ناخوشیوں سے بھی نجات ملے گی۔

۳۔ تیسری چیز میں نے یہ مانگی ہے کہ وہ دنیا میں تمہیں حلال وطیب رزق خوب وسعت سے دے' کم سے کم اتنا ضرور دے کہ تم فارغ البالی کے ساتھ اپنی ضروریات پوری کر سکو' قناعت کے ساتھ خوش رہو اور دنیا سے حظ بھی اٹھا سکو۔

اتنی دنیا' دین کی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔ دنیا سے اتنا حصہ لینے سے غفلت اور لاپروائی نہ برتنا۔ یہ عبادت میں داخل ہے' اور دوسری عبادتوں کے حسن کے لیے ضروری۔ اس لیے اس حد تک دنیا کمانے کو عبادت سمجھ کر ہی کام کرنا۔ لیکن یہ بھی یقین رکھنا کہ جتنا ملنا ہے' وہ ضرور ملے گا۔ حرام راستوں پر جانے سے کچھ زیادہ نہ مل جائے گا۔ **واجملوا في الطلب** کو بھی سامنے رکھنا۔

۴۔ دنیا کے اور تلاش معاش کے' ادائیگی حقوق کے' سارے کام بھی ایک امانت ہیں' انہیں پوری امانت داری کے ساتھ کرو۔ دیانت کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ پوری ذمہ داری سے اپنے کام پایہ تکمیل تک پہنچاؤ۔ ہر کام کو بہتر سے بہتر طریقے سے کرو' خوب سے خوب تر کے جویار ہو۔ دنیا کے ہر کام میں بھی کامیابی کو ہدف بناؤ' اور کامیابی کے بھی اعلیٰ سے اعلیٰ درجے کو۔ دین داری اس بات کا نام نہیں کہ آدمی دنیا سے لاپروائی برتے۔ ہر کام عبادت ہوگا' اگر اسے صرف اللہ کے لیے کرو گے اور معصیت سے پاک رکھو گے۔

۵۔ اصل آرزو تو یہ ہے' یہی ہے' اور یہ سب کچھ بھی اسی آرزو کی خاطر ہے کہ اللہ کے



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بندے بن کر زندگی بسر کرو، مخلص اور حنیف بندے۔ بندگی یہ ہے کہ ایک طرف جو اس کی مرضیات اور اوامر ونواہی ہیں، ان کو بھی برضا ور غبت بجالاؤ، بلکہ رضاجوئی اور محبت میں دوڑ دوڑ کر وہ کام بھی کرو، جن کو اس نے فرض نہیں کیا، مگر جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ محبت تو محبوب کے آنکھ کے اشارے کی منتظر رہتی ہے، کچھ کہے بغیر بھی اس کی مرضی پا جاتی ہے، اس کے چہرے پر نگاہ رکھتی ہے۔ اسی کیفیت کا اظہار نماز کے بعد تین دفعہ اس اظہار و اقرار سے ہوتا ہے:

رضیت باللہ رباً و بالاسلام دیناً و بمحمد نبیاً صلی اللہ علیہ وسلم

جس نے یہ کیفیت حاصل کر لی، اس نے ایمان کا ذائقہ پا لیا، ذاق طعم الایمان۔

دوسری طرف جو اس کے تکوینی فیصلے ہوں، ان پر بھی راضی رہو۔ یعنی وہ جس طرح کہے، اس طرح خوشی خوشی کرو، اور جس طرح رکھے اس طرح خوشی خوشی رہو: رضا بما قسمت لی کی اس کیفیت کا اظہار و اقرار بھی نماز کے بعد کے کلمات سے کرو۔

لَااِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَه، لَاشَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْر - اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِيَ لِمَامَنَعْتَ

۶۔ اللہ کے مخلص بندے بنو۔ ایک طرف تو دنیا کا کوئی بھی کام ایسا نہ ہو۔ یہاں تک کہ کھانا، پینا، سونا، ہنسنا، بولنا بھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سارے کام کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبد کامل تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی کام ایسا نہ تھا جو بندگی کا کام نہ ہو۔ لیکن دوسری طرف جو زیادہ ضروری ہے وہ یہ کہ ہر کام صرف اللہ کے لیے کرو، صرف مرضات اللہ کے لیے اور لوجہ اللہ کرو:

وَمن الناس من یشری نفسه البتغاء مرضات الله (البقرہ ۲:۲۰۷)

ترجمہ: دوسری طرف انسانوں ہی میں کوئی ایسا بھی ہے جو رضائے الٰہی کی طلب میں اپنی جان کھپا دیتا ہے۔

اور الاابتغاء وجه ربه الاعلیٰ (الیل ۹۲:۲۰)

وہ تو صرف اپنے رب برتر کی رضاجوئی کے لیے کام کرتا ہے

کے زمرے میں شامل ہو۔ اس کے بغیر بڑے سے بڑا دینی کام۔۔۔ نماز، قرآن شہادت، انفاق بھی دنیاوی کام ہے۔ اس کے ساتھ، چھوٹے سے چھوٹا دینی کام، اور دنیا کا ہر کام، میزان میں وزنی ہے۔ یہ اخلاص حاصل کر لو گے تو کم عقل بھی کفایت کرے گا، دل و زندگی میں اللہ کا رنگ پیدا کرے گا۔ دل میں، زندگی میں، باہمی تعلقات میں، دنیا میں سارے فساد اور بگاڑ کی جڑ اخلاص کا فقدان ہے، خاص طور پر دینی کاموں میں۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنی نیت کو اللہ کے لیے خالص کرنا' اور خالص رکھنے کی کوشش میں لگے رہنا۔۔۔ یہ مختصر اور آسان نسخہ ہے' خلاصہ ہے' سارے دین کا' اور ساری زندگی کو دین کے مطابق بنانے کا۔ اللہ کو ہر وقت یاد کرنے اور یاد رکھنے کا بھی سب سے مؤثر نسخہ یہی ہے۔ یہی دائمی اور ہمہ وقتی ذکر ہے۔

۷۔ ہر کام اللہ کے لیے کرنا آسان ہوگا' جب تم ہر وقت یہ یاد رکھو گے کہ یہ کام اللہ کے سامنے پیش ہوگا' اور اسی صورت میں قبول ہوگا کہ صرف اسی کی رضاجوئی کے لیے ہو۔ اس کے ساتھ اپنی نگاہ جنت اور جہنم پر بھی رکھو' جس اجر و ثواب یا عذاب و عتاب کا وعدہ کیا گیا ہے' اس کی طلب یا اس سے بچنے پر نگاہ رکھو۔ جنت کا لالچ اور نار جہنم کا خوف' یہ دو چیزیں بندگی کی راہ پر تمہارے دو مضبوط بازو ثابت ہوں گے:

**یدعون ربھم خوفا وطمعا** (السجدہ ۳۲:۱۶)

ترجمہ: اپنے رب کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے ہیں۔

اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بشیر ونذیر بنا کر بھیجے گئے تھے کہ لالچ اور خوف سے طبیعتوں کو بندگی کے لیے تیار کر دیں۔

۸۔ اللہ کی یاد کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔ ہر طرح اس کا اہتمام کرو۔ ہر وقت کرو: صبح و شام' رات دن کرو۔ ہر حالت میں کرو: بیٹھے' لیٹے کرو اللہ کی یاد سے ہی دل کی طمانیت کا سامان کرو' **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب**۔

۹۔ یاد رکھو کہ وہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہے۔ **وھو معکم اینما کنتم** تم دو ہو' تو تیسرا وہ ہے' جو سب کچھ دیکھ رہا ہے' سن رہا ہے۔ دل کی گہرائیوں میں جو کچھ ہے وہ بھی جانتا ہے۔ کل کیا ہوگا یہ بھی اس کے علم میں ہے' **ان للہ بکل شیئی علیم**۔

۱۰۔ یاد رکھو کہ اس کائنات میں صرف اس کا حکم چلتا ہے' اور کسی کا نہیں۔ ہر چیز اسی کی ملکیت ہے' اس کی تابع ہے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' کوئی چیز' کوئی کام اس کی قدرت سے باہر نہیں۔

**ان اللہ علی کل شئی قدیر. للہ مافی السموات والارض. لہ ملک السموات والارض- انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون۔** (یٰسین ۳۶:۸۲)

ترجمہ: وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۱۔یاد رکھو کہ ہر نعمت اسی سے ملی ہے۔ حمد اور شکر اسی کے لیے ہے۔

**وما بکم من نعمة فمن اللّٰه -الحمد لله رب العالمين**

اگر تم نے حمد و شکر کے معنی جان لیے' ہر نعمت کو اس کی دین اور عطا جان لیا' اور ہر نعمت پر اس کا شکر ادا کرنا سیکھ گئے' تو سمجھ لو تم نے ایمان کی حقیقت پالی۔ یہ حمد و شکر میزان کو بھر دیں گے۔ دنیا کی ذرہ برابر نعمت ملے' ایک لقمہ یا ایک گھونٹ' ذرا سے' ضرر اور نقصان سے بچ جاؤ' ذرہ برابر نیکی کی توفیق ملے' الحمد للہ کہنے ہی کی توفیق ملے...... تو ان میں سے ہر چیز پر شکر واجب ہے' ہر چیز پر شکر کرو۔ تمہاری صبح حمد کے ترانہ سے شروع ہو' دن بھر یہی نغمہ زندگی کے تاروں سے نکلتا رہے۔' رات بھی حمد پر ختم ہو۔ تم اندازہ نہیں کر سکتے زندگی کتنے اطمینان و سکون اور کتنی خوشی و مسرت سے بھر جائے گی' اور اللہ کی نظروں میں یہ زندگی کتنی محبوب ٹھہرے گی' **ان تشكرو يرضه لكم** (الزمر ۳۹:۷۔ اگر تم شکر کرو تو اسے وہ تمہارے لیے پسند کرتا ہے)۔

**مايفعل الله بعذابكم ان شكرتم وامنتم** (النساء ۴: ۱۴۷)

ترجمہ: آخر اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تمہیں خواہ مخواہ سزا دے۔ اگر تم شکر گزار بندے بنے رہو اور ایمان کی روش پر چلو۔

شکر و حمد کرو یہاں تک کہ اللہ راضی ہو جائے۔ وہ راضی ہو جائے' تو یہ ایسی لازوال نعمت ہے کہ جتنا شکر کرو' کم ہے۔

**لك الحمد احتى توضى ولك الحمد اذا رضيت**

۱۲۔اور یاد رکھو کہ اس سے ملاقات ہونی ہے۔ کسی وقت بھی بلاوا آ سکتا ہی بس ساری زندگی اسی ملاقات کے لیے تیاری کا نام ہے:

**ولتنظر نفس ما قدمت لغد. واليه ترجعون واليه تحشرون.**
**واليه المصير**

جتنا اس ملاقات کے دن کو یاد رکھو گے' اتنا اس ملاقات کی تیاری کے لیے قوت پیدا ہو گی' جتنا اسکی تیاری کرو گے' اتنی ہمیشہ کی ابدی کامیابی تمہارا مقدر بنے گی۔

۱۳۔اللہ کو یاد کرنے کے غیر معین طریقے ان گنت ہیں۔ دل میں اللہ اللہ کرنا' اس کی صفات کا تصور کرنا' یہ یاد کرنا کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہے' جس جس طرح اور جتنا ممکن ہو' دھیان اس کی طرف رکھنا' اور اسے دھیان میں رکھنا۔

۱۴۔اللہ کی یاد کے لیے وہ معین کلمات' اذکار' دعائیں جن کی تعلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے' جتنا زیادہ یاد کر سکو۔۔۔ عربی میں نہ ہو تو اردو کے معانی ہی۔۔۔ اتنا یاد رکھنا اور



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انکے پڑھنے کا اہتمام کرنا۔ خاص طور پر دعا مانگنے کا ذوق' شوق اور سلیقہ جتنا سیکھ سکو۔ خصوصاً آخر شب میں۔ جب اور جتنی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ چند لمحات کے لیے بھی ہو' تو اس کے سامنے رونا اور گڑگڑانا' ہاتھ پھیلا دینا' آہ وزاری کرنا۔ ان اذکار کا ایک معین نصاب بھی بنا لینا۔ میرا نصاب تو تمہیں معلوم ہی ہے: قربِ الٰہی میں دیا ہوا ہے۔

۱۵۔ قرآن تو ہے ہی ذکر' نور اور رحمت' اور ہدایت' اور شفاء لما فی الصدور' جتنا شوق اور شغف قرآن سے پیدا کر سکتے ہو' ضرور کرو۔ جتنا وقت قرآن کی صحبت میں گزار سکو' ضرور گزارنا' مصحف نہ کھول سکو' تو اس کا کچھ حصہ دل کے مصحف سے پڑھنے کو معمول بنانا۔ اس میں قرآن بھی ہے' حمد و تسبیح و تکبیر بھی' تہلیل و تفویض بھی' دعا بھی' اسمائے حسنیٰ کا ورد بھی' ملاقات کی یاد بھی' ذکر قلبی ولسانی بھی' ذکر بالجوارح بھی۔

۱۶۔ تمام اذکار کا جامع نصاب نماز ہے۔ نماز سے ہرگز غفلت نہ کرنا۔ اور ہر نماز' اپنی حد تک' خشوع اور ذکر الٰہی سے لبریز ادا کرنے کی کوشش کرنا۔ نماز کا مقصد ہی یہ ہے۔

اقم الصلوٰۃ لذکرو

خشوع کی کوشش کرنا کچھ مشکل نہیں۔ کسی چیز پر توجہ رکھو۔ اپنے اوپر کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے۔ اللہ پر' اس کی صفات پر' خانہ کعبہ پر' زبان سے نکلنے والے الفاظ پر' اس پر کہ یہ میری آخری نماز ہے۔

۱۷۔ جماعت کے التزام کا بھی پورا اہتمام کرنا۔ نماز باجماعت' بغیر جماعت کی نماز سے ۲۷ درجے افضل ہے۔ اور عشا کی نماز جماعت سے پڑھنے والا ایسا ہے جیسے اس نے آدھی رات قیام کیا' اور فجر کی پڑھنے والا ایسا ہے جیسے اس نے آدھی رات قیام کیا۔ بہت سے شارحین کے نزدیک **قلیلا من الیل ما یھجون** کا اطلاق ان لوگوں پر ہوتا ہے جو عشا کی نماز جماعت سے پڑھ کر سوئیں۔ اللہ نے تو ہم جیسے خطاکاروں کے لیے قیام لیل کے ثواب کا راستہ اتنا آسان کر دیا ہے! پھر کتنی بدنصیبی ہو گی اگر تم اس کے بعد بھی اس ثواب سے محروم رہو۔

۱۸۔ صبر اور صلوٰۃ کے ذریعے اللہ سے مدد مانگتے رہو۔ اس نے چاہا تو ہر کام آسان ہو جائے گا' ہر کام میں کامیاب و بامراد رہو گے۔ صبر کے بارے میں وصیت پہلے کر چکا ہوں۔ اس کے حصول کا نسخہ بھی اللہ کی یاد اور نماز ہے۔ جہاں بھی اللہ تعالیٰ نے صبر کی تاکید کی ہے' معاً ہی ذکر' تسبیح' حمد اور نماز کی تاکید بھی کی ہے۔ ان دونوں کو جمع کر کے رکھو گے' دل' طبیعت' کام' زندگی سب سے جمعیت خاطر نصیب ہو گی۔

۱۹۔ اللہ کی بندگی' اللہ کے بندوں کے ساتھ تعلقات میں' یہ اللہ کو سب سے بڑھ کر



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محبوب و مطلوب ہے۔ ان تعلقات میں' اپنے اخلاق و معاملات میں اللہ کی مرضی کے مطابق رہنا اور کرنا...... سب سے بڑھ کر اس پر نگاہ رکھنا اور اس کے حصول کی کوشش ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے۔ کہ جو کچھ اللہ نے دیا ہے' وہ اس کی خاطر' اس کی محبت کی خاطر' اس کے بندوں پر خرچ کرو۔ مال بھی اور وقت بھی' توجہ بھی اور جذبات و احساسات بھی' تنگ دلی بھی اور غصہ بھی' اپنی آن بان کو بھی اور اپنی انا کو بھی' ومما رزقنٰھم ینفقون۔ دیکھو اس کا نماز سے اتنا گہرا تعلق ہے کہ جہاں اس نے اقامت صلوٰۃ کی وصیت کی ہے وہاں انفاق اور ایتائے زکوٰۃ کی بھی کی ہے' جہاں قیام لیل اور آہ سحر گاہی کی تاکید کی ہے وہاں مال و رزق لٹانے کی بھی' جہاں عفو و درگزر کی مدح کی ہے وہاں تنگی و فراخی میں دینے کی بھی۔ ایمان کے ساتھ اعطا اور اطعام مساکین کو جوڑ دیا ہے:

فاما من اعطٰی واتقٰی وصدق بالحسنٰی
(الیل ۹۲:۵۔۶)

ترجمہ: تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیز کیا' اور بھلائی کو سچ مانا۔

والمنفقین والمستغفرین بالاسحار
(آل عمران ۳:۱۷)

ترجمہ: اور فیاض ہیں اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے ہیں۔

الذین ینفقون فی السراء والضراء اولکظمین الغیظ والعافین عن الناس
(آل عمران ۳:۱۳۴)

ترجمہ: جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوش حال' جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔

تتجا فیٰ جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقنٰھم ینفقون
(السجدہ ۳۲:۱۶)

ترجمہ: ان کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں' اپنے رب کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

بس ان آیات کو اپنے دل پر نقش کر لینا' نگاہوں کے سامنے رکھنا' اور انہی کے مطابق اپنا



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عمل‘ اپنا لین دین‘ اپنا برتاؤ اور اپنا کردار بنانا۔ یہ تمہارے لیے کفایت کریں گی۔ لیکن اس تعلیم کے بعض اہم مضمرات اپنے سامنے خاص طور پر رکھنا۔

۲۰۔ کسی مخلوق کو‘ خاص طور پر کسی انسان کو‘ اس سے زیادہ کسی مسلمان کو‘ اپنے کسی قول یا عمل سے ایذا نہ پہنچانا۔ جس طرح اللہ کے لیے ہر کام کرنا‘ سارے دین کا خلاصہ ہے‘ اسی طرح ایذا نہ پہنچانا‘ سارے احکام الٰہی کا ماحاصل ہے‘ تم جس حکم شرعی پر غور کرو‘ اس میں یہ اصول کسی نہ کسی صورت میں پایا جاتا ہے۔ حدود ہوں‘ نکاح و طلاق کے احکام ہوں‘ لین دین کے ہوں‘ معاشرت کے ہوں۔ اتنی چھوٹی چھوٹی چیزوں تک میں یہی ہدایت دی گئی ہے کہ کسی مسلمان کی کوئی چیز مذاق میں بھی نہ چھپاؤ‘ اس کی طرف کسی ہتھیار سے اشارا بھی نہ کرو وہ اٹھ کر جائے تو اس کی جگہ نہ بیٹھو اس کے سر کو پھلانگتے آگے نہ جاؤ گھر میں نہ جھانکو تجسس نہ کرو‘ اس کا خط بغیر اجازت نہ پڑھو‘ نہ شائع کرو۔ رات کو اٹھو تو اس طرح کہ کسی کی نیند میں خلل نہ پڑے غرض میں کہاں تک گنواؤں بس اس کو ایک تراز داور چراغ بنالو کہ کسی کو اپنے کسی قول یا عمل سے ایذا نہیں پہنچانا۔ دوسروں کے ساتھ جو معاملہ پیش آئے‘ اسی کی روشنی میں اپنا عمل رکھو‘ اسی کی میزان میں تولو۔ خصوصاً جو بات تم کہتے ہو‘ جو لفظ تم بولتے ہو‘ ان میں تو بہت بے احتیاطی ہوتی ہے۔ ایسی ہر بات کہنے سے بھی اجتناب کرو اور ایسے عمل سے بھی۔ الا یہ کہ شریعت کے ہی کسی اہم اصول پر عمل کرتے ہوئے کسی کو ایذا پہنچ جائے اور اس سے مفر کی کوئی صورت نہ ہو۔ پھر بھی استغفار ضرور کرنا۔

۲۱۔ اس کا دائرہ مسلمان تک محدود نہیں‘ مسلمان بھائی کے لیے صرف خصوصی تاکید ہے۔ **الخلق عیال اللّٰہ**‘ ساری مخلوق اللہ کا خاندان ہے‘ اور جو ان کے حق میں جتنا اچھا ہو‘ اتنا ہی اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ یہاں تک کہ اس مخلوق میں جانور بھی شامل ہیں۔ اونٹ کو بھوکا رکھنا‘ اس پر برداشت سے زیادہ بوجھ ڈالنا‘ اس کو آرام نہ دینا‘ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح کرنا‘ کند چھری سے کرنا‘ چڑیا سے اس کے بچے چھین لینا‘ چیونٹیوں کو آگ میں جلانا...... ان سب چیزوں سے منع کیا گیا ہے۔ جب جانوروں کا یہ معاملہ ہے تو گناہ گار مسلمان ہوں یا غیر مسلم‘ ان کے کیا حقوق ہیں‘ تم خود سوچ سکتے ہو۔

۲۲۔ ایذا سے کسی کی جان‘ مال یا عزت کو نقصان پہنچتا ہوں تو پھر یہ بالکل حرام ہے۔ اسی طرح حرام ہے جس طرح سور‘ شراب یا سود حرام ہے۔ روزہ میں کھانے پینے سے رک جانے کا حکم ہے‘ تو معاً مال کو باطل طریقے سے کھانا ہر حالت میں حرام کیا گیا ہے۔ کھانے پینے کی چار چیزوں کی حرمت بیان ہوئی ہے تو معاً احکام الٰہی کے کتمان (اور خلاف ورزی) کتمان کی زیادہ بری



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شکل ہے) کو پیٹ میں آگ بھرنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ حرام اشیائے طعام کے کھانے کے لیے تو اضطرار کی گنجائش ہے' کتمان میں کوئی اضطرار نہیں۔ ناجائز مال کھانے میں' غیبت میں' تہمت میں' سب و شتم میں' اضطرار کے عذر کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کی سزا صرف آگ ہی نہیں' بلکہ اس سے شدید یہ ہے کہ اللہ ان سے نہ بات کرے گا' نہ ان کا تزکیہ کرے گا۔

یہ حقوق کا معاملہ ہے۔ اس سے معافی نہیں' الا یہ کہ جس کی حق تلفی ہوئی' وہی معاف کرے یا اللہ اس سے معافی دلوانے کی سبیل پیدا کرے۔ بس اپنے آپ کو بچاؤ' اپنے آپ کو بچاؤ اور کچھ ہو جائے تو یہیں معاف کرا لو۔ ورنہ قیامت کے دن مفلس اور کنگال رہ جاؤ گے۔

۲۳۔ سب سے بڑھ کر اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ بس زبان کے ذریعے سر کے بل جہنم میں گرنے سے بچنے کی تو میں نے ایک ہی راہ پائی ہے۔ وہ یہ کہ دوسروں کے بارے میں اپنی زبان بند رکھو' الا یہ کہ کوئی بھلی بات کہہ رہے ہو۔ ان کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو' سامنے کوئی الزام نہ رکھو۔ جو ثابت نہ کر سکو' برا بھلا نہ کہو۔ کہیں برائی ہو رہی ہو' اور فوراً اٹھنے یا روکنے پر قادر نہ ہو تو' فوراً استغفار شروع کر دو۔ اپنے جواز کے لیے کوئی تاویل نہ کرو۔ دوسروں میں میاں بیوی بھی شامل ہیں' والدین اور اولاد بھی' ساس اور سسر اور بہو داماد بھی' بھائی بہن بھی' نوکر ملازم بھی' پڑوسی بھی' گھر کے پڑوسی بھی اور چند لمحات کے لیے صاحب بالجنب پڑوسی بھی' سفر میں ہمراہ مسافر بھی۔ اس سے رشتہ ہونے کی وجہ سے گناہ کا جواز نہیں پیدا ہوتا' وہ اور سخت ہو جاتا ہے۔ بس ہر انسان کے بارے میں اپنی زبان بند رکھو' الا یہ کہ بھلی بات کہو۔ میری سمجھ میں اس کے علاوہ نجات کی کوئی صورت نہیں۔

۲۴۔ حق تلفی سے آگے بڑھ کر حقوق کی ادائیگی کی فکر کرو۔ ایذا سے بچانے سے بڑھ کر' جو حسن سلوک کر سکو' جو خدمت کر سکو' جو حاجت روائی کر سکو' وہ کرو۔ چھوٹی چھوٹی نیکیوں کا جو اجر ہے' تمہیں اس کا اندازہ نہیں۔ کسی کو سواری (کار' بس' ہوائی جہاز) پر سوار ہونے میں مدد دینا' راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا' کسی کے ڈول میں پانی ڈال دینا' کسی کو استعمال کی چیز عاریتاً دے دینا' کسی کو دیکھ کر مسکرا دینا' اس کو اکرام سے بٹھا دینا' مسلمان کی حاجت روائی یا اس کی مدد کرنے میں لگے رہو گے' اللہ تمہاری حاجت روائی اور امداد میں لگا رہے گا۔ تم دنیا میں کسی کی تکلیف دور کرو گے' اللہ قیامت کے دن تمہاری تکلیف دور کرے گا۔ تم کسی کی ستر پوشی کرو گے' اللہ قیامت کے دن تمہاری ستر پوشی کرے گا۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ گے' بیمار کی خبر گیری کرو گے۔ اس کے پاس اللہ کو پاؤ گے

۲۵۔ جو برائیاں عام ہیں' ان سے بچنے کی میں تمہیں خاص طور پر تاکید کرتا ہوں۔ کسی کی



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عیب جوئی نہ کرنا' اپنے عیوب پر نگاہ رکھنا۔ تجسس حرام ہے' اس حرام میں کبھی نہ پڑنا۔ کسی کے عیوب و گناہ علم میں آ جائیں تو ان پر پردہ ڈال دینا۔ پیٹھ پیچھے بیان کرنے کا کیا سوال' سامنے بیان کر کے بھی کسی کو عار نہ دلانا' شرمندہ نہ کرنا۔ تمہیں اس سے کچھ حاصل نہ ہو گا' دوسرے کا دل دکھے گا' کسی پر ثبوت کے بغیر کوئی الزام نہ لگانا۔ تہمت اور بہتان بھی حرام ہیں۔ تہمت و بہتان اور غیبت کو ایک ساتھ بھی جمع نہ کرنا۔

۲۶۔ ان احکام کے مطابق کردار بنانے کے لیے تمہیں اپنے دل کو چند برائیوں سے پاک کرنا ہو گا' جو امہات الخبائث ہیں۔ پہلی چیز کبر ہے' اپنے کو "کچھ" سمجھنا ہے' دوسروں کو حقیر سمجھنا ہے۔ تواضع اختیار کرو۔ جب تک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں بری نہ کر دے' قبول نہ کر لے' اس وقت تک تم اپنے بارے میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتے' اگر اس نے تمہیں رد کر دیا' تو تم سے زیادہ ذلیل و رسوا کون ہو گا۔ اس لیے آج دنیا کے قید خانے میں خود کو دوسرے مجرموں سے برتر خیال کرنے سے بڑی حماقت کیا ہو سکتی ہے' جب تک مالک یوم الدین کا فیصلہ صادر نہ ہو جائے۔ ہر مسلمان کو' اپنے سے بہتر سمجھو۔ دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھو' عیوب پر نہیں۔ بھلائیوں کا تذکرہ کرو' برائیوں کا نہیں۔ کشف عیوب اور تحقیر نفس اپنی بھی نہ کرو' لیکن اللہ کے سامنے ایک ذلیل و رسوا غلام کی طرح رہو' اٹھو بیٹھو' چلو پھرو اور کلام کرو۔ گدھے کی طرح آواز بلند نہ کرو۔ اکڑ فوں نہ دکھاؤ۔ اس جسم پر کیا اکڑ فوں جسے پیپ اور کیڑوں کی غذا بن جانا ہے۔

۲۷۔ تنگ دلی' شح نفس سے اپنے دل کو پاک کرو۔ جتنی تواضع اختیار کرو گے' جتنا یہ یقین کرو گے کہ ہر چیز اللہ کی ملک ہے' آج دے دی تو کل اعظم اجرا کے ساتھ مل جائے گی' آج روک لی تو کل آفت جان بن جائے گی۔ اتنا ہی دل کو وسیع کرنا آسان ہو گا۔ جتنا دل میں اللہ کی کبریائی سمائے گی' دل فراخ سے فراخ تر ہوتا جائے گا' جتنی اس میں اپنی بڑائی' اپنی حیثیت' اپنی آن' اپنی عزت و ذلت' اپنے حقوق کی عدم ادائیگی کا احساس سمائے گا' اتنا ہی تمہارا دل بھینچتا اور سکڑتا چلا جائے گا' آج مال دے دو' معافی دے دو' غصہ روک لو' اپنی آن کی ہٹ قربان کر دو' دنیا کی محبوبیت نکال دو' اللہ تعالیٰ تمہارا دل اتنا وسیع کر دے گا' تمہارا سلوک اتنا نرم اور فراخ کر دے گا' کہ کل تم اس جنت میں داخلے کے مستحق ٹھہرو گے جس کی وسعت میں زمین و آسمان سما جائیں۔

۲۸۔ دل کی نرمی اور گداز' محبت کی گرمی اور سوز' رحمت کی ٹھنڈک اور گیرائی...... یہ خیر کثیر ہیں۔ دل میں نرمی ہو گی تو گفتگو میں نرمی ہو گی' الفاظ میں نرمی ہو گی' لہجے میں نرمی ہو گی' لین دین میں نرمی ہو گی۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایاکم الرفق. من یحرم الرفق یحرم الخیر کلہ۔

محبت تو فاتح عالم ہے۔ جو چیز نرمی سے حاصل ہو گی وہ سختی سے نہ ہو گی' جو کچھ محبت سے حاصل ہو گا وہ نفرت اور دشمنی سے نہیں۔ الحب للہ والبغض للہ میں تکمیل ایمان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمت اللعالمین تھے اور ہیں' مومنین کے لیے رؤف ورحیم ہیں۔ کرخت آواز میں بات کر کے' لین دین میں سختی کر کے' نتھنے پھلا کے' تمہیں کچھ نصیب نہ ہو گا۔ نرمی اور محبت اور رحمت سے دل کو اطمینان اور شرینی' دنیا میں بالعموم سہولت اور آسانی' اور آخرت میں اللہ کی جنت یقینی ہے۔

۲۹۔ گناہ گاروں سے نفرت نہ کرنا' گناہوں سے کرنا' گناہ گاروں کو ڈانٹ پھٹکار اور لعنت ملامت کر کے ان کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرنا' بلکہ ان کے لیے استغفار اور دعائے خیر کر کے شیطان کے خلاف ان کی مدد کرنا۔ اپنے گناہوں پر نگاہ رکھو گے' الا تحبون ان یغفر اللہ لکم کا ورد کرتے رہو گے' خلق الانسان ضعیفا کو سمجھو گے' یہ جانو گے کہ ہر آدمی کی زندگی نیکی اور گناہ سے بھری ہوئی ہے' اور ہر گروہ میں نیک بھی ہوتے ہیں اور بد بھی' تو تمہیں اپنے ارد گرد گناہ گاروں سے اس طرح کا معاملہ کرنا آسان ہو گا' جس طرح اللہ اور اس کے رسول چاہتے ہیں۔ اپنی غلطیوں اور گناہوں پر جتنا الاؤنس اپنے کو دیتے ہو' اس سے زیادہ الاؤنس دوسروں کو دو۔ اپنے کو جتنا معافی کا مستحق سمجھتے ہو' اس سے زیادہ مستحق دوسروں کو سمجھو۔ جتنی سختی اپنے اوپر کرتے ہو' اس سے کم سختی دوسروں پر کرو' جتنے مطالبات اپنے سے کرتے ہو' اس سے کم اور نرم مطالبات دوسروں سے کرو۔ انشاء اللہ اس روش میں بڑا خیر پاؤ گے۔

۳۰۔ صلہ رحمی' اقربا کے حقوق کی ادائیگی' ان کے ساتھ حسن سلوک' میل جول' ان کو یاد رکھنا اور یاد کر لینا' ان کے لیے اپنے مال میں ایک حصہ رکھنا' یہ بہت بڑی نیکی ہے' اللہ کو بہت محبوب ہے' یہ کرنے والوں سے وہ محبت کرتا ہے۔ آغاز ہی میں' اللہ تعالیٰ نے گم راہ ہو جانے والوں کی نشانی بیان کی ہے:

ویقطعون ماامر اللّٰہ بہ ان یوصل

(البقرۃ ۲:۲۷)

ترجمہ: اللہ نے جسے جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے کاٹتے ہیں۔

اس کے بعد ان کے ساتھ احسان' ان پر خرچ کرنا' پڑوسیوں میں قرابت دار پڑوسیوں (والجارِ ذی القربیٰ) اور بے سہارا اور یتیموں میں بھی قرابت داروں کا زیادہ مستحق ہونا (یتیما ذامقربۃ) جگہ جگہ اس کی تاکید کی ہے۔ اس حد تک کہ حیرت ہوتی ہے۔ کہ قرآن پڑھنے والا اور



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قرآن پر عمل کرنے کا آرزومند اس عظیم نیکی سے کیوں غافل ہو جاتا ہے۔ وقت میں سے' توجہ میں سے' محبت میں سے' مال میں سے بھی ان کا حصہ نکالو۔ جب اللہ مال دے' اس میں ان کا حصہ نہ بھولو۔ صلہ رحمی کرو گے تو اللہ تمہارے رزق میں اور تمہاری عمر میں برکت اور وسعت دے گا (بخاری و مسلم) قیامت کے روز بھی اللہ کی رحمت کے مستحق ہو گے۔ جب اللہ تخلیق خلق سے فارغ ہو گیا' تو رحم نے ہر قطع رحمی کرنے والے سے پناہ مانگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمادیا کہ "جو تجھے جوڑے گا (یعنی قرابت داریوں کو) اس کو میں (اپنی رحمت کے ساتھ) جوڑوں گا' جو تجھے کاٹے گا' اس کو میں اپنی رحمت سے کاٹ دوں گا۔ (بخاری و مسلم)

**الاقرب فالاقرب** کا اصول ملحوظ رکھنا' لیکن کسی کو بھولنا نہیں۔ والدین' اپنے گھر والے' اپنے بھائی بہن' اپنے چچا ماموں' پھوپھی خالہ' اسی طرح درجہ بدرجہ' پھر والدین کے دوست واحباب' انکے محبّ و محبوب۔ پھر مہمان اور صاحب بالجنب۔ خاص طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ملحوظ رکھنا کہ **ان ابر البر صلة الرجل وادابیه**۔ سب سے بڑی نیکی اپنے باپ کے دوست اور محبوب و محبّ کے ساتھ تعلق رکھنا ہے۔

۳۱۔ اختلاف کو برداشت کرنا' اختلاف رائے اور تنقید سے تعلق میں فرق نہ آنے دینا' تنقید کو حلم و تحمل اور فراخ دلی و عالی حوصلگی کے ساتھ سننا' اچھی بات کو قبول کرنا' غلط بات کو نظر انداز کر دینا۔

اپنی غلطی کی ذمہ داری قبول کرنے میں کسی بزدلی کا شکار نہ ہونا' نہ کسی غلطی کے اعتراف میں بخل برتنا' نہ کسی پر تنقید و تعریض کرنے میں فیاض بننا' نہ کسی کی تعریف کرنے میں کنجوسی برتنا۔

کوئی منہ پر برا بھلا کہے تو وہ خود کو ہی برا بھلا کہہ رہا ہے' تم کیوں غصہ کرو۔ کوئی پیٹھ پیچھے برا بھلا کہے تو تمہارا کیا بگڑتا ہے۔ تم جواب نہ دو گے تو فرشتے تمہاری طرف سے جواب دیں گے۔ تم غصہ' انتقام' ذلت و عزت کے چکر میں پھنس جاؤ گے تو اور دس گناہوں میں مبتلا ہو گے۔ خاموش رہو گے' تو فرشتوں کی نصرت کے علاوہ' برا بھلا کہنے والوں کی نیکیاں بھی تمہیں ملیں گی' تمہیں تو' امام ابو حنیفہؒ کی طرح' اسے ہدایا بھیجنا چاہئیں' کجا کہ تم غصے اور انتقام کی آگ میں خود کو جلانا شروع کر دو۔

معترضین کا جواب دینے کے چکر میں بھی نہ پڑنا' خصوصاً بر سر عام۔ ہر معترض کی بات پر ٹھنڈے دل سے غور کر لینا۔ وہ کوئی صحیح بات کہیں' تو اپنی اصلاح کر لینا اگر غلط لکھا ہے تو درگزر کر دینا۔ درگزر کرنے سے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا' عزت میں کوئی کمی نہ آئے گی' تلخی نہ



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بڑھے گی' دل جیتنے کی شیرینی حصے میں آسکتی ہے۔ لوگوں کے ساتھ اعتراض اور جواب اعتراض میں الجھنے سے زیادہ فضول اور کوئی کام نہیں۔ یہ نہ کرو گے تو وقت بچے گا۔ وہی وقت خیر اور اجر کے حصول میں لگا دینا۔

خاندان میں' گھر میں' احباب میں' پڑوس میں' کاروبار میں' دینی جماعتی زندگی میں۔۔۔ ہر جگہ ان اصولوں پر عمل کرو گے تو اطمینان اور سکون کی حلاوت پاؤ گے۔ نہیں کرو گے' تو سوزش دالم میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ مخالفین کے ایذا رسانیوں کو معاف کر دینے سے زیادہ لذیذ کوئی مشغلہ نہیں۔ اور جب ہر کام اللہ کے لئے کرنا شروع کر دو گے' تو تمہیں پتا چلے گا کہ یہ تو بڑا آسان کام ہے۔

۳۲۔ اس دنیاوی زندگی میں ہمیشہ اپنی نظریں اللہ کے دین کی دعوت و اہمیت کے نصب العین پر جمائے رکھنا۔ اس کو آخر دم تک اپنا ہدف و مقصود رکھنا۔ کسی دوسرے مقصد کو اس مقصد پر اور کسی دوسری دلچسپی کو اس دلچسپی پر غالب نہ آنے دینا' خصوصاً دنیا کو۔

ایک آدمی بھی تمہاری وجہ سے ایک نیک کام کرنے لگے' اس سے بڑا صدقہ جاریہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر وہ خود ہی نہ کرے' بلکہ اس کا داعی بھی بن جائے' دوسروں کو بھی اس کام سے لگائے' تو پھر اس ثواب جاریہ میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔ یہ نیک کام اگر دعوت کا کام ہو' اقامت دین کی جدوجہد کا کام ہو' اعلائے کلمۃ اللہ کا کام ہو' اجرائے حدود الٰہی اور احیائے سنن نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہو' تو پھر اَضعَافًا مُضَاعَفَةً والا حال ہو گا' اور اس کے علاوہ لدینا مزید کی بشارت بھی پوری ہو گی۔ کسی نیکی کو حقیر نہ جانو' نہ کسی برائی کو کم تر سمجھو۔ اعمال کے مدارج کو سمجھو' اور ان کے مطابق کام کرو۔ نوافل کی کوئی مقدار بھی ایک فرض کے برابر نہیں ہو سکتی۔ سارے فرائض ادا کرنا ضروری سمجھنا۔ ان میں چوٹی کا فرض جہاد فی سبیل اللہ کا فرض ہے۔ شیطان کے اس فریب میں نہ آنا کہ بڑے بڑے منافع کو چھوڑ کر کم منافع میں مشغول ہو جاؤ۔ اس فریب میں بھی نہ آنا کہ ذرائع میں اس طرح پھنس جاؤ کہ مقصود گم ہو جائیں: یہ اسی لیے کر رہے ہیں کہ اصل مقصد کے لیے بہتر کام کر سکیں اور اس کا وقت پھر کبھی نہیں آتا۔ اس فریب میں بھی نہ آنا کہ پہلے اپنی اصلاح کر لیں پھر یہ کام کریں گے' پہلے علم حاصل کر لیں' پہلے قول و فعل کی دورنگی دور کر لیں' پھر کریں گے۔ یاد رکھو ایسا وقت کبھی نہ آئے گا۔ اس فریب میں نہ آنا کہ اچھا' کل سے کریں گے' ذرا اس کام سے فارغ ہو لیں' پھر کریں گے' اس کی نوبت بھی کبھی نہ آئے گی۔

مایوسی کے کینسر سے اپنے آپ کو بچانا۔ آج کل کے حالات میں یہ سب سے عام مرض



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ دنیا میں آگے بڑھنے کے لیے بہترین تدابیر اختیار کرنا' تمہاری عقل پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ پسپائی ہو' ہزیمت ہو' لوگ نہ مانیں' نہ ساتھ دیں' تو اس کے اسباب کا کھوج لگانا اور ان کا علاج کرنا بھی دینی ذمہ داری ہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں' جلد سے جلد آئیں' جلد سے جلد کامیابی ہو' دین غالب ہو' یہ آرزوئیں عین مطلوب ہیں۔ لیکن بحیثیت ایک فرد کے تمہاری آرزو صرف ایک ہونا چاہیے: وہ یہ کہ تم کوشش کا حق ادا کردو' اور جنت کے مستحق ٹھہرو۔ تمہیں اس کے علاوہ اور کچھ مطلوب نہ ہونا چاہیے۔

راہ خدا میں جدوجہد کے ساتھ ساتھ' اپنے دل کو شہادت کی آرزو سے بھی آباد و شاداب رکھنا۔ جب تک اللہ تعالیٰ سرشار کر کے شہادت دینے کی منزل اور توفیق سے سرفراز نہ کرے' اس وقت تک مال سے' عمل سے' دعوت سے' تقریر سے' تحریر سے شہادت میں کوتاہی نہ کرنا' اس شہادت میں اپنا حصہ نہ کھونا۔

۳۳۔ راہ خدا میں جدوجہد کے لیے جماعتی زندگی ناگزیر ہے۔ اپنی اصلاح و تربیت کے لیے بھی' راہ خدا میں اپنی استقامت کے لیے بھی۔ جماعتی زندگی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ نہ جماعتی زندگی کے اصول و آداب کا' جن سے نہ صرف جماعت مضبوط ہوتی ہے' تم بھی جماعت سے بہت کچھ حاصل کرو گے۔ مقصد سے وابستگی' انسانوں کو جوڑنا' اور ان کی ساتھ جڑے رہنا' سمع و طاعت اور ان کی حدود و آداب' مشورے کے اصول' پابندی وقت' ادائیگی ذمہ داری' نصیحت و خیر خواہی...... یہ تو صرف چند ثمرات ہیں۔

۳۴۔ اس حکمت میں تَیسِیر و تدریج کا اصول' تَعَمُّق و تشدد سے اجتناب دونوں کی پابندی بہت اہم ہے۔ جزئی و فروعی مسائل میں داروگیر اور بحث و مباحثہ سی اجتناب کرنا۔ عامتہ الناس سے غیر ضروری کشمکش اور ناراضی ہرگز مول نہ لینا۔ ان کی مختلف آرا یا غلطیوں کی بھی اچھی تاویل کرنا۔ ان کی راہ سے نہ ہٹنا' الا یہ کہ معصیت الٰہی صادر ہو رہی ہو۔ حرام حلال کا لفظ استعمال کرنے میں شدید احتیاط برتنا' بلکہ حتی الوسع اجتناب کرنا کہ سلف کا طریقہ یہی تھا۔

۳۵۔ گھر' اپنا گھر' تمہارے اختیار میں ہے۔ اس گھر میں اللہ کے کلمہ کو غالب رکھنا' اللہ کی حکومت قائم کرنا' اسے اللہ کی مرضی کے مطابق بنانا اور چلانا تمہارا سب سے بڑا اور اہم کام ہونا چاہیے۔ اپنی ذات کے بعد' تم سے انہی چیزوں کے بارے میں سوال اور مواخذہ ہو گا' جو تمہارے اختیار میں ہیں۔ ان میں سب سے اہم تمہارا گھر ہے۔ گھر کی اصلاح تمہاری ذات کی اصلاح پر منحصر ہے اور تمہاری ذاتی اصلاح گھر کی اصلاح پر۔ گھر اللہ کی مرضی کے مطابق چلے گا' تو تمہیں اطمینان و سکون کی بیش بہا دولت نصیب ہو گی۔ آج کوئی گھر باہر سے آنے والے اثرات سے



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محفوظ نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی تمہاری کوششوں سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَاراً (التحریم۶۶:۶) ترجمہ: بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے) گھر کی زندگی کے لیے رہنما اصول ہو۔ گھر چلانے اور گھر میں باہمی تعلقات میں یہی روح جاری وساری اور کار فرما ہو۔ گھر کا ساز و سامان ہو' گھر کا کھانا پینا ہو' بچوں کی تعلیم ہو' ملازموں کے ساتھ سلوک ہو'......یہی پیش نظر رکھنا کہ کوئی بات ایسی نہ ہو جو اللہ کی آگ کا مستحق بنائے۔ جتنا تم اس پر نظر رکھو گے' اس کا اہتمام رکھو گے' اتنا گھر کی زندگی جنت بنے گی' اور جنت کے حصول کا ذریعہ ثابت ہو گی۔

اس کے یہ معنی نہیں کہ آگ کا سوچتے رہنے سے گھر دنیا کے مزوں اور تفریحوں سے خالی ہو جائے گا۔ نہیں' بلکہ اس کے باوجود دل جوئی اور مودت بھی ہو گی' باہمی پیار بھی ہو گا' عفو ودرگزر بھی ہو گا' حلال و طیب سے لذت اندوزی بھی ہو گی' مناسب سامان زینت بھی ہو گا۔۔۔ اس لیے کہ یہ سب اللہ کی آگ سے بچنے کے لیے ضروری ہے۔

کوئی دو انسان ایک جیسے نہیں ہوتے۔ جب ایک جگہ ہر دم رہنا ہو تو کھٹ پٹ' ناراضی اور اختلاف سے مفر نہیں۔ لیکن شوہر یہ یاد رکھیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیسے شوہر تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کیا ہدایات دی ہیں۔ عورتوں کی دل جوئی کو ان کا حق قرار دیا ہے۔ سفر میں جاتے تو کسی کو ساتھ لے جاتے۔ روزانہ ان کے ساتھ وقت گزارنے کا اہتمام کرتے۔ ان کے ہنسی مذاق میں شریک ہوتے۔ ان کو تفریح بھی کراتے۔ ان کے ساتھ دوڑ بھی لگائی۔ اور فرمایا: ایمان میں کامل وہ ہیں جو اخلاق کا حسن رکھتے ہیں' اور تم میں سب سے اچھے وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے اچھے ہیں (ترمذی)

شوہروں نے عورتوں کی تادیب کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس کثرت سے عورتیں شکایت لے کر پہنچ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں سے نرمی اور خیر کا برتاؤ کرو۔ فرمایا: کوئی مومن مرد کسی مومن عورت کو ناپسند نہ کرے۔ اگر اس کی کوئی عادت ناگوار ہے' تو کوئی دوسری ایسی بھی ہو گی جو اسے اچھی لگے (اور یہی معاملہ مردوں کے حوالے سے عورتوں کے لیے بھی ہے)۔

شکستہ توقعات اور کسر و انکسار پر آمادہ نہ ہونا' یہی تعلقات کی خرابی کی اصل وجوہ ہیں۔

بچوں کی عزت نفس کا خیال رکھنا' لیکن ان کی تربیت میں کوئی کمی نہ کرنا۔ یاد رکھنا کہ بچوں سے بڑھ کر دورنگی کو پہچاننے والا اور کوئی نہیں ہوتا۔ اس لیے گھر میں تم اور کچھ کرو نہ کرو' قول و فعل کی دورنگی سے خود کر ضرور بچانا۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بچوں کو آداب کی تعلیم ضرور دینا۔ سلام و ملاقات کے ' بڑوں کی خدمت و احترام کے ' گفتگو کے ' مہمانوں کی میزبانی کے ' کھانے پینے کے ' اور ایسے ہی دیگر آداب۔

میری تمنا تھی کہ تمہارے بچے پہلے قرآن ختم کریں۔ قرآن سے محبت اور تعلق ان کے دلوں میں بیٹھ جائے۔ وہ انگریزی اسکولوں میں نہ جائیں۔ اس عمر میں ان کے حافظوں کی لوحوں پر بابا بلیک شیپ کے گانے نہ کندہ ہوں ' قرآن کی آیات ' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ' نعتیں ' اقبال و حالی جیسے شاعروں کا کلام ' دینی ادب کے شہ پارے نقش ہوں۔ یہ سب تو نہ ہو سکا۔ بس اب کم سے کم قرآن اور دینی ادب کی تعلیم جتنی دے سکو ' اور اس طرح دے سکو کہ ان کی اہمیت اور محبت بھی دل میں بیٹھتی جائے تو میری روح کو بہت خوش ہو گی۔

میں ٹی وی کے حرام ہونے کا فتویٰ نہیں دیتا۔ لیکن خدا کے لیے اپنے گھروں کو اس لعنت اور گندگی سے پاک رکھنا ' فحش و عریاں تصاویر اور رسالوں اور کتابوں سے بھی۔ گھر کی فضا کو جتنا پاکیزہ بنا سکو اور رکھ سکو اتنا ضرور بنانا اور رکھنا۔

گھر میں باقاعدہ اجتماع ہو سکے تو اچھا ہے ' لیکن روزمرہ کے معمولات میں اللہ کی یاد اور بھلائیوں کی تلقین اور برائیوں سے اجتناب کی نصیحت کو ضرور سمونا۔ جہاد اور شہادت کے قصے بھی سنانا۔

۳۶۔ جن جن باتوں کی میں نے وصیت کی ہے ' ان پر عمل کرنے کے لیے تمہیں قوت و استعداد کی ضرورت ہو گی۔ اس قوت کا سرچشمہ یہ یقین ' اس بات کا دھڑکا اور اس وقت کی تیاری ہے کہ --- اللہ کے پاس جانا ہے ' اس سے ملاقات کرنا ہے ' اصل کامیابی وہیں کی کامیابی ہے ' اصل زندگی وہی ہے۔ تم کو ایک دفعہ اس بات کا فیصلہ کرنا ہے ' کرنا چاہیے ' اور جتنا جلد کر لو اتنا اچھا ہے کہ تمہیں ہر کام اس لیے کرنا ہے ' ہر لمحہ اسی طرح گزارنا ہے ' ہر پیسہ اسی لیے خرچ کرنا ہے ' ہر تعلق اسی طرح کرنا ہے کہ وہ آخرت میں تمہارے کام آئے۔ **ولتنظر نفس ماقدمت لغد** (الحشر ۵۹۔۱۸۔ ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے) ' اکثر لوگ دو کشتیوں میں سوار ہو کر چلنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ' دونوں ہی میں نقصان اٹھاتے ہیں۔ تم فیصلہ کر لو کہ تمہیں دنیا کی پوری زندگی سے آخرت اور صرف آخرت کمانا ہے۔ دنیا کمانا ہے تو وہ بھی اسی لیے کہ اس سے آخرت کمانا ہے۔

**الذین یظنون انهم ملقوا ربهم وانهم الیه راجعون**

(البقرۃ ۲:۴۶)

ترجمہ: جو سمجھتے ہیں کہ آخر کار انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی کی طرف پلٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کر جانا ہے۔ میں تم شامل ہو جاؤ گے' تمہیں خشوع حاصل ہو گا' (خشوع نہ ہو تو علم کی بڑی سے بڑی مقدار بے کار ہے) 'خشوع حاصل ہو گا تو صبر اور صلوٰۃ کی راہ آسان ہو گی' اور یہ دونوں ہی دین اور دنیا کی تمام بھلائیوں کی کنجیاں ہیں۔

تقویٰ جو کامیاب زندگی کا عنوان ہے' اس کا راز بھی اسی فیصلے' اور اس پر استقامت میں پوشیدہ ہے کہ آخرت مطلوب ہے۔ دنیا کی ہر دلچسپی اور ہر شغل سے آخرت ہی کمانا ہے۔ اسی کو ہر وقت نگاہ میں رکھنا۔ پھر تقویٰ حاصل ہو گا' آسمان و زمین سے برکتیں نازل ہوں گی' ہر مخمصے سے نجات کا راستہ ملے گا' رزق اس طرح اور ایسے ذرائع سے ملے گا کہ وہم و گمان میں نہ ہو گا' ہر کام میں آسانی ہو گی' اور تم جنت کے وارث ہو گے۔ اس مقصد کے لیے موت اور منازل آخرت کو کثرت سے یاد کرنا۔

۳۷۔ آخرت کے لیے ارادہ' اس کو ہدف و مقصود بنانا' اور اس کے لیے سعی جیسا کہ اس ارادہ کا حق ہے۔ یہ اسی وقت حاصل ہو گا جب تم ایمان بالغیب کی نعمت حاصل کرو گے۔ اللہ ہو یا آخرت' دونوں ہی غیب ہی ہیں۔ وہ حقیقتیں جو حواس کی گرفت سے باہر ہیں' بصارت و بصیرت سے پوشیدہ ہیں' ان پر ایمان و یقین سے ہی تمہارا ارادۂ آخرت اور اس کی کوشش میں استحکام و قوت حاصل ہو گی۔ جنت اور دوزخ تمہارے سامنے نہیں' اس کے بغیر ہی ایک کی طلب و لالچ اور دوسری کی نفرت و خوف تمہیں حاصل ہو۔ رحمٰن کو بھی تم نے دیکھا نہیں لیکن اس پر بھی ایمان رکھو اور اس کی خشیت اپنے دل میں پیدا کرو۔

۳۸۔ ایمان کی حلاوت پانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کو دل میں بساؤ۔ ان سے محبت ہو گی تو ایمان رگ رگ میں اتر جائے گا' دل کی گہرائیوں میں جگہ بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

والذین امنو اشد حبا للّٰہ۔ (البقرۃ ۲:۱۶۵)

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے ہیں سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حقیقی معنوں میں پوری طرح مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔

اس محبت کی معرفت کوئی مشکل کام نہیں۔ تم میں سے ہر ایک محبت کے مزے سے آشنا ہے۔ اس سے قرب کے لیے بے تابی' اس کا نام لینے میں لذت' اس کے ذکر اور بار بار ذکر کی خواہش' اس کی محبت کی جستجو' اس کی ناراضی کا خوف۔۔۔ بس یہ دیکھتے رہو کہ یہ کتنا حاصل ہے۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دل میں جھانک کر دیکھو کہ وہاں اللہ کا کیا مقام ہے۔ بس وہی مقام تمہارا اللہ کے ہاں ہو گا۔
اس محبت کے حصول کا نسخہ بھی بہت آسان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح زندگی بسر کرنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگنا' انہی مقاصد کا محبوب ہونا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے' انہی راہوں پر چلنا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھیں۔

**قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله**

(آل عمران ۳:۳۱)

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ دو' اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو' تو میری پیروی اختیار کرو' اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اس کے لیے دعا بھی مانگتے رہو۔

**اللهم انّى اسئلك حبّك وحبّ من يحبّك وحبّ عمل يقربنى الى حبك**

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ہر اس عمل کی محبت مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت سے قریب لے آئے۔

**اللهم اجعلنى احبك بقلبى كله وارضيتك بجهدى كله**

ترجمہ: اے اللہ' مجھے میرے پورے دل سے اپنے سے محبت کرنے والا بنادے اور میں اپنی ساری کوشش تجھے راضی کرنے میں لگادوں۔

**اللهم اجعل حب قلبى لك وسعى كله فى مرضاتك**

ترجمہ: اے اللہ' میرے دل کی ساری محبت اپنے لیے کردے' اور میری ساری کوششیں تیری رضا کے لیے ہوں۔

اللہ کی نعمتوں کو کثرت سے یاد کرو' اس کے احسانات کو یاد کرو' ان کا تذکرہ کرو' جتنا کر سکو۔ ہر قسم کی نعمتیں' عام بھی اور خاص بھی' معنوی وروحانی بھی اور مادی بھی' چھوٹی اور بڑی بھی' ان سب کا تذکرہ کرو۔

۳۹۔ کتنی بھی کوشش کرو' یہ یاد رکھنا کہ گناہوں سے بچنا ممکن نہیں۔ **کلکم مذنب کلکم خطائون** (تم سب گناہ گار ہو' تم سب خطاکار ہو)۔ اگر تم گناہ نہ کرتے' اللہ دوسری مخلوق



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پیدا کرتا' ان کو اختیار کی آزادی دیتا' وہ گناہ کرتے' استغفار کرتے' پھر وہ ان کو معاف کر دیتا۔ اس لیے اپنے گناہوں سے ہمت نہ ہارنا' حوصلہ نہ کھونا' مایوسی کے پھندے میں نہ پھنسنا' استغفار کرنا' اور اپنے رب کی راہ پر چلتے رہنا۔

اس کا دست کرم ہر وقت پھیلا ہوا ہے۔ وہ خود بلاتا ہے کہ آؤ اور گناہ بخشواؤ۔ **یدعو کم لیغفرلکم** صبح کو بلاتا ہے کہ رات کے گناہ گار آئیں' شام کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ دن کے گناہ گار آئیں' استغفار کریں تاکہ وہ ان کو بخش دے۔

استغفار میں جلدی کرنا۔ گناہ ہوتے ہی ہاتھ پھیلا دینا' دل پر سے داغ دھل جائے گا اور وہ چمک اٹھے گا۔ اندھیرا چھٹ جائے گا' روشنی ہو جائے گی۔ جو ایمان دل سے نکل گیا ہو گا' وہ واپس آ جائے گا۔ ان چیزوں میں دیر نہ لگنا چاہیے۔

کثرت سے استغفار کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میں ۱۰۰ مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتے تھے۔ ایک ہی گناہ بار بار سرزد ہو' بار بار استغفار کرنا۔ گناہ کا بار بار ہونا تمھیں استغفار سے عاجز نہ کرے۔ بار بار گناہ کرنا اور بار بار استغفار کرنا' گناہ پر اصرار کی تعریف میں نہیں آتا۔ گناہ ڈھٹائی سے کرنا' اس کے بعد نادم نہ ہونا' اس کے لیے تاویل کرنا' جواز فراہم کرنا' یہ چیزیں اصرار کی تعریف میں آتی ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

گناہ کے بعد آنسو بہالینا۔ اس میں کمی نہ کرنا۔ کچھ تلافی اور کفارہ بھی اپنے اوپر عائد کرنا' کچھ صدقہ مال کا' کسی کے لیے عفو و درگزر' کچھ رکعات نماز کی۔

توبہ اور استغفار میں جلدی کرنا چاہیے' اس کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ لیکن اس کا بہترین وقت فجر سے قبل سحر کا ہے۔ چند لمحات کے لیے ہی توفیق ہو' پیشانی ٹیک کر' آنسو بہا کر استغفار کرنا' ضرور کرنا۔

بندوں کے حقوق کے باب میں گناہ ہو تو ندامت اور استغفار کے ساتھ حقوق کی ادائیگی' نقصان کی تلافی اور معافی بھی ضروری ہے۔

استغفار سے نہ صرف اس مغفرت کا دروازہ کھلے گا جو جنت میں داخلہ کے لیے ضروری ہے۔

وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃٍ عرضھا السموات والارض (آل عمران ۳:۱۳۳)

ترجمہ: دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمھارے رب کی بخشش اور اس کی جنت کی طرف جاتی ہے' جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بلکہ دنیاوی خوش حالی، مسائل کا حل اور تنگی میں فراخی نصیب ہو گی۔

۴۰۔ آخری بات یہ کہوں گا کہ جو کچھ اللہ کی رحمت ملے گی، مغفرت ملے گی، نعمت ملے گی، ابدی راحت ملے گی، رب کی خوشنودی ملے گی، وہ تمہاری اپنی کوشش سے ملے گی، اپنی محنت سے ملے گی، کچھ کرنے سے ملے گی۔ جو انعام ہے وہ محنت کا، عمل کا، سعی کا ہے۔

فلا تعلم نفس ماأخفي لهم من قرة اعينٍ جزاء بما كانوا يعملون

(السجدہ ۳۲: ۱۷)

ترجمہ: پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ان کے اعمال کی جزا میں ان کے لیے چھپا کر رکھا گیا ہے اس کی کسی متنفس کو خبر نہیں ہے۔

وان ليس للانسان الا ماسعىٰ

(النجم ۵۳: ۳۹۔)

ترجمہ: اور یہ کہ انسان کے لیے کچھ نہیں ہے، مگر وہ جس کی اس نے سعی کی ہے۔

وان سعيه سوف يرى ثم يجزه الجزآء الا وفىٰ

(النجم ۵۳: ۴۱)

ترجمہ: پھر اس کی پوری جزا اسے دی جائے گی۔

زندگی، سب سے قیمتی چیز ہے۔ تم اس کی ذمہ داری سنبھالو، جس طرح دکان دار اپنی دکان کی، تاجر اپنی تجارت کی اور کسان اپنے کھیت کی ذمہ داری سنبھالتا ہے۔ باگ اپنے ہاتھ میں لے لو، مال فراہم کرو، بیچ ڈالو، صبح وقت پر دکان کھولو، شام کو وقت پر بند کرو، روز کا حساب کر لو۔ جب تم خود کو اور اپنی زندگی کو بنا سنوارنے کے لیے آگے بڑھو گے، اس کی دھن تم پر سوار ہو جائے گی، اسی کے لیے کام کرو گے، تو اللہ تعالیٰ خود تمہارے لیے ترقی کی راہیں کھولتا جائے گا، یہ اس کا وعدہ ہے۔

والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا

(العنکبوت ۲۹: ۶۹)

ترجمہ: جو لوگ ہماری خاطر مجاہدہ کریں گے انہیں ہم اپنے راستے دکھائیں گے۔

اس کو دو ہی چیزیں مطلوب ہیں: ایک، ارادہ، دوسرے سعی و کوشش۔ دونوں ایمان کے



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ۔ پھر اس کی طرف سے قدر دانی اور اکرام میں کمی نہ پاؤ گے

ومن اراد الاخرة وسعى لها سعيها وهو مومن فاولئك كان
سعيهم مشكورا (بنی اسرائیل ۱۷:۱۹)

ترجمہ: اور جو آخرت کا خواہش مند ہو اور اس کے لیے سعی کرے جیسی کہ اس کے لیے سعی کرنا چاہیے' اور ہو وہ مومن' تو ایسے ہر شخص کی سعی مشکور ہو گی۔

اپنے اعمال سے ڈرتے رہو' اللہ سے خشیت اختیار کرو' جو رحمان و رحیم ہے۔ مگر اس کی رحمت اور وعدوں کی سچائی پر یقین رکھو اس سے امیدیں لگائے رکھو خوف اور لالچ کے ساتھ اسے پکارو اور بات کا ورد کرتے رہو:

كان بالمومنين رحيما۔

اپنے مستقبل کے بارے میں سوچتا ہوں تو امید و بیم کی کیفیت ہے' خوف غالب ہے۔ اللہ سے کوئی بعید نہیں کہ آخر وقت آنے تک امید غالب ہو جائے۔ اپنی بداعمالیوں پر افسوس اور ندامت ہے' شرمندگی ہے۔ السابقون اور المقربون کا ذکر پڑھتا ہوں تو ایک ہوک سی سینے میں اٹھتی ہے۔ کچھ ایسا مشکل بھی نہ تھا

واذلفت الجنة للمتقين غير بعيد (ق ۵۰:۳۳)

ترجمہ: جنت متقین کے قریب لے آئی جائے گی' کچھ بھی دور نہ ہو گی۔

لیکن سب مواقع ضائع کر دیے۔ بلاوجہ گناہوں کا بوجھ لادا۔ ایسے گناہ کہ سوائے بربادی کے کچھ نصیب نہ ہو۔ یہ لالچ تو ترک کرنا مشکل ہے کہ وہاں پر مقربین و سابقین کے ساتھ الحاق ہو' لیکن یہ ایک محال خواب و خیال لگتا ہے۔ پھر اصحاب یمین کا سوچتا ہوں' جن کے نیک اعمال زیادہ وزنی ہوں گے' سلامتی ان کا مقدر ہو گی۔ برے اعمال بھی لائیں گے۔ دونوں پلڑوں پر نظر ڈالتا ہوں' تو یہاں بھی امید نہیں بندھتی کہ ان کے زمرے میں شامل ہونے کا مستحق بن سکا ہوں۔ یہ تو بہت ہی آسان تھا۔ پھر اصحاب شمال' اصحاب جہنم کا ذکر پڑھتا ہوں تو بھی یقین نہیں آتا کہ اتنا برا ہوں کہ ان میں شامل ہو جاؤں گا۔ پھر کیا ہو گا؟ کن کے زمرے میں شامل ہوں گا؟ تو اپنا حال ایسا لگتا ہے کہ

واخرون اعترفو بذنوبهم خلطوا عملا صالحا واخر سّيئاً
عسى الله ان يتوب عليهم. ان الله غفوررحيم۔ (التوبہ ۹:۱۰۲)

ترجمہ: کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے قصوروں کا اعتراف کر لیا ہے۔



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان کا عمل مخلوط ہے‘ کچھ نیک اور کچھ بد۔ بعید نہیں کہ اللہ ان پر پھر مہربان ہو جائے کیونکہ وہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

عمل صالح بھی ہیں گناہ بھی ہیں‘ خلط ملط ہیں‘ کچھ پتا نہیں کہ کس کا پلڑا بھاری ہے‘ دونوں ہی بہت زیادہ ہیں۔ اپنے گناہوں کا اعتراف بھی ہے۔ ان کا بھی جن کو جانتا ہوں‘ ان کا بھی جن کو نہیں جانتا۔ جس دن سب دیکھ کر **فاعترفوا بذنوبھم** کی کیفیت اس حسرت کے ساتھ آئے گی کہ **لو کنا نسمع او نعقل**‘ اس سے پہلے ہی یہیں سب کا اعتراف ہے‘ اقرار ہے۔ روز کہنے کی کوشش کرتا ہوں **المقر المعترف بذنبی الیك**. **لو کنا نسمع او نعقل** کی حسرت کے آنسو بھی آج ہی حاضر ہیں۔ اس لیے امید بند ھتی ہے۔

غفور و رحیم نظر کرم فرمائے‘ توجہ فرمائے آغوش رحمت کو وا کرے‘ اعمال نامہ بر سر عام نہ دے‘ اسے نشر نہ کرے‘ پردے کا معاملہ پردے ہی میں رہے‘ لوگوں کے حسن ظن ہی کا خیال رکھ لے کہ اتنے بندوں کا حسن ظن غلط نہ ثابت ہو‘ اور مغفرت و رحمت سے ڈھانپ لے۔ اس رحمت کے علاوہ تو کسی کا بھی کوئی سہارا نہیں۔ جو مقرب ترین تھے وہ بھی کہہ گئے کہ **الا ان یتعدنی رحمته** اور کوئی آسرا نہیں۔ تین دفعہ پڑھتا ہوں اور کان لگے رہتے ہیں۔ کہ کوئی صدائے دل نواز آئے: اٹھ‘ تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

**ان مغفرتك اوسع من ذنوبی و رحمتك ارجی عندی من عملی** (بے شک تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور مجھے تیری رحمت کا آسرا ہے‘ نہ کہ اپنے عمل کا)۔

کئی دفعہ مدینہ منورہ میں حاضری کے موقع پر چشم تصور اسی نظارہ کی دید کی آرزو میں بہی ہے‘ اور درود پڑھتے ہوئے‘ بہ پائے خواجہ چشماں را بمالیم‘ سوچتے ہوئے اسی وعدے کی تکمیل کی آرزو سینے میں رہی:

> **ولو انھم اذظلموا انفسھم جاء وك فاستغفروا اللّٰہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما** (النساء ۴: ۶۴)
>
> ترجمہ: اگر انہوں نے یہ کیا ہوتا کہ جب یہ اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے تھے تو تمہارے پاس آ جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لیے معافی کی درخواست کرتا تو یقیناً اللہ کو بخشنے والا رحم کرنے والا پاتے۔

بس حسرت اور آرزو‘ آرزو اور حسرت۔۔۔ یہی حاصل زندگی ہے۔

ان مراحل میں تم سب کا عمل‘ ان خیر کی باتوں پر جو میں نے یہاں جمع کر دی ہیں‘ یا جو کبھی



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بیان کی ہیں، لکھی ہیں، میرے لیے سب سے قیمتی ہدیہ ہوگا، میری سب سے بڑی خدمت ہوگی، میرے ساتھ سب سے بڑا تعلق ہوگا اور اس کے لیے میں تمہارا سب سے بڑھ کر احسان مند ہوں گا۔

اوصیکم بتقوی اللّٰہ کما قال اللّٰہ تعالیٰ:ولقد وصینا الذین اوتوا الکتب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللّٰہ. اتقواللّٰہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون. استودع اللّٰہ دینکم وخواتیم اعمالکم

ترجمہ: میں تمہیں اللہ سے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم سے پہلے جن کو کتاب دی تھی، انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہ ہدایت کرتے ہیں کہ اللہ سے تقویٰ اختیار کرو(النساء ۴:۱۳۱۔ اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو(آل عمران ۳:۱۰۲۔ میں تمہارا دین اور تمہارے اعمال کے انجام، اللہ کے سپرد کرتا ہوں)۔

خرم۔ ۶ فروری ۹۶

www.KitaboSunnat.com



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ایکشن پلان برائے ذاتی ترقی

یہ وصیت اور نصیحت نامے ہمارے لئے آئینہ ہیں۔ان کے مطالعہ سے ہم اپنے آپ کو خاموشی اور رازداری کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔یہ "نامے" ہمارے لئے اپنی ذات کو دیکھنے اسے جاننے اور اسے پہچاننے کا موقع دیتے ہیں۔ان کے مطالعہ 'اپنے حالات کے مطابق ان میں سے انتخاب اور پھر منتخب باتوں پر عمل یا ترک عمل سے ہم اپنے آپ کو بہتر بنا سکتے ہیں اور ترقی کر سکتے ہیں۔ظاہر ہے جن باتوں پر عمل کرنا ہے وہ اچھی باتیں ہیں' جن کی ان ناموں میں تفصیل موجود ہے۔آپ ان باتوں کو اپنی شخصیت اور مقاصد زندگی کے مطابق ترجیح دیجئے۔اس سلسلے میں سب سے پہلے اہم باتوں کو انڈر لائن کر دیں اور پھر حاشیے میں ترجیح لکھئے۔

اچھی باتوں کے لئے جن پر آپ کو عمل کرنا ہے ' A,B,C لگا یئے (A عمل کے لئے سب سے اہم ترجیح)۔وہ بری باتیں جن کی ان ناموں میں نشاندہی کی گئی ہے وہ بھی آپ منتخب کریں۔یہ وہ باتیں ہیں جو آپ کے لئے نقصان دہ ہیں۔ان باتوں پر ترک عمل ضروری ہے۔ ترک عمل کے لئے بھی آپ انڈر لائن کر دیجئے اور پھر ترجیحاً X,Y,Z کے نشانات حاشیے میں لگا دیجئے۔(X ترک عمل کیلئے سب سے اہم ترجیح)۔

کتاب کے آخر میں "عمل" اور "ترک عمل" کے لئے چارٹس فراہم کئے گئے ہیں۔ان چارٹس میں ایکشن پلان بھی تجویز کئے گئے ہیں کہ آپ کو

| | |
|---|---|
| کن باتوں پر عمل / ترک عمل چاہتے ہیں | (WHAT کیا) |
| کیوں چاہتے ہیں | (WHY کیوں) |
| یہ کام آپ کیسے کریں گے | (HOW کیسے) |
| کب تک کریں گے | (WHEN کب) |

اس کتاب کو پڑھتے وقت اپنے ہاتھ میں ایک پنسل / قلم / بال پین ضرور رکھئے۔چند گھنٹوں کا "آپریشن" ہے۔اس کی ابھی ابتدا کر دیجئے۔شاید زندگی میں آئندہ فرصت ملے یا نہ ملے۔اس آپریشن کے بعد آپ باقاعدگی سے جائزہ لیتے رہیے امید ہے آپ کا ہر اگلا لمحہ پچھلے لمحے سے بہتر ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# عمل کرنے والی باتیں

| صفحہ | کرنے کی بات | ترجیح | کیوں | کیسے | کب تک |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |


محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

# عمل کرنے والی باتیں

| صفحہ | کرنے کی بات | ترجیح | کیوں | کیسے | کب تک |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |

کیا آپ زندگی کے ہر میدان
میں کامیابی چاہتے ہیں؟
اگر ہاں!
تو پھر اس کتاب کا مطالعہ
آپ کے لیے ناگزیر ہے

# شاہراہِ زندگی پر کامیابی کا سفر

وقت کے بارے میں اہم کتاب، جو ہر اس شخص کے لیے کامیابی کی کلید ہے جو ایک نئی شخصیت کی تعمیر کر کے اپنے گھر، دفتر، کاروبار، دوست احباب اور معاشرے میں ممتاز ہونا چاہتا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ایک نئی، تازہ پرمسرت اور صحت مند زندگی کے دروازے پر آپ کی وہ دستک ہے جس کے بعد ترقی اور کامیابی کے تمام دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔

ایک نئی، ہمہ وقت، مستعد اور متوازن زندگی، کامیابیوں کو اس قدر آسان، بنا دیتی ہے کہ دولت، شہرت، عہدے اور خوشیاں سب آپ کی دسترس میں ہوتے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعے کے بعد شخصیت اور فکر کی حیران کن تبدیلی نہ صرف آپ کو بلکہ دوسروں کو بھی متحیر کر دے گی۔

صفحات 360 قیمت 150 روپے
قریبی بک اسٹال سے طلب کیجیے یا آرڈر بک کرایے